

مشارف الدنيا
في هذا العالم

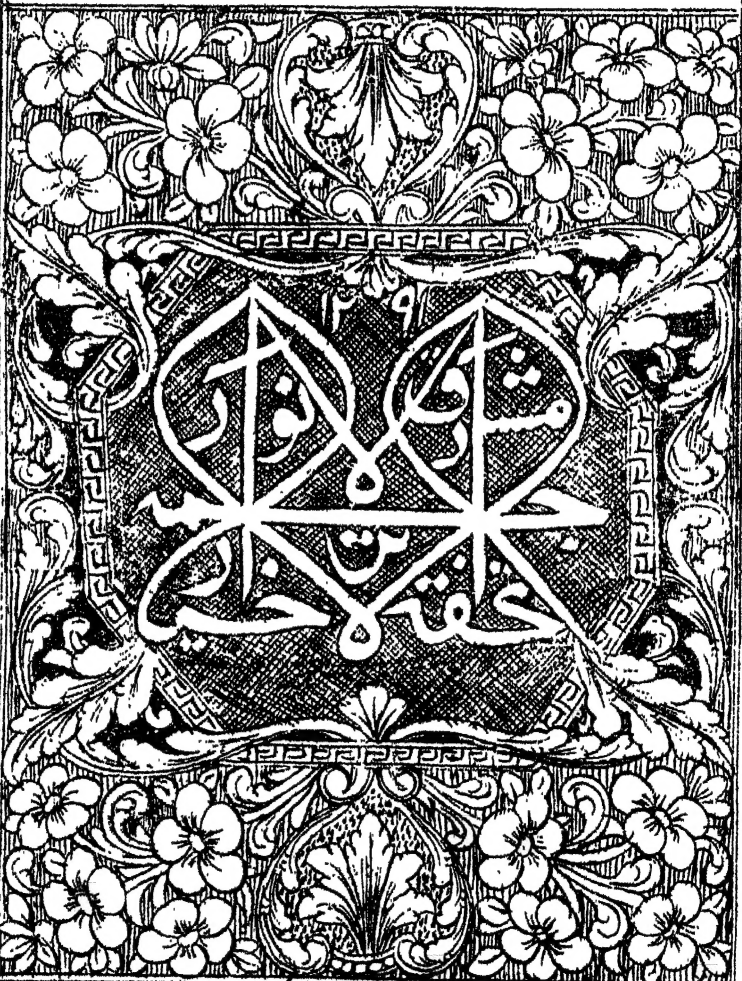
والموت
في الدنيا

ت	م	صفحه	م	صفحه
۱	ت	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۲	ت	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۳	ت	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۴	ت	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۵	ت	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۶	ت	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۷	ت	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۸	ت	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۹	ت	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۰	ت	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۱	ت	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۲	ت	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۳	ت	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۴	ت	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۵	ت	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۶	ت	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۷	ت	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۸	ت	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۹	ت	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۲۰	ت	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۲۱	ت	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۲۲	ت	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۲۳	ت	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۲۴	ت	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۲۵	ت	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۲۶	ت	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۲۷	ت	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۲۸	ت	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۲۹	ت	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۳۰	ت	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۳۱	ت	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۳۲	ت	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۳۳	ت	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۳۴	ت	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۳۵	ت	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۳۶	ت	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۳۷	ت	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۳۸	ت	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۳۹	ت	۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱
۴۰	ت	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
۴۱	ت	۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳
۴۲	ت	۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴
۴۳	ت	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵
۴۴	ت	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶
۴۵	ت	۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷
۴۶	ت	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۴۷	ت	۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹
۴۸	ت	۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰
۴۹	ت	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
۵۰	ت	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۵۱	ت	۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳
۵۲	ت	۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴
۵۳	ت	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵
۵۴	ت	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
۵۵	ت	۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷
۵۶	ت	۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸
۵۷	ت	۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹
۵۸	ت	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰
۵۹	ت	۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱
۶۰	ت	۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲
۶۱	ت	۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳
۶۲	ت	۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴
۶۳	ت	۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵
۶۴	ت	۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶
۶۵	ت	۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷
۶۶	ت	۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸
۶۷	ت	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹
۶۸	ت	۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰
۶۹	ت	۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱
۷۰	ت	۲۳۲	۲۳۲	۲۳۲
۷۱	ت	۲۳۳	۲۳۳	۲۳۳
۷۲	ت	۲۳۴	۲۳۴	۲۳۴
۷۳	ت	۲۳۵	۲۳۵	۲۳۵
۷۴	ت	۲۳۶	۲۳۶	۲۳۶
۷۵	ت	۲۳۷	۲۳۷	۲۳۷
۷۶	ت	۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸
۷۷	ت	۲۳۹	۲۳۹	۲۳۹
۷۸	ت	۲۴۰	۲۴۰	۲۴۰
۷۹	ت	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱
۸۰	ت	۲۴۲	۲۴۲	۲۴۲
۸۱	ت	۲۴۳	۲۴۳	۲۴۳
۸۲	ت	۲۴۴	۲۴۴	۲۴۴
۸۳	ت	۲۴۵	۲۴۵	۲۴۵
۸۴	ت	۲۴۶	۲۴۶	۲۴۶
۸۵	ت	۲۴۷	۲۴۷	۲۴۷
۸۶	ت	۲۴۸	۲۴۸	۲۴۸
۸۷	ت	۲۴۹	۲۴۹	۲۴۹
۸۸	ت	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
۸۹	ت	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱
۹۰	ت	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲
۹۱	ت	۲۵۳	۲۵۳	۲۵۳
۹۲	ت	۲۵۴	۲۵۴	۲۵۴
۹۳	ت	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۹۴	ت	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۹۵	ت	۲۵۷	۲۵۷	۲۵۷
۹۶	ت	۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸
۹۷	ت	۲۵۹	۲۵۹	۲۵۹
۹۸	ت	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰
۹۹	ت	۲۶۱	۲۶۱	۲۶۱
۱۰۰	ت	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲

صفحه	موضوع	صفحه	موضوع	صفحه	موضوع
۱۹۱	زکوة بموجب نقصان مال نیست و عفو	۲۳۵	بیان کسب	۲۳۵	نقصیات و زحمات و بی نهایت
۱۹۱	علاسه چنانچه	۲۳۶	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه	۲۳۶	السان
۱۹۴	معجزه زیادتی شیر	۲۳۶	فضیلت صدیق و فاروق و اشعار و اشعار	۲۳۶	کتابی در تائید و تخریب اخبار اهل بیت
۱۹۴	اقتدای حضرت پیر صدیق اکبر	۲۳۶	ایشان	۲۳۶	نقصیات و زحمات و بی نهایت
۱۹۸	امکان تمیز اخلاق کما اول کلید	۲۳۶	بشارت بهشت فاروق اعظم	۲۳۶	نقصیات اعتدال و عبادت
۱۹۸	در یافتن دست و آخر ملک اس عادت	۲۳۶	قصه سحران	۲۳۶	کتاب پوشیده از انبایه ظاهر ساد
۱۹۹	بیان جواز سرودن شروط	۲۳۶	در وقت آرزوی کمال و غرض و غرض	۲۳۶	امانت در مذهب و مذهب و مذهب
۲۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۲۳۶	مخالفت از ادیان سابقه و رافضی	۲۳۶	و میان اقسام صدقات
۲۰۱	تشکیل آفتاب باعث یعنی گهری	۲۳۶	افعال شریکه به قبول	۲۳۶	بیان فضل انبیا و اول اصحاب
۲۰۲	فضیلت ایمان و جهاد	۲۳۶	اقتناع و شام و الدین و دین و دین	۲۳۶	بیان بعضی از کیفیت مراجع
۲۰۴	فضیلت اصحاب بدر که خلفای اربعه را گردانیدند	۲۳۶	و تامل در بعضی از کتب و کتب و کتب	۲۳۶	استحسان و دین و دین و دین
۲۰۶	بدون ایمان برادر می نبیر یکبار نمی آید	۲۳۶	در مصیبت اطاعت کس نباید کرد	۲۳۶	حدیث شفاعت و تحقیق اینک و آنک
۲۱۱	معجزه و خبر آینده و وقوع فتح ایران و فتح	۲۳۶	قصه سیمه کذاب	۲۳۶	بر شش قسم است
۲۱۱	قطاع الطریق یعنی در عرب	۲۳۶	فضیلت ایمان فارسیان و میان باریک	۲۳۶	فضیلت ذکر کلمات اربعه
۲۱۲	فضیلت حضرت رفیعی علی و شریف	۲۳۶	و دور بینی شان	۲۳۶	بیان صاحب کشی و نین اعم سان
۲۱۲	حاجت سوال در سه صورت	۲۳۶	امر وزن کردن غله و بیع و شرا و عزم	۲۳۶	فتوح اسلام و وقوع آن که از عهد
۲۱۴	تمت الحک علیه صدقه علیها السلام	۲۳۶	وزن کردن وقت خرج	۲۳۶	بیان سحر و سحر و سحر و سحر
۲۱۸	اگر شش ماه در دوزخ باشد بخت گونی	۲۳۶	گواه بر دین و دین و دین و دین	۲۳۶	الاهی شان یا وجود و اجازات اله
۲۱۸	و ناشکری شوهران	۲۳۶	فضیلت سواک پنجگانه کردن	۲۳۶	دلیل فضیلت جمعه
۲۱۸	تأکید طلب حلال	۲۳۶	فضیلت صبر	۲۳۶	دلیل حقیقت خلافت صدیق اکبر
۲۲۲	پسینا آب کاشل عطر و خوشبو دار تھا	۲۳۶	قصه جنگ و دلاوری و دلاوری و دلاوری	۲۳۶	حدیث جبریل و دین و دین و دین
۲۲۵	بیان از شهر بخیر و دین و دین و دین	۲۳۶	خلافت مدینه و کربلا و کربلا و کربلا	۲۳۶	و انفسان که عبارت از تعویذ و دین
۲۲۵	از ساحت و وجود قدرت	۲۳۶	بیان اصول علاج فریب و کفر و کفر	۲۳۶	در بیان و امور و دین و دین و دین
۲۲۶	خون آنحضرت از بیع و ابر	۲۳۶	حجاست در کدام روز و دین و دین	۲۳۶	بیان و امور و دین و دین و دین
۲۲۶	تأکید تکرار قرآن و دین و دین و دین	۲۳۶	و در کدام روز و دین و دین	۲۳۶	قصه جان لال بن اسیر
۲۲۶	غفلت که بسبب بیان است	۲۳۶	خیرت کردن و دین و دین و دین	۲۳۶	اگر است بر سر و کهنه و کهنه
۲۲۵	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه	۲۳۶	و بیان حقیقت بدعت	۲۳۶	جواز فریب و جنگ

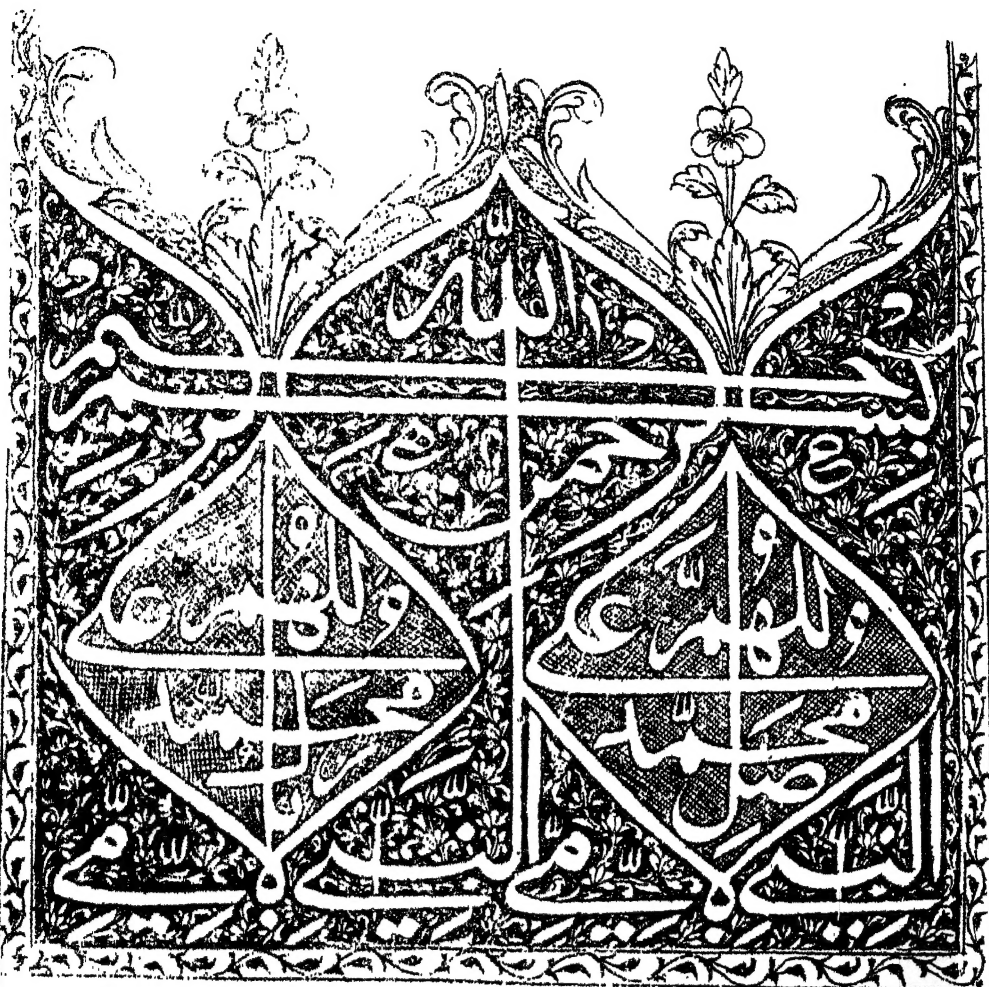
مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ محمد و خلیفہ اس پر ہر عورت ہر عورت کا نور ہے



کہ بلا ازل تعریف و جزا ازل توصیف جسے مانند خورشید نصف النهار مکتفی عن الظلمار ہے شہر کا پنور

مطبع و منشی لکھنؤ میں بطبع میر تقی میر



تفہیم القرآن مجاہدہ مشارق الانوار

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآلِهِ وصحْبِهِ
 حدیث اور سنت کے بعد دریافت کیا جاوے کہ علم حدیث شریف العلوم میں جو اس واسطے کہ نہایت انسانی کلام میں شہرت
 کہ کلام اللہ کے لوگوں کے کلام اور یہ علوم دینی اور سنی کے محتاج ہیں یہ تعلیم تفسیر و روایات حدیث کے متبعین اور علم حق و علم حق
 علوم سلوک اور علم تاریخ و روایات کے چھپرے ہیں لیکن جو لوگ کہ ہندوستان میں پائے گئے تھے ان کا چھپرہ علم و کام کا نہ کیا تو بہت
 اکثر علماء کو خبر نہیں اس واسطے نہایت مناسب علوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ بنوایں ہم عمر و زبان میں کیجئے سبب کتابیات
 شارق الانوار جس معنائی کی نہایت پختہ آبی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہو اور اس کی احادیث کی صحت پر اتفاق ہو کوئی اس کی ایسی
 حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ روایات میں جس کی روایت صحیح ہے اور ضعیف بھی ہے اس کا ذکر نہ کیا ہے نیز بخاری میں
 حسبِ نحو ترجمہ تمام ہوا اور مختصر الانوار ترجمہ شارق الانوار اس کا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس کتاب کو
 مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشنے اور قبول چکے کہ معارف قرآن میں صحت درجہ آئین چندان اصطلاحات
 اور تفصیلات نام بخاری اور مسلم اور کتاب شارق الانوار اس کے مصنف کا حال بیان نہ ضروری ہوا اگر اکتفا فقہان کو بکافی حد تک
 ہے فصل اصطلاحات حدیث میں حدیث اس کو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اس کے سے فرمایا یا اس کے سے
 حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اس کو درست کہا تو وہ روایات کہ فرمایا اور کوئی نہ قبولی کہتے ہیں اور جو کیا اس حدیث سے نقلی کہتے ہیں
 اور جو حضرت کے سامنے نہ آیا اور حضرت نے اس کو درست نہیں فرمایا کہ اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 کہتے تھے پھر اہل علم نے اس حدیث کو اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں
 شمار کیا اور ان حدیث میں اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں اس حدیث کے تصنیف میں

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند اصحاب کے راویین منتظر کھڑے ہیں عرض کی یا رسول اللہ آپ کے انتظار میں ہیں نہ لیا کہ حضور
 اطمینان کا میں منتظر ہوں پھر تھوڑے عرصے بعد اتنا ہی وقت بنجاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ
 حضرت مسیح بنجاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد و زنی نے بیت اللہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ محل خلا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو زید تو جب تک شافعی کی کتاب کا درس کما کر لگا جاری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھتا
 میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو کتاب ہے فرمایا کہ جمع محمد بن اسماعیل سے صحیح بنجاری اور اس طرح امام احمد میں کا بھی خواب ہو رہے
 شدت اور خون اور تخی مرض اور غلط وغیرہ مصائب میں صحیح بنجاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین میں اب تک ملک
 کہ جبہ دوم کے بادشاہ پر سخت جنگ و پیش ہوئی ہے وہاں کے علماء بنجاری شروع کرتے ہیں حق تعالیٰ فتح نصیب کرے
فائدہ امام ابو اسحاق بن مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اٹھ ہجری
 میں انتقال ہوا امام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہیں اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہیں جیسے ابو القاسم رازی
 اور ترمذی قلم حدیث میں بہت کتابیں ان سے تصنیف میں خصوصاً صحیح مسلم میں عجائب نگارنگ علم حدیث کے دقائق
 ہیں کہ اہل حدیث انکو جانتے ہیں تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور ابوسین کمال ہوشیاری اور احتیاط
 کی سبب اس حدیث اس کتاب کی بارہ ہزار میں امام مسلم نے کبھی سبکی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو کالی
 دی ابو القاسم رازی نے سلم کو خواب میں دیکھا اور کمال حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا سلم نے کہا
 کہ حق تعالیٰ نے برکت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھے
 جب سے مر گئے تو کسی نے انکو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہاری کس سبب نجات کی ابو مخون نے کہا کہ ان
 مجروحان کی برکت سے اور وہ جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب شارق الانوار اور اس کے مصنف کے ذکر میں
 اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صفانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت میں ایک شہر کا نام ہو چکا ہے
 ہونے بعد اور کے میں حکم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری میں تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت میں
 اوستاد بنے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہیں لکھنے کا کتاب مصباح الدجی من اصحاب احادیث المصطلحہ اور کتاب التلخیص
 من الصحاح الماثورہ اور کتاب شارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عمدة العجلاان اور کتاب غریب
 اور کتاب زبدۃ الناسک اور کتاب غرض اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملة لغت میں کہ جو صحاح قدیر
 غلطی تھی اسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ ابوسین تھے انکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کلاسیک
 ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے سواے اور تصنیفات بھی ہیں کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے **فائدہ**
 شارق الانوار میں مصنف نے عجیب غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی جو اول کی تحمیں کی احادیث و صرف نقل حدیث
 کفایت کی جو حدیث فعلی اور حدیث تغیری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں طرفہ خوض و تلاش کی جو کہ انکی اصول
 حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات الہی کو ترک کیا اور نیز میں کہ حسب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس پر نہایت
 تمیز کو کمال نعم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں ایسی سبب سے مصنف نے ویسا کہ کتاب میں کہا ہے کہ یہ کتابت میں

تخصیصاً لاجل تریقہ و مشارف الافعال
 بحکم احادیث صحیح مسلم
 ۱۱۰۰

اور خدا کے ویران محبت بخوبی خوب جانتا ہے کہ کتب مختلفہ میں احادیث کی سب سے اور اس کتاب کی غنی اور بزرگی شہرہ میں دریافت کر سکتا اسکو علمائے ملت ہرین اور علماء بھی دینی عالم جہاں میں ہر مذہب میں بڑا کمال اور کمال ہے کہ جو سچے مصنف نے اس کتاب کو بار بار کیا ہے لیکن بابوں اور فصلوں میں پھولا اور کتاب کو اتنا غنی کر کے رعایت نہیں کی کہ مثلاً اصولہ کی احادیث کجا ہوں اور مضمون اور جمع کی کیا لکھا انا اور حروف پر مرتب کیا اور شاہین میں سے سے پہلے اور اول باب میں لایا اور اقوال کی حدیثوں کو دوسرے باب میں اور حروف پر لکھا اور کتب سے اس میں اور بار بار اس کے پھر حروف بھی کی رعایت کی جو جیسے پشت کی کتابوں میں ہونگی جو خلاصہ کہ امین ترتیب معنی میں ترتیب لغوی ہے عجیب مت اور استاد کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اسکو غور سے دیکھ وہ اس لطیف پاسے پر چند معنوی ترتیب میں یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثوں کو باب اول کے باب اور فصل سے دیکھ لیکن لغوی ترتیب میں بھی عجیب لطیف ہو کہ جس حدیث کا مرسل معلوم ہو اسے قطعات اور سکو خال ایسا علامہ اس کے قرآن کی طبعی رنگ بزرگی کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاۃ الگینہ ہے کہ گو ایہ کتاب کلمہ ہے جسکی تحریر تو بزرگی ہو اور خود ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو کڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چن رہا ہے اور یہ کام عالم عارف کے درجہ کے بشرط معنی میں غلط نہیں ہے چنانچہ مصنف ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شایع کا ذرونی کے سبب احادیث کے میں جو ہر دو سو چھاپیس ہرین فائدہ معلوم کیا جائے کہ اس کتاب کے ترتیب میں چند امور کی رعایت کی کہ اول یہ کہ مصنف اختصار کیلئے احادیث کے لفظی راویوں کے نام کو حذف کیا تھا محلی کا نام جو ہرین میں یہ کاتواں ہے جس سے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا پھر محلی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا لیکن ترجمہ نے ہر حدیث میں لکھا کہ یہ ہے کہ حضرت شیخوں فرمایا اور کیا کا نام ہر حدیث میں لکھا ہے تاکہ علوم کو شبہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہیں کیا اسلئے کہ اگر یہ محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ قدیم رکھا ہے طرزی مطلب بھی لکھا اور بار بار جو اس کے حق بقدر تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی عرض اس ہے جو کمال اسلام کو فائدہ عام ہو بیان کہ حرف شناس اور علوم بھی محروم نہ رہیں اسلئے نہایت شکل مطالب نہیں لکھے جو تھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ کیا کہ علوم کو اس سے کچھ فائدہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب مانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کہ علم ناقص ہو گیا پھر اضعیف کی تیز نہیں عالم اور شیخو مشہور ہوئے تو میں نے اس کتاب مشرق الانوار میں اپنی کہنہ و کتاب صراح الذبی اور شمس شیریں کی جامع احادیث جمع کی اور کتاب الفخر فیہ لہ کتاب الشاہ قضاہی سے جو مجموعہ روایت تھی وہ بھی میں ملائی تاکہ احادیث مختصر کتاب میں لکھا ہو ورنہ مجمع بخاری کی طاعت نسخہ انداز میں مسلم کی ہم اور جو دونوں میں متفق ہو اسکی طاعت و فقر کی معنی مصنف نے اس کتاب میں صورت جمیع کی احادیث لکھی مگر باہر باہر غلطی اور قضاہی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہ ان اصلاح بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحیح ہے خالی نہیں پانچویں یہ کہ مصنف کمال اختصار سے ہر کلمہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے ہر حدیث کو رتہ رتہ کس قدر ہے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی

مجموعہ احادیث شریفہ مشرق الانوار
جلد اول
۲۲۴

نہیں معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ میں اسکا پورا تفصیل لکھ دیا اور جہاں مطلب محل اور نیکل تھا اسکا مفصل کیا اور جہاں اس کے مزید یا بجا مناسب مقاموں میں بعض کتب شیعہ اور اہل بیت کے شہادت یا بیجا جگہ اذنیہ کیے غرض کہ ہر ذمہ کے کتاب اہل اسلام کو اسطے عجیب تحفہ جو اکثر طالب دینی کو شامل ہو جس کے ذریعہ امت مسلمہ اور عالم اسلام اور اہل اوطاف و اہل حضرت عیسیٰ و عیسیٰ کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالع فدا کی واسطے کافی ہیں نیز اس کے حق میں دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جن سے دونوں جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پرین جن سے غش ہل کر اسکے

مشہوری

کہ جسے کون جہت کی ہو	درداء درج مصطفیٰ بحر	صوفی عالم حکیم دینی	گرتہ ہر اسکی خوشہ چینی
بلبل کے یہاں سے کون لایا	جسے پائیں سے پایا	یہ شایر و مہدی بحر	بجینہ راز حسدی بحر
مشعل افروز تر راہ سنت	برہم زلزلہ رخ و شاخ جوت	ہوتہ بود مصطفیٰ کی گفتا	ست دیکھ کے کیا قتل و کوار
حب اصل ملی تو نقل کیا بحر	یہ ہم غصہ کا داخل کیا بحر	ابن یارہ تو مجھے کر نکل کل	خوشی کے گے کیا بحر مشعل
یا الغرض فلان تمام و کامل	اوستہ تھا کیا لکھا مکمل	وہ بھی اسی در کا اگل گد تھا	کو غوث امام وقتہ اتھا
لغوظ بہت میں تو فریگے	لغوظ حسدی کو رہے	تا حق تجھے اونچے ہو جس بحر	قرآن و حدیث سمجھو میں بحر
حق ہوگا حدیث خواں سکونم	اور شاہ و مولف نیر عالم	تھا علم حدیث توت مشکل	اور ہند کے لوگ اس کے حال
چاہا کہ میں نہ بھو محسوم	ہوا تجربہ میں جس سے مرقوم	مقبول کیا یہاں یارب	مشائخ ہوں سکے اہل بیت

الباب الاول

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے سر سے پڑھ کر فتح ابو حمزہ محمد بن اسماعیل علیہ السلام و آلہ و سلم و اقام الصلوٰۃ و صام رمضان کان حکما علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ ما جری فی سبیل اللہ و اجلس فی ارضہ و ایتہ و لک فیما صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے خدا کو اور اس کے پیغمبر کو ناز کرنا اور نیکو کرنا اور دیکھنا اور یہ صاف کر دینا کھاکرم اور فضل کی اس سے ضرور ہو گی خدا پر اس کا بہشت میں لیجا خواہ اپنا وطن اس نے خدا کی راہ میں جو کیا اسے چھوڑا ہو یا اسی زمین میں پھر اگر اس میں پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اس نے فرمایا کہ اگر کوئی تم کو گون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد و ہجرت ہو تو قریب نہیں حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں جسوں کے لئے یہ کہندے نازیون کی واسطے مقرر کیے ہیں ہر ایک پر میں اتنا فرق ہے جتنی آسمان و زمین میں جب تم خدا کو ناز کرو تو فرودوں کا کار کہ فرودوں میں بہشت ہو کہ درمیان میں ہے اور سب سے اونچی اور اس کے اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی بہشت کی سب ترین جگہ میں نبی جبریل جہاد پر بہشت ہو تو قریب نہیں اصل یہاں سے کیا ہے ایمان اور ناز و روزگاریت کہتا ہے لیکن تم بہت کہو کہ صرف نجات پر نجات کرو بلکہ بہت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فرودوں پاؤں کے گے بہشت میں بہت ہیں اس حدیث میں فرشتوں اور خدا کی کتابوں کا تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا ایمان نہیں فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی سول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لایا دیکھا کہ تمام آدمی بہشت میں اور انکا ایمان جو ہو کر اور ناز و روزگاریت کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہیں فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مال پر فرض ہے عین پر نہیں

تفصیل لکھ دیا اور جہاں اس کا مفصل کیا اور جہاں اس کے مزید یا بجا مناسب مقاموں میں بعض کتب شیعہ اور اہل بیت کے شہادت یا بیجا جگہ اذنیہ کیے غرض کہ ہر ذمہ کے کتاب اہل اسلام کو اسطے عجیب تحفہ جو اکثر طالب دینی کو شامل ہو جس کے ذریعہ امت مسلمہ اور عالم اسلام اور اہل اوطاف و اہل حضرت عیسیٰ و عیسیٰ کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالع فدا کی واسطے کافی ہیں نیز اس کے حق میں دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جن سے دونوں جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پرین جن سے غش ہل کر اسکے

فرمايا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہے کہ اس کے بعد لا الہ الا انت کہہ لے **ف** لات و عزی عرب بنی ہاشم
 کہ کافران کی قسم کھاتے تھے جب لوگ سلمان بنے تو جو جہاد کی کھینچ لوگ بھول کر تہون کی قسم کھاتے تھے حضرت نے اس کا علاج یہ بتلایا
 کہ کھڑے پڑھ لیا کہ بن تو کافر کا شہدہ دور ہو جاوے **ق** ابن عمر و ابو ہریرۃ من حمل علینا السیلاح فلیس مننا نجائی سلم
 بن عبد الصمد بن عمر ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارا اور ہتھیار اٹھاوے وہ ہم سے نہیں **ف** یعنی جو سلمان
 ترے وہاں سلمان بنین ہجرت کر کے خوف ان کے یقوہ من اخیر اللیل فلیکونوا کلاً و من جمع ان یقوہ الخ
 فلیکونوا الخ اللیل فان صلیوا الخ اللیل مشہودہ و ذلک افضل سلم بن ہاشم روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھڑے
 کہ میں کھلی رات کو نہاد ٹھہر سکوں گا تو اس کو چاہیے کہ اول رات غنا کے ساتھ تڑپے اور جب کھلی رات آئے تو نہاد تڑپے
 یہ کھلی رات پڑھے اس واسطے کہ کھلی رات کی نماز میں شے حاضر ہوے میں اور کھلی رات کی نماز بہت بے تڑپے ہے **ق** ابو ہریرہ من
 خرج من الطائفة وقار فی الجملة فمات ما میتہا جاہلیۃ و من قاتل تحت کایت عیبة یغضب لعصبۃ
 او یدفع الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتل جاہلیۃ و من خرج علی امرئ یضربہ یس ہا و فاحس ہا
 ولا یحسہ من مؤمنہا ولا یفی لای فی عہد ہا فلیکس متی و کس منہ سلم بن ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جو امام کی تابعداری نہ کی اور جس نے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مگر یا تو کفر کی موت ہوا اور بدولت اللہ ہاوند
 جہنم کے لئے غصہ ہوا تو برابر ہی واسطے خدا کے لیے لوگوں کو گمراہ بلایا تو بدی کو واسطے مدد کی تو بادری کی راہ سے خدا کے واسطے
 پھر اس حالت میں مارا گیا تو اس کا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری است کے ساتھ پرکھنا نہ کرنا ان کے لگانے اور بدولت اللہ ہاوند
 چھوڑا نہ تو قتل والا تو کسی مطیع الاسلام کو گونہ توں پورا کیا نہ تو دوسرا گونہ میں **ق** ابو ہریرہ من دخل
 دار ابی سفیان فهو امرئ و من القى السلاح فهو امرئ و من اعلق بابہ فهو امرئ **ق** ابو ہریرہ من
 صککہ بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جن دن کہ تم ہوا کہ ابی سفیان کے گھر میں گھسنا پڑنا
 میں ہوا اور جس نے تمہارا بھینک دیا وہ پناہ میں ہے اور جس نے اپنا دوا نہ بند کر لیا وہ پناہ میں ہے **ف** جب حضرت نے
 ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کر نیکو چڑھ گئے تو ایک رشتہ ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابوسفیان راہ میں سلمان ہوئے
 حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کہجیے کہ اسے میں اس کا نام ہو جاوے
 تب حضرت نے مکہ میں یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا **ق** ابو ہریرہ من دخل الی النعل کان کف
 من الاخر مثل الجود من تبعہ لا ینقص ذلک من الجود و من تبعہ لا ینقص ذلک من الجود **ق** ابو ہریرہ من
 من الاخر مثل انام من تبعہ لا ینقص ذلک من انام **ق** ابو ہریرہ من تبعہ لا ینقص ذلک من انام
 فرمایا کہ جو علق کو نیکو ملک طرف بلاوے گا تو اس کو ثواب ملے گا برابر اس کو ثواب کے جو نیکو کام میں اس کے تابع ہونے اور سدا دیکھا
 ثواب کے نہ والو کے ثواب کو نہ گھٹا دیکھا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ ہوگا کہ کچھ شہداء دیکھو اس کے کچھ کنیہ الوان کو اور جو گمراہی
 کی طرف لوگوں کو بلاوے تو اس پر پناہ ہوا گناہ ہوا گناہ کرنے والی گناہ کرنے والی گناہ کرنے والی گناہ کو
 نہیں گھٹا دیکھا یعنی دونوں کو برابر پناہ ہوگا **ق** ابو ہریرہ من تبعہ لا ینقص ذلک من انام **ق** ابو ہریرہ من تبعہ لا ینقص ذلک من انام

۷۶

۷۷

۷۸

خلفاء الانبیاء رحمہم اللہ

۸۰

۸۱

۱۰۳ شہ جلد ہوا تا ہر بعض علماء کے نزدیک مکرہ ہو اور امام غزالی کے نزدیک حلال اور اگر شہ کرے تو ہر امام ہر امام سے مکملہ منج
 شرب فی الزمان من ذہب و فضة و انما یخرج من فیہ منہ ناکا من جہنم مسلم من حضرت امام شمسہ روایت ہو کہ
 حضرت فرمایا کہ جسے سونے چاندی کے برتن میں پیا اور سونے اپنے پیش میں غٹ غٹ کر کے دوزخ کی آگ بھری ہو چاندی کے
 زیور عورت کو دست پر کر کوئین اگرچہ اسکا ہونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا عورت و ذوالن پر حرام ہر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 شہد الجنانہ حتی یصلی علیہا قلہ قیداً و من شہکھا حتی تذل فی قلہ قیداً حاکم فی قلہ و ما الفقیر لکمال
 جہنم الجحیم من بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خزانہ پر کیا یا مکان کیا نہ نازا و بیہوشی تو اسکو قید ہر
 ثواب ہو اور جو حاضر ہو وہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اسکو دوزخ کا پھر ثواب ہو کہ کوئی بوجھ یا حضرت دوزخ کا کتبے ہے فرمایا کہ دوزخ ہر
 برابر عبادۃ بن الصامیت من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد ارسل اللہ محمد اللہ علیہ و آلہ وسلم النازک سلم علیا و بن
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غیرہ اور اسکا واسطہ
 ۱۰۴ ابو ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غیرہ اور اسکا واسطہ
 عبادۃ بن الصامیت من شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمد ارسل اللہ محمد اللہ علیہ و آلہ وسلم النازک سلم علیا و بن
 حق اذ حکمہ اللہ الجنة علی ما کان من العکل بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامیت روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غیرہ اور اسکا واسطہ
 اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی لائق بندگی کے نہیں کیلئے اسکو کی اور اسکا شریک نہیں اور کوئی ذکر و محامد کا نذیر اور اسکا خیر اور
 گوئی کہ علی اسکا نذر ہو اور اسکا خیر اور اسکا کی بات سمجھا جو جو میر کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا کی اسکا کوئی پسین
 اور علی اسکی بنائی روح ہو اور گوئی کہ اسے کہ بہشت اور دوزخ سے جمع ہو خدا اسکو بہشت میں لجا لیا کیسے ہی اسکا کام ہو
 ۱۰۵ یعنی میں سلمان عقیدہ قرآن اور حدیث کو موافق درست ہو سکے وہ قرآن شریعت سے نیک کام اس کے ہون یا بد
 خواہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اس کے سب گناہ ماف کرے خواہ بق رگنا و دفع بین کے بہشت میں جہاں
 سلمان سدا دوزخ میں نہ لگا آخر اسکو نجات ہو کہ کی برکت سے ہر ابو ہریرہ و ابو ایوب من صام و رمضان
 ۱۰۶ اتباعہ و سائر من تنوال کان کھیا ام الدھر مسلم میں ابو ہریرہ و ابو ایوب روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے رمضان کے
 روزے کے پھر عید کے بعد چھ روزہ سوال کے رکھے جسکو شش عید تک میں تو اسے گویا برس روزہ کے نور کے قسب کا
 یہ کہ برس کتنے سو اٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب گناہ کو چھین نکال دس گناہ میں سے گناہ تو ہیں ابو ہریرہ و ابو ایوب
 ۱۰۷ من صام یوم ما فی سبیل اللہ بک اللہ من جہد عنہ النازک سلم علیا و بن روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی لائق بندگی کے نہیں کیلئے اسکو کی اور اسکا شریک نہیں اور کوئی ذکر و محامد کا نذیر اور اسکا خیر اور
 حضرت نے فرمایا کہ جو اسکی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھے گا خدا اسکو دوزخ سے شرب میں کی راہ دوزخ الیہ کا ق
 من صام الی الیہ من جہد عنہ النازک سلم علیا و بن روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی کہ سو اٹھ ک کوئی لائق بندگی کے نہیں کیلئے اسکو کی اور اسکا شریک نہیں اور کوئی ذکر و محامد کا نذیر اور اسکا خیر اور
 ناز پر گناہ بہشت میں جائیگا ف بھر کو نیند غالب ہوتی ہو عرصہ کو خیر و برکت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں تو
 اس سلطان نماز و نماز کا زیادہ تر ثواب اس حدیث میں نہیں لکھا کہ اسکا اور نماز کی حاجت نہیں اسو سے کہ جب کسی نے اپنے
 ۱۰۸ وقت کی نماز پڑھی تو اسان برتنوں کی خواہ خواہ پڑھ لگا ہر عتقان من صلی العشاء فی جماعۃ فکما انما کام نصف اللیل
 ۱۰۹

عقیدہ الاخلاص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

هكذا اوصىكم اصابه نجاشي بن انس سر روايت في انك حضرت في فريما كبر ورواكيون الكوفيون يابغيان باليهما كان كبر
 جاني كبر في توقيات بين شخصين وكيما ساهل طر ملاحه اور حضرت ابي الخيان الملقب **ف** بن جيسه وكيما ان
 خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ه ابقه مراهقه مهن عرض عليك وكيما فلكا يرد فلكا فلكا خفيف الحلال طيب الرئح مسلم بن ابو هريره روايت
 ۱۲۳ ك حضرت في فريما كبر ورواكيون كماله ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ف بن جيسه وكيما ان خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۴ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۵ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۶ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۷ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۸ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۲۹ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۳۰ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۳۱ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت
 ۱۳۲ خه بين من كجه فترق نين يه ي اركيو كماله والا هي تيات من سحر ساهل طر ملاحه لاركيان فترق نين يه ي اركيو كماله اور حضرت

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

فصل
در بیان سبب و اثر
علاج و سبب و اثر

126



فتیما بیاری
والد او سلم

149

9

減

△

١٢

18

14

查

10

19.

101

9

1

:

1

1

1. 2. 3.

۱۹۲

ابن عمر رضی اللہ عنہما اوسکی ہرکت پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام کایا ہوا سب کے ہاتھ میں لکڑی کا ٹکڑا تھا کہ اگر کسی نے اس سے کھینچ لیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔
 من الشکرین قال ابن الاثیر قال کہ سبکۃ کجمع مسلم بن اکرع سے روایت ہو کہ حضرت پوچھا کہ اس
 آدمی کو مارا لایا یعنی کافروں کے جاسوس کو مارا گیا تھا۔ کہا سب نے مارا ہو حضرت نے فرمایا کہ اس کا نام اسباب سلمہ کا ہے۔
 سلمہ سے روایت ہو کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرت سے دعا کی تھی اور اسے تھے ایک وزراؤں کا جاسوس خبر لینے کو
 کے لشکر میں آیا کہ کون کے ساتھ کھانا کھا کر سب سال دریافت کر کے اپنے اوپر سوار ہو گیا کاپٹے اوسکو دھڑکڑاوا اور تلوار اور سکو
 مارا اور کون اسباب سلمہ کا ہے حضرت نے اوسکا سبب معلوم ہو کر اگر کافر سلمہ فہن کے ملک میں بلایا
 آئے تو اسے قاتل کرنا درست ہو۔

۱۹۳

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف کو مارنے لیا بشک و ش بہت بچ دیا اور اس کو سبیل
 کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی جو کرتا تھا کافروں کو حضرت نے
 مارنے کو پہلے چونچ لانا تھا اس وقت حضرت نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن سلمہ اور چند اصحاب اس کے قتل میں جو دینے کے پہنچے
 کیے اور اوسکو دھڑکے کہ اب ہلا پھر محمد بن سلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس ملا ڈالا حضرت بہت خوش ہو گئے جس حد تک مسلمہ
 کہ جو اوسکو رسول کو مار کے اوسکا قتل کرنا واجب ہو۔ اس کے منج یا خذ یعنی ہذا فمن یاخذ یحرقہ کفوفیفا
 فاکذبا ابی ذہبنا قالہ یوم احمد بن محمد بن اشرف سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھے تلوار لیکھا سوا سکو
 ایسے جو اس کا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احدین فرمایا تھا۔

۱۹۴

احدین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار اٹھ لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیکھا سب لوگوں نے اٹھ پھیل کر حضرت نے فرمایا کہ
 اسکو وہ لیکھا جو خوب لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونوں صوفوں کے اندر پیسے بٹے اور اڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ
 چال کو خدا سوا کھا اور کہیں دست نہیں رکھتا پھر ابو دجانہ خوب تلوار کی بیان تک کہ لڑائی ختم ہوئی۔

۱۹۵

عن ابن کثیر قال سبغ مکران یوم احمد بن محمد بن اشرف سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو
 کافروں کو ہار دے پھر یہاں تک حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احدین ف احد ایک پہاڑ پر دینے کو تین کو میں
 حضرت نے لڑائی ہوئی مشکوین کہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازوں کا عہدہ دینے کیلئے
 سردار کیا اور بھاری لکھاٹی پر اوکو بھر کر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہوشیار رہو یہاں سے نہ پھرو اور لڑائی ہو گئی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ
 کافروں کا سباب ٹوٹنے لگے تیر اندازوں نے بھی لڑا وہ لوگوں کا کیا عہدہ دینے کیلئے منع کیا کہ یہاں سے نہ گریز نہ کریں
 لوں میں پرتا کاغذی ہو گیا خالد بن ابی رقیق نے اس کے سامنے کھڑے ہوئے کئی لشکر اسلام میں کھڑے ہوئے اور لڑائی ہو گئی حضرت نے
 کافروں کو حرم ہوا پیشانی اور سارے بدن پر زخمی ہوا لگے دانتوں پر پتھر لگا کر گیے اور حضرت نے فرمایا کہ یہاں سے ہارو کافروں
 ہٹا کو وہ بہشت پاؤں ایک صحابی نکلے اور کافروں کے لڑکر شہید ہوئے کافروں کا حرم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ لوگوں کو وہ بہشت
 دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی قسمت
 انکی جو حضرت پر خدا کا اجر تھا ان میں سے کئی تری بیکر و مومہ فیکون کلو لکھتے ہیں کہ اس کا حلال ہے جو میں نے

۱۹۶

۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰

یاد رکھو

كلامه بنده بچند كنه نديك جهان را نده و بجهت پيروي از او كه در اين كتاب است
 سبب بر سر اين كتاب است كه در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 نيز كه در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 يعني در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 قوه و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 مبع شام و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 عيكه و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 رويت و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 كه او كه در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 جميع و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 انكم و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 او و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 فيسوق و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 ما يكون و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 بنام و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 رتبه و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 سوع و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 انكه و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 كوني و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 يعني و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 كوني و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 او و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 بيان و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 كيا و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 او و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 مي و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است
 جواني و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است و در اين كتاب است

٢٥٨

٢٦٩

تفصيل از ترجمه سنن ابوالانوار

روایت ہے کہ حضرت ایک روز گلیں اور شیشے میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ مجھے بڑے بڑے محدثین نے فرمایا ہے کہ
 وہ ایک طرح کے جی میں گیا کہ چار پائی کے نیچے کے کاپا بھر چھوڑتے ہیں اور کپڑا پہننے سے روک دیتے ہیں کہ
 بعد از ہفت چھ روز سے ملاقات ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اس کا کوئی کام نہیں اور اس میں بے جا ہے کہ اس کا قصہ ہو
 اور کہا ہو جو پھر حضرت نے فرمایا کہ تو کچھ اس کا کام نہ لے **یا ہ** اے مسلمان کہ ان حرمینِ آخیر میں الرضا علیہ السلام میں ہونا چاہیے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز دو دھڑک بھائی ہوتے ہیں **یا ہ** امیر خرم حضرت کے چچا تھے کہ کوئی حضرت سے کہے کہ پھر
 بیٹی سے نکاح کیجئے تب حضرت نے حدیث فرمائی **یا ہ** یعنی دو دھڑک خرم وہ میری بیٹی ہوتی تو نکاح درست نہیں **یا ہ** کہ ایک دن
 فرمایا کہ ان حضراتی لا یعدکم من ائمتہ من عدان والذی نفسی بیدار **یا ہ** لا دود عندہ الا بحال کما یدق
 الرجل الابل العریضۃ عن حوضہ مسلم بن ہریرہ بن یانک روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کبڑا کا فروں سے
 بہت دور ہو گا جیسے میرا شہر عدان دور ہے خرم اس کو سیکھا کہ قابو میں نہ رہی جو ان کو کہیں نہ پھر کا فروں کو کہیں کہ اس کو جس
 کا کھانا ہے وہ اپنے حوض سے لگائے اور نہ کہ کھانا **یا ہ** اے شام میں ایک شہر کا نام ہے اور عدان میں ایک شہر کا نام ہے
 یعنی جیسے ایک عدان سمیت دو دھڑک ہے کہ اس کا سر سے حوض دور ہے اور کپا پانی اس کے نصیب میں نہیں یا یہ طلب کہ میرا حوض اتنا بڑا
 ہے کہ اس سے آگے سے عدان تک نہیں باجوہ اس حدیث کے کا فر اس سے نصیب ہیں **یا ہ** عاریتہ ان حوضک علیک
یا ہ کہ اس میں حضرت عاریتہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض میرا نہیں لگا ہوا حضرت نے
 عاریتہ سے فرمایا **یا ہ** ایک اور حضرت نے عاریتہ سے فرمایا کہ مجھ کو پانی کی جانا نالہ اور سچے حضرت عاریتہ نے کہا کہ مجھ کو
 حوض کی حالت یعنی اس حالت میں جبکہ اندر کیونکر جاؤں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تمام سچے باہر رکھنا تھوڑا سا
 اور بڑا سے **یا ہ** کس حد میں حوض سے اور ان کے کھانے کا کہ ان کو لکھنا بالعمدہ فی خیل اور لکھنا علیہ حد
یا ہ کہ من الحدیث بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
 ہوئی خالد بن ولید قریش کے سواروں کو غنیمت میں آگیا کہ پھر انہوں نے ستر چلو دیا شہر طون کی راہ **یا ہ** غنیمت ہو حدیبیہ
 مقام میں کے پاس حضرت نے فتح کے سے پہلے تم کو کیا ارادہ کیا اور چاہا کہ اسے اطلاع قریش کے کہ میں اپنا نخل اور بوہن میں چھوڑ دوں
 خال کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اس سال کا فروں حضرت کو کہ جس نے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ گئے صلح کا قصہ
 معلوم ہو گا خالد بن ولید اس وقت تک بیان لگے تھے ہر چند مردان ہامی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں
 اس کی روایت نہیں آئی ہے یعنی سور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علامہ کے یقین حدیبیہ کی روایت ہے کہ پھر مقام تھمت میں
یا ہ کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے کھاتے تھے گر لپٹے تھے کہ اس کے کام سے **یا ہ** روایت
 کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا مال لوگوں کو بچھتے پھرتے تھے اگر کوئی مناسب
 معلوم ہوتی تو کوئی لٹے ایک تا ایک بیوی عورت سے چھوڑا کہ داؤد کو کیا آدمی جو اسے کھانا کھا حاصل کھانا اور کوئی فریضہ
 اگر لپٹے تھے کہ اس کے پھر اس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام حضرت شریح کی خدمت آئے اس کے لیے کہ وہ کوئی کام دیا تھا

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

او کسی سبب یعنی اطاعتی سرور کی ہمت اور اندر سے جتنی ہوا کسی حفاظت و اطاعت لشکر کو ضرور ہو سوا اگر سرور خداوندی پر بھروسہ کرے
 اور انصاف کرے تو اس کے سبب اس کو توبہ ملے گا اور اگر اس کے سوا حکم کو نہ خدایا تو اس کے سبب اس پر عذاب ہوگا (۴۹۹)
 حادیث لائمًا الخ لکھ ائمہ نجاشی اور سلمین بن بربن عارض سروریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خالہ تو باہمی ہا کے برابر ہو
 علی بن ابی طالب اور جعفر طیار اور زید بن کثیر کو بھی حضرت جعفر کی بی بی پرورش میں کہ اس کے باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص جانتا تھا کہ وہ کون
 باہرین حضرت جعفر کا اسکی خالہ کے نکاح میں ہو معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہو حضرت جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علی اسی حدیث
 نکالا کہ اگر جعفر کو شہ کی آغوش تو اسکی مائی خستہ دار و حرمین اسکو باہرین جیسے نالہ انسانی ق اسمائہ بنت زید ابیہا ان نبوا
 فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسامہ بن زید کی روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ میں ہے نہ بیاج نام ہو ایک
 حدیث میں ہے کہ بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 معلوم ہوا کہ بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 لہذا بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 بخاری میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 بخارج کو نہیں کہ لکھا آؤ یہ حدیث لائمًا الخ لکھ ائمہ نجاشی اور سلمین بن بربن عارض سروریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خالہ تو باہمی ہا کے برابر ہو
 حضرت فرمایا کہ بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 ہر بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 لکھا تو بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 یعنی منافق اور ایمان نہیں میں یہ کہتا یا انا را اور میں نے نہ پایا کہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 من وینک لکھ ائمہ نجاشی اور سلمین بن بربن عارض سروریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خالہ تو باہمی ہا کے برابر ہو
 کہ حضرت فرمایا کہ بیاج نام نہ ہو بلکہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 دنیا کی اصلاح تبارق میں بھی آؤ کہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 حضرت اور اسکو فیائدہ چاہا کہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 دین کے کام میں بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 اور حضرت کے نفع نقصان کا بیان ہو ق ائمہ نجاشی اور سلمین بن بربن عارض سروریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خالہ تو باہمی ہا کے برابر ہو
 بخاری اور سلمین بن بربن عارض سروریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خالہ تو باہمی ہا کے برابر ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 بھولا کہ دین بھولا دلاؤ اور بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو
 اسماء بنت من کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج نام نہ ہو اور اگر جو بیاج نام نہ ہو تو بیاج نام نہ ہو

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰

41A

419

۱۰۰

مفتاح الجنان

441

۹۴۴

۹۲۳

۷۲۷

۶۷۷

هناك من كان يدعى النصارى كما كان يسمونهم في ذلك الزمان...
نحوه كما كان يسمونهم في ذلك الزمان...
اصحاب حضرت عيسى عليه السلام...

۶۷۸

سواء كانوا من بني اسرائيل او من غيرهم...
النصارى كما كان يسمونهم في ذلك الزمان...
الذين آمنوا من بني اسرائيل...

انهم كانوا من بني اسرائيل...
انهم كانوا من بني اسرائيل...
انهم كانوا من بني اسرائيل...

بما كانوا من بني اسرائيل...
بما كانوا من بني اسرائيل...
بما كانوا من بني اسرائيل...

۶۷۹

لكنهم كانوا من بني اسرائيل...
لكنهم كانوا من بني اسرائيل...
لكنهم كانوا من بني اسرائيل...

رواية عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم...
رواية عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم...
رواية عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم...

۶۸۱

منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...

منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...

۶۸۲

منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...
منهم من كان يدعى النصارى...

۶۸۳

49

५५

644

452

640

تحقیق الاحیاء و تفسیر معانی الاقوال

13

[illegible]

۱۰۲
 تروا لکم سوا کین ذوق سوا ذوق اذا انقضت الصلاة من طعام یقیح الخیر یفسد فی غلظها کما ذکرها
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۵

۶۸۶

قوله لا يخاف من شيء

يا رب دولت جو خدا کو بھلاؤ اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی خفتان خاطر خراب نہ سنتے ہو کہ بدلتی بات اور بدعتی دعا کا
 ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَنْتَحِ أَحَدُكُمْ فَلَاحَظَ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ وَكَانَ يَمْنِيهِ وَالْبَصُوقُ
 عَنِ يَكْرٍ وَكَانَتْ قَدَامَهُ الْبُسْرَى نَجَارَى أَوْ سَلَمٍ مِنْ بَيْتِهِ أَوْ ابْنُ سَعِيدٍ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَلَّمَكَ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ
 سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ
 منع ہوا کہ نازی خدا عرض کرو اور اپنی طرف منہ نہ کرنا تھا اس وقت کہ نہ
 تھوکنے کو فرمایا اس وقت میں اگر نازی ہے تھوکیں گے تو کپڑے میں کیوسے بچاؤ اور تیرا کپڑے کا ذکر بھی آیا ہوا ہے
 إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ السُّلَمِ وَأَوَّلُ مَنْ فَعَّلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ تَحْتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَظَرَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مَعَ
 الْكَلَامِ مَعَ آخِرِ فَرَطٍ لَكَ وَأَوَّلُ مَنْ فَعَّلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ تَحْتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَظَرَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مَعَ
 مَعَ آخِرِ فَرَطٍ لَكَ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ مِنْ تَحْتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَظَرَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مَعَ الْكَلَامِ مَعَ آخِرِ فَرَطٍ لَكَ
 حَتَّى يَخْرُجَ نَفْسًا مِنْ الْأَنْفِ سَلَمٍ مِنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَكَ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ سَمِعْتُهُ قَوْلَهُ تَحْتَهُ تَرَانِيهِ
 کہنے کے ساتھ اچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر کپڑے میں سب گناہ بکھیر دیں گے اور پانی
 پانی کرنے کے ساتھ اچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ
 کے ساتھ اچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ پھر پانی کے قطرے کے ساتھ
 کہ وضو سے گناہ دور ہوئے ہیں بخیر صبر گناہ مار کر بگڑا تو بچہ جلا کر اچھا کر دیا اور بچہ جلا کر اچھا کر دیا اور بچہ جلا کر اچھا کر دیا
 الْأَمَامُ قَالُوا كَيْفَ رَفَعْنَاكَ نَجَارَى أَوْ سَلَمٍ مِنْ بَيْتِهِ أَوْ ابْنُ سَعِيدٍ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 واسطے غلام کا ہونے پر کہ دو کھینچے کیونکہ یہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تھوکتا ہے تو اسے
 اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے منصب میں خطبہ کی وقت کوئی ناز و دست نہیں خطبے کا استنا فرض ہو سنت کر نہ نہیں فرض
 فوت ہوتا ہے اور دعویٰ ولایت میں کسی کی یا کو جب امام خطبہ کے واسطے نکلے تو کوئی ناز اور کوئی بات کرنا درست نہیں ق اَبُو هُرَيْرَةَ
 إِذَا جَاءَكَ رَمَضَانُ فَخِمْتِ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَخَفَّتِ أَعْيَابُ جَهَنَّمَ وَكُلُّ شَيْءٍ طَيِّبٍ سَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ أَوْ ابْنُ سَعِيدٍ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو درخت کے دروازے کھولے جائیں اور درخت کے پتے ہر شے کے لیے
 بخیر دن میں بہت جاتے ہیں اس حدیث میں رمضان کی بکرت ان فضیلت کا بیان اس واسطے کہ جب کوئی مہینے روزہ رکھا تو اس
 خالی ہوا اگر گناہوں سے بچاؤ رحمت الہی کا پیش ہوا نہ سنتے دروازے کھلے دوزخ سے بچاؤ شیطان سے بچاؤ اس واسطے کہ اگر شیطان
 قابو دمی پر پڑے پھر میں ہوتا ہے اور اگر نہ نازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ جیسا کہ شیطان
 قید ہوگی غرض رمضان کی بکرت میں کچھ نہیں ہوا تو ہر روز ادا کلس احکام کی اصل حاجت ہے فلا کیست قبل
 الْعِيَالُ وَلَا كَيْسَ لَدَيْهَا سَلَمٍ مِنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ اس کو پھر دیکھو عاریتہ اذ اجلس بین شعبہ الاکبر وکس الختان ففقد وجب الغسل
 ۶۸۶ مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا ہو کہ خوشے میں اور لگا ختم نہ کرے عورت کے ختمے میں تو ضرور
 واجب ہو گیا غسل کرنا عورت کو جو شامانی دینے دو پند لیان اور دو رائیں یعنی صحن دخول سے غسل واجب ہے نہ ہی نکلے یا نکلے
 ۶۸۸ اول حکم تھا کہ بدون نہی نکلے غسل واجب تھا اس حدیث سے حکم نسخ ہو گیا اور یہی نہی ہے کہ جب اس کو غسل کرے اور نہی جمع
 اللہ الا وکلین والاخرین یؤخر الیہ فی رفع کل غادر لو انک فقیل لہذا حدیث فلا ین فلا ین
 عبادہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمع کر گیا سب گاون و بچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک غا بار قول تو سنو اور کیا
 جنت راہ بچا گیا جا رہا ہے کہ ہوا دیکھا یہ دعا یا زنی نکالی فلا بیہ کی ف یعنی ہے نام جمعیت کی پھر قول تو سنا اور سکو خدا
 قیامت میں بیٹھ کر گیا ہے کہ ہر طحا اذا حدتک من اللہ بشی فحدوا یاہ فانی کن الکر ب علی اللہ
 ۶۸۹ مسلم بن علی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ین کو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اس کو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کو سوا
 کہ میں مقرر خدا پر بھیجی جو تھوڑا ہوا ہو گا یعنی خدا کو حکم پونچھانے میں حضرت مصمم ہیں اور میں چونکہ بتا جاؤں گی یہاں تک نہیں ف
 اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا انصار یوں کو کہ جو کچھ بھول کوادہ چھو کر لے لیتے سے منع کیا اور سال کچھ ہونے پر
 حدیث فرمائی یعنی ین میں نگو میری اطاعت کرنا فرض ہو دنیا کی مصلحت اپنی تمہیں خوب بتا ہوں ما لای بن الخویش
 اذا حضرت الصلوۃ کا ذکر نا تھا کہ کو لیکو شکما اکبر عجاوہ الکا کہ ولصاحب الکا عجاوہ اولم ین
 مالک بن جویرث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ناز کا وقت آئے سے تو اذان یا کرو اور قامت کہو اور پکار کہ تم دونوں میں بلا
 امام سو سے حضرت مالک اور ان کے ساتھی سے فرمایا مالک بن جویرث سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
 بیٹھ گھڑے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا جائز اور عجاوہ آدمی بھی
 ہوتی اور جب علم میں برابر ہوں تو بری عمر والا اکبر ہم ہم سکہ اذا حضرت ام المیت ففقدوا الخیر فان السا کہ کا کہ
 ۶۹۱ یو ففقدوا کل ما تقولون مسلم بن حضرت ام المیت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دو ایک پاس جمع ہو تو اس کے حق میں
 بیکیات بولا کرو واسطے کہ فرشتے میں کہتے ہیں جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی گیا تو اس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں
 تمہارے قول پر کہ میں کہتے ہیں تمہارے حق میں بیکیات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مرد کی خوبیاں نہ کرنا اور اس کے واسطے دعا کرنا
 ۶۹۲ حسب ہر اس کے بکاموں کا ذکر انجا ہوا کہ ہمیں بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہدک ثم اصاب فکلمک بالحد
 و اذا حکمک واجتہدک فخطا فکلمک اجتہدک ثم اصاب فکلمک بالحد و اذا حکمک فاجتہدک ثم اصاب فکلمک بالحد
 کسی مقدمین حکم کرنا ارادہ کیا سو قدر بھروسہ بات کہ دریافت میں محنت اور خوش کی پھر شکایات پگیا تو اس کو مدد دینا
 یعنی ایک محنت کا دوسرے شکایات پگیا کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور قدر بھروسہ کی پھر خوشی چونکہ گیا یعنی حق بات تو اس کو
 یہ معلوم ہوئی تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی ہر محنت کے کیا ف یعنی جب حکم یا قاضی تصفیہ کیلئے میں خوب خوشی اور
 اور حدیث اور جماعت سے اس کا حکم نکالا اگر وہ حکم شک ہے تو اس کو دو ثواب ہیں اور اگر جو کہ ہے تو ایک ثواب ہے خوشی کے
 چونکہ پکڑ نہیں لے سکی جو عالم عقیدہ وہ سیکو قرآن اور حدیث اور جماعت امت میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے

عجاوہ الا انما تخرج من شان الا قار

حقیقت ایضا اور وہ
 حکم واجب الیہ

اَللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن جحوذ روایت ہے کہ نہرت نے فرمایا کہ جب
کوئی نماز میں بیٹھے تو التیمات پڑھے یعنی سنان کی عباتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عباتین جیسے نماز اور بیخ و غیرہ
اور ان کی عباتین جیسے زکوۃ اور غیرت صرف غلبہ کی پوسٹ میں سلام شکر اور غیر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہو ہو
اور جب خدا کے ایک بندہ پر گواہی دیتا ہوں کہ سو خدا کے کوئی لائق نہ گی کہ نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد نبی خدا کا اور
ابو سارحول جو وف عبد اللہ بن جحوذ روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر پڑھتے تھے خدا کو سلام جبریل کو سلام میکائیل کو
غالبانے اور انے کو سلام تب حضرت نے ہکو التیمات کھلائی اور فرمایا کہ جب تم کو خدا کے ایک بندہ پر سلام ہو تو جتنے خدا کے بند
آسمان زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ غیر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا بھیج
ضرورت میں نماز میں التیمات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک مستحب ہے بقی التیمات
اِذَا قَامَتْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ اَنْصِتْ يَوْمَئِذٍ لِّعَلَّكَ مَعَهُ اَلَا مَامَ يَحْتَسِبُ فَقَدْ اَقْرَبْتَ بَخْسًا اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اپنے ساتھی سے کہا کہ پڑھ جمعہ کے دن اور اٹھ طہر پڑھتا ہوں تو قرآن پڑھتے تھے کئی بات اور غور حرکت کی
خطبہ تھا واجب ہے اس وقت بولنا درست نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ پڑھ رہا ہوں تو اس کا بولنا بھی ثابت ہوا
زبان منع کرے اے ایسے کہ ق اِنْ مِمَّنْ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَجْعَلُ حَتَّى يَقْبِضَ حَلْجَتَهُ مِمَّنْ
وَ اِنَّ اَقْرَبَ الصَّلَاةِ عُمَارَ اور سلم بن عبد اللہ بن جحوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھ تو جلدی سے
کھینچ کھائے ورنہ اگر کھانے کی خبر بھی ہوگی ہوش جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا
ریگا حضور بل سے نماز ہوگی اور اگر جائے کہ غلبہ ہو کہ کانہیں ہو اور کھانا کھاتے تک جماعت سے چپکے گی تو نماز میں نہ کرے
روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کبار کھاتے تھے اسے میں جماعت کی تکبیر ہوگی عبد اللہ بن عباس نے
ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی نہ کرو کہ کھانا نماز میں نہ لگنا ہر ق اِنْ مِمَّنْ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَصِلُ فَلَا يَصْبِقُ قَبْلَ وَجْهِهِ
وَ اِنَّ اَللّٰهَ قَبْلَ وَجْهِهِ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن جحوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کھانے سے
سانے سے پہلے خدا کا تبارک و تعالیٰ کہ ر و ب و ق اِنْ مِمَّنْ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَصِلُ فَلَا يَصْبِقُ اِنْ كَانَ دُونَ وَ اَحَدٍ
بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن جحوذ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کھانے سے پہلے کہیں ایک کپڑے
جھوٹے ف اس واسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو نہ بیٹھو کہ غیبی ال گناہ کو چھو شکر کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ سیری
بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جہاں آدمی ہوں دو آدمی کھانے کے کپڑے بات کرنا مفسد ہے نہیں بغیر اس حدیث میں
رَجْعًا وَ لِيَا هَ اَبُو سَعِيدٍ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَصِلُ فَلْيَقُمْ مَعَهُ اَحَدُكُمْ وَ اَحْضَوْهُمْ بِالْاَمَامَةِ اَوْ مَعَهُمْ سَلَمٌ
ابو شعیبہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے دو آدمی کھانے کے واسطے بیٹھیں تو ہر ایک کے
خوب پڑھ جانتا ہوں حضرت کے وقت میں جو باقاعی ہوتا تھا وہ سائل بھی جانتا تھا اسے حضرت نے قاضی فرمایا
مقدم رکھا اور اس کا نام نہ پڑا کہ عالم سارہ و ان قاعی پر مقدم ہو کر نماز میں لگا کر پھر نفل ہوگا تو عالم درست کر لیا
نقاعی اور ماہی کیا گیا کہ کس غیر سے نماز تو تھی ہر ایک کس سے کروہ ہوتی ہر ق جاکر اِذَا كَانَ قَاعِيًا

۸۴۸

۸۴۹

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

فقال بن عمر رضي الله عنهما اذا كان ضيقا فاشد وعلى قولك فتلك الخصال او سلم من بابته
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کچھ اللہ چاہے تو اس کے دونوں کھنڈوں کو جدا کر دے یعنی اوجھانہ دین پر ڈال دے
کے سے شرمگاہ چھپا دے اگر کچھ چھپو اور نہ دیکھ سکو تو اپنی کمری پر باندھ کر شرمگاہ چھپا دے مقدمہ حضرت نے فرمایا ہے
فرمایا کہ جو ہریرہ اذا کان یوم الجمعۃ کان کل اقل باب من ابواب الجنۃ کما کہ فی کتابہ فیکتبوا الکواکب
فلا کواکب فاذا جلس الامام طوی وانشطت یہاں آیت ہے ان الذین کذبوا عن انفسہم ابوابہم کتبہم
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جسے کادوں ہو تو سو سو کتب دے اور دن پر فرشتے ہوتے ہیں کہتے جاتی ہیں کہ نا نا شخص ایسا ہے جو نا چھپ
امام خطیب کے واسطے خبر پڑی تو بے شک تین دن کا قدر کو نہیں دیا کہ اس کے جنت تھے اور بعد میں آتھیں خدا کو رستے کہ
ہاں اس حدیث سے معلوم کہ جب تک امام خطیب نہیں شروع کرے تو ان لوگوں کو فرشتے کہتے ہیں تو ان کو زیادہ نواب بھی ہوگا اور
جب خطیب شروع ہوا تو ان کو فرشتے کہے گا نام فرشتے اپنے دفتر میں نہیں کہتے حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جلد سے جنت میں ہوں
وقالوا حق ایذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یحییٰ دینا و نصحہ انما یقول هذا کما کان
من النکاح سلم من ابونہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یوی
یا ایک نصرانی دیوے گا پھر فرمایا کہ یہ تیری دوزخ کی غصی کا بدلہ ہے یعنی تیرے بے یو دی یا نصرانی معنی میں جاوے گا
تو چھٹ گیا ف یہود یون بہت بغیر دن کو نا لا اور قتل کیا اور نصرانیوں نے حضرت علیؑ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمان نے حضرت کو نا لا تو اگلے بغیر دن کو بھی نا لا سو اس واسطے خدا مسلمان کا بلا یو دیوں اور
نصرانیوں کو قتل کیا یا ظلم نہیں یہ انصاف ہے کہ ابعد کو شکر اور یو دی شکر کو لیکر یہ یوں مسلمانوں کو حق میں جو غرور غلب
میں جانیسے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانوں کو شفاعت کے دوزخ سے نکال دینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی
پھر کیا حاجت تھی ہر حال میں اذا کفن احدکم احبوا فیکفین کفنہ سلم میں ہرگز روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو پتہ ایچھا کفن دے یوسف یہ طلب نہیں کہ بہت قیمتی ہو بلکہ مال کا مفید
پاک کرے اور ان کے قدر اور اوقات کے منورہ کو ہریرہ اذا کما ان الانسان انقطع عنہ عملہ الا کھوج
تکلف الا کھوج صلاۃ و کلمۃ یقنعہ او قلا صلاۃ تکفیک سلم میں ابوبکرؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب آدمی مر گیا تو او کا عمل گشت گیا اور موقوف ہوا اگر تین طرح کے عمل ہوتے ہیں اور ان کو اب نہیں موقوف تا ایک غیرت اور
جس کا فائدہ ہمیشہ جانتی ہے اور ہر علم جس مخلوق نامہ پا کرے نیچتہ تیا جو اب کے واسطے دھار کرے یعنی نیک عمل کا اور نیک عمل
بعد کے عمل کو نواب گران ترین عمل کا اور بہت سے بعد موقوف نہیں ہوتا صدقائی نبی دیکھ کہ ہر کمالہ فہمہ مسائل
جیسے جو کہ کنوان اور سر اور سر اور عانی کی نہیں تو فہم کی ایک کواکب کا اور علم جس خلقت کو فائدہ پہنچی لوگوں علم میں
پڑا اور وہی علم کی کتاب بنا جائیے تو فہم اور علم صرف اور علم فقہ کی میں کی کتاب کی تیرے یو شر کرنا اگر واقع مسلمان میں سے وقت
سچا دین تیرے یو یعنی دیکھتے ہیں کہ تو اب نہیں طلب میں دیکھتے ہیں کہ موت ہر دم سامنے ہر ایسا نہ کہ دین کی
سلوے آدمی امہ نشان مر جان تین کا سون تین جو ہو سکے او کی بلند کرے اگر دینا کا پھر قدور ہو سکے تو اس کے نواب بھی

۸۵۳

صل
۸۵۵
بجائے نواب

۸۵۶

۸۵۷
مسلمانوں کو
بہت فلاح

تھیک جب یہ چھ مہینے اسی حالت میں گذرے پھر سورہ اعراف کی پانچ آیتیں حضرت سبر بن جابرؓ کے پیش میں کھڑے ہوئے پھر حضرت
 حضرت حنظلہؓ کے پاس گئے حضرت سبر بن جابرؓ نے حضرت کو دیا اور سلام لے کر دیا پھر حضرت گھر میں تشریف لے گئے حضرت کا کانپتا تھا
 حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ یہی اٹھا اور صاحب حضرت کو سکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ جو کچھ اپنی زبان کا خوب ہے
 حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ نہیں ہو گا آپ خوش ہو جائیں گے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کرے گا آپ راست گو ہیں بڑے پیر ہیں محتاج کو دیتی ہیں عیاں ہر کام کو دیتی
 معاندی کرتے ہیں لوگوں کے عقائد میں کام لے رہے ہیں پھر حضرت خدیجہؓ حضرت کو روئے بن فہل کے پاس لے گئے اس وقت کہ حضرت کو کھانے کا
 عالم تھا اور بڑھا اور زہا ہو گیا تھا اس نے جب حضرت سے سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اتار چلائی
 جبریلؑ کا شریعہ ان پر تو کاش میں نہ ہوتا جس وقت کہ یہ قوم جو کچھ کا لیکھا حضرت فرمایا کہ کیا یہ قوم مجاہد کمال دیکھا تو کہہ گا کہ ان
 یہی سنت ہو سب پیغمبروں کی پھر اس کے بعد تین برس مخمور ہوئے مگر تو راوہ و قرآن اور ناسوت و مہر و باق ابھی ہر روز
 مَا أَتَىكَ اللَّهُ مِنْكَ فِيهِ كَاشِفُ الْأَهْلِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ الْفَائِزَةِ الْبَاقِيَةِ مِمَّنْ كَيْفَ مَلَّ مِنْ قَالِكٍ تَخْصِيْرًا
 وَمَنْ يَجْعَلُ مِنْ قَالِكٍ ذِكْرًا يَكُنْ كَوَاتٍ الْخَبِيرِ مِمَّنْ يَكُنْ خَبِيرٌ مِمَّنْ يَكُنْ خَبِيرٌ مِمَّنْ يَكُنْ خَبِيرٌ
 روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ خدا نے اس قبیلے میں سے ایک اور چھ مہینے دیا اگر یہی ایکیت جو سب کو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی
 کرے گا سو دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا سو دیکھے گا ف لوگوں نے حضرت سے سوال کیا کہ وہ مہینے زکوۃ ہی نہیں تھے
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چندان میں نہ کو وہ جب نہیں لیکن اگر کوئی راہ خدا میں دیکھا مقرر ثواب دیکھا اس وقت کہ ان کی
 ثواب دلائل بدی کا عذاب و بدی دیکھا ہے میں لکھا ہو کہ وہ مہینے زکوۃ نہیں لیکن سوداگری کی فیت سے زکوۃ واجب ہے
 اَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَتَىكَ اللَّهُ مِنْكَ فِيهِ كَاشِفُ الْأَهْلِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ الْفَائِزَةِ الْبَاقِيَةِ مِمَّنْ كَيْفَ مَلَّ مِنْ قَالِكٍ تَخْصِيْرًا
 يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقْوَى لَكَ يَكُونُ كَذَلِكَ أَوْ كَذَلِكَ أَسْمَاءُ مِنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 خدا کوئی برکت آسان کرے بعض لوگوں کے شکر تہہ بہ تہہ تو منہ بہ منہ ہوتا ہر لوگ تہہ بہ تہہ کہیں ملاؤں ملاؤں شکر کی انیس سے سب
 اَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَتَىكَ اللَّهُ مِنْكَ فِيهِ كَاشِفُ الْأَهْلِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ الْفَائِزَةِ الْبَاقِيَةِ مِمَّنْ كَيْفَ مَلَّ مِنْ قَالِكٍ تَخْصِيْرًا
 کوئی عرض کرے کہ اسکی شفاعت ہی ہوتی ہے حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤں کے خواص الہام کر کے ان کے طب و دھن سے معلوم
 ہوئی علوم ہوا کہ طب بیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان دوا علاج کرنا تو کل کے مخالف نہیں اس وقت کہ حضرت نے بیان کیا
 اَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَتَىكَ اللَّهُ مِنْكَ فِيهِ كَاشِفُ الْأَهْلِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ الْفَائِزَةِ الْبَاقِيَةِ مِمَّنْ كَيْفَ مَلَّ مِنْ قَالِكٍ تَخْصِيْرًا
 بِالْقَوْلِ وَتَخْصِيْرُهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٍ كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ
 سدا ہی میں ابھی یہ روایت کہ حضرت فرمایا کہ مہینے کوئی نہیں تین جہاں اور کوئی خلیفہ مقرر کیا اگر اس کے دو چھ مہینے ہوتے
 ایک مہینہ کو کھینک کر ہٹا دیا اور دوسرے مہینے کو کھینک کر ہٹا دیا اور دوسرے مہینے کو کھینک کر ہٹا دیا اور دوسرے مہینے کو کھینک کر ہٹا دیا
 یہاں سے جو کچھ ہو گیا وہی ہوتا ہے میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے
 میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے
 میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے یہ وہی ہے جو کہ میں نے انھیں بیان کیا ہے

۸۸۶

تھیک ابھی انھیں حضرت انورؑ کا فریاد

۸۸۸

۸۸۹

21

41

عبدعزیز تارک خان
راکھو

حق الايجار توريد مستأق الاقرار

917

بابت ۱۲
مجاہدین کو روغن
بیوت کو روغن
مفتی احمد رضا خان

حفلات خیرات و جمعہ سارے قاریوں کے

ایضاً فرستاد
بجست و خرید
میلان، جن جنین

950

45

[illegible]

۹۶۰

یعنی جو چیز کو یا اکثری یا تھوڑا مال مانو گا تو اس سے کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ کلام اور سب بوقت فرج کیا جائے تو گوشت
 حلال اور ہال ہو لیکن دانت اور نخر سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی سبب امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں
 اور یہی سبب حلال کرنا درست نہیں اور اگر کھروانت اور یہی حلال کرنا درست ہوتا ہے **فصل** ما جاء في هذا المال
 وانت غير مشترى ولا سائل فخذ ما لا فلا فلا بعد نصفك بخاری اور سلم بن عمر زار رسول سمعوا روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز سے پاس اس مال سے ملے اس طرح پر کہ تو مال لگائیو والا اور لگنے والا نہ تو لو اس کو ملے اور جو مال نہ ہو
 تو اس کے نیچے اپنی جان کو رت ڈال **فصل** مصلح میں عمر فاروق روایت ہے کہ حضرت جب کو مال لینے لگے مینے کہا کہ جو چیز
 زیادہ تر محتاج ہو اس کو دیجیے حضرت نے فرمایا اس کو اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال ہوں تو میں
 اس سے حرص اور حوال لے لے وہ حلال ہو اور اگر زبان ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اس کی طرف خیال لگا کر یا بی حوال کیا
 تو وہ مال اور یہ نہیں **فصل** کہ امام احمد ایک شخص سے اس کا کہار کیا کہ یہ مال لے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھا رہے تھے
 اور شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اس شخص کو روٹی دی اور اس نے قبول کی جب وہاں کے چلنے والے کو
 امام احمد بلایا کہ روٹی دی تو وہ بخوش قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب کہ سنی روٹی دی تو قبول نہ کی
 اور تیسری روٹی قبول کی امام احمد نے کہا کہ اس وقت اس کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اس کو بلائی سوال سمجھے اس واسطے قبول
 ملی اور جب تیسری روٹی دی تو اس کو خواہش تھی کہ اس کا دل امید ہو کر چلے تھے اس واسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری حوال
 زبان سے منع ہو یہی ہوتی ہے سوال بھی اس سے منع ہوتا ہے **فصل** یعلی بن امیة ما كنت صائفا في حياك فاصغر في
 عمر تلك يعني حسن الاخرام والجنك الطيب بخاری اور سلم بن یعلی بن امیة سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جو تو اپنے حج میں لے گیا تھا سو وہی اپنے عمرت میں بھی لے کر یعنی جس طرح حج میں لے جاتا اور خدیو سے بنیایا ہے سو بطور عمرت میں بھی
فصل مصلح میں یہ روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اس نے حضرت سے پوچھا کہ میں نے عمرت کا احرام باندھا
 ہوا اور یہ جبہ میں پہنے ہوں اس میں کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خدیو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
فصل ابو سعید ما یکن عندی من خیر فکری اخرج عنک ود من کستعفت لیسفہ الله وکمن یستغفر
 یعنی الله و من یصبر یصبر الله و ما یحیط احد عطاء خیرا و اوسع من الصبر
 بخاری اور سلم بن ابوشعیر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مل ہو گا اس کو میں تم سے چھپا کر جمع کر رکھوں گا اور جو
 اور حرام کا ہوں میں اس کو چھپا کر پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اس کو تیار پرہیزگار کر دے گا اور جو دنیا سے بڑے راہی کی خیرات لے گا
 تو خدا اس کے دل کو دنیا کو الگ کر دے گا اور جو شخص کہ صیبت اور بلا میں آگئے نہ وہ صبر والا نہ ہو گا تو خدا اس کو تیار بنا دے گا
 صابر کر دے گا اور کسی کو بہتر اور کثرت اور صبر سے کوئی نعمت نہیں ملے گی **فصل** مصلح میں روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت
 مال تھا حضرت نے کچھ پیر پیر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی ترویج
 معلوم ہو کہ ان کی خبر بدنامی کے لیے لیکن اصل یہ جو چیز ہے میں صحت اور صیانت ہو کہ ان کو کچھ عوامات میں جاتی ہیں جو عزت و تعلق
 اور نباض کی کچھ حاجت نہیں تھی مگر لوگ کہتے ہیں کہ اسی کی غرض نہیں بلکہ یہی سید الشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ عطا کیا

فتاویٰ احمدیہ شامیہ لا ۱۹۸

۹۶۲

ما الموصولة

نکات منہ کلام و طوالت

حضرت عائشہ بیون روایت ہو کہ جویریہ پانچویں سال حضرت جنگ بنی قریظہ کو شہید کیے میں حضرت کے ساتھ تھی حضرت
 فتح کو کہنے کے تیرہ منہ تورات کو کوچ کی خبر ہوئی میں پہنچو کہ واسطے لشکر کے باہر تھی بھر فراغت کے مکان پائی یہاں
 معلوم ہوا کہ مکہ کا اگر گریٹا میں وہی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہاں تلاش میں یہی جگہ ہو گئی کہ جہاں پہنچنے پر تھک رہی تھی وہاں
 کو اور اٹھ کر اٹھ کر اس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئی تین اور سو قتل ہوئے اور نہایت بلی ہوئی تھیں اس سے کچھ نہ والا ہو گیا
 میرے چوتھے یا نہ توئی کچھ خبر نہ ہوئی جب مجھ کو بار ملا تب میں اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں ان ٹھیکہ کی اس خاص ایک اور
 یہاں حال معلوم ہوا کہ انھوں نے اس کے لشکر کو لوگ دیکھے تھے وہ ان بن سطل لشکر کے چھپے رہا کرتا تھا کہ اسے نہ کو ساتھ لادو نہ چھپو
 دیکھا تو میرا کہ وہ وہی ہے پہلے اس نے مجھ کو دیکھا تھا اس نے افسوس و تعجب سے کہ انا لله وانا اليه راجعون کہ چھا اور چھپا یہ نہیں کی گئی
 ہر دو دن جاگ بڑی ہوئی کوئی بات اس نے نہیں سنی اس نے اپنا اونٹ بٹھلایا میں اس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نعل کیلے کہ وہ اونٹ لڑنے
 وقت لشکر میں پہنچی تو تھمت کہ نہ الونج مجھ پر تھمت باندھی اور بانی مانی اس تھمت کا عابدین سکول ہوا میں دیکھ کر یہاں پہنچی
 اور ایک مینا یا میری اور مجھ کو اس تھمت کرنے کی بھی کچھ خبر تھی مان اٹھا مجھ پر وہ تھمت کیسے میری یا میری میں حضرت مجھ پر مانی کر
 اس باورسی مہرانی تھی گھر میں اگر صرف اس کا چھوٹے کہ اس عورت کا کیا حال ہو اور وقت تک گھر میں باقی تھے میں نے کہہ کر اس کی
 لے ساتھ باہر رو گئی اس کا سپردا ور میں دیکھا وہ گر پڑی اس نے اپنے پیٹے کو پیٹے اس طرح کہ وہ عادی میں نہ تھا تو اس کو کوئی نہ تھا
 وہ تو میری صحابی ہو تھمت سے مجھ کو اس تھمت کی خبر کی کہ اس طرح تھی تھمت کہ نہ الونج کا شریک ہے یہ سنتے میری جاری اس غم سے
 دہنی ہو گئی میں حضرت سے اجازت لے کر اپنے باب گھر آئی کہ اس خبر کو تھمت کو دینے اپنی اس کچھ کہا اور ایک بات جو کہ الونج میں
 یہ لکھ کر لکھا ایو بیٹی تو تھمت گھر آج عورت اپنے حادہ کی پیاری ہوئی اس کو کوئی طرح اکثر لوگ تھمت لکھا میں نے کہہ سنا میں نے
 حق میں لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اس بات تمام بات مجھ کو نہ تھی اور افسوس جیسا کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب اس سلسلے میں
 بلایا اور یہ چھوٹے میں صلح اور شہرہ بوجھا اس واسطے کہ انی مدت میں جبریل کا آنا اور وحی کا اترنا بالکل متوقف ہو گیا تھا
 میری پاکدانی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہاں بی بی ہرین مجھ کو دوسرا پاک کی اور تھمت کی کچھ دینا میں نے کہا اور علی اس باب میں
 کہا کہ نے حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن یہ لوہی کی کچھ ہے وہ آپ کو جس طرح بتا دیں
 حضرت نے کہہ دیا اور فرمایا کہ یہ یہ تو کبھی مانتے ایسی بات دیکھی ہو جس سے مجھ کو دوسری پاکدانی میں جس طرح کہ یہ کہہا
 رسول قدیم ہوا اس کے جسے مجھ کو پانچ فرمایا کہ یہ کہہ دے کہ اس کی پاکدانی میں کچھ فرق نہیں پایا ان بات اللہ ہو کہ عائشہ نے کہی
 کہ یہ خبر کھانا جانی ہو اور وہ سوا کرتی ہو یعنی کھری سے گھر کا نہ بہت نہیں کرتی یہ حضرت محمد بن حنفیہ کے اور میرے سر حدیث
 فرمائی میں اس کو سنانو کہ اس شخص سے یعنی عبد اللہ بن سطل سے یہ کہہ لاکھو کہ اس نے اس سے کہہ کر کہ لوگو کو تھمت لکھا اور جو تھمت میں
 کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو عبد بن سطل قوم اس کے سوا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں کہا بدلائے کو یا رسول اللہ کہ اس نے
 ہماری قوم نہیں اس سے جو تھمت اس کی گردن ملو ان اور اگر دوسری قوم یعنی خریج سے جو تھمت یا حکم ہو یا ہم کہیں عبد بن
 خریج کے سوا نہیں تو میں کہی کہ اس کے سوا اور معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہو جاری قوم کے تھمت کچھ قدیم نہیں اور اپنی قوم کی بھی
 حمایت نہ کیا چھ اسید بن خنیس سعد بن سطل کے چھپے بھائی نے کہا اس حدیث میں عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہو قسم کی تھمت کہ نہ الونج

تھمت لکھا یا رسول اللہ

[illegible]

卷之四



هذه الاشياء رزق من افلاك الار

14-00000

۱۰۵۵

مَا نَسِيَ كَمَا أَفْكَرَ فِي أَثَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَرَأَةَ لَكَ

۱۰۵۶

عَقْلًا شَقِيًّا فَكَانَتْ يَأْتِي سَوَّلَ الْهَوَىٰ إِلَىٰ إِلَيْكَ حَاجَةً سَلَمَ مِنْ نِسْءٍ رَوَيْتُ عَنْكَ رَوَايَةً فَكَانَ

۱۰۵۷

فَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ فِيهِ أَهْلُ الْوَفَاةِ مَا قَالُوا بِنَايِ وَأَسْلَمَ مِنْ حَضْرَةِ مَا يَشْفِي رَوَيْتُ عَنْكَ رَوَايَةً فَكَانَ

۱۰۵۸

لِفَاعِلِهِ حِينَ بَعَثَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ يَشُدُّنَا الْعَدْلَ فِي عَائِشَةَ

۱۰۵۹

الْأَمْرَ أَشَدَّ حِينَ بَعَثَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ يَشُدُّنَا الْعَدْلَ فِي عَائِشَةَ

تَحْقِيقُ الْإِجْمَاعِ تَحْقِيقُ الْحَقِيقَةِ

بيان از مشهور
بناظر علی
علیه السلام
نظام کردن
۱۰۵۹
اندازه بود

کہ میرے درویشوں کا حضرت نے فرمایا تو گنہگار کیا کہنا اور رسول اور کاتبِ علم کی بھائی تیری باری کی بات کسی اور بی بی میں
 جاتا حضرت عائشہؓ کے ماحر شہر کو لوگ چھپا کر مرنے والا کو سنا تھا حضرت نے فرمایا کہ ان میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ القبر میں سے پڑا تھا
 جبکہ تو نے دیکھا پھر اسے چلو بکار اور تجھے چھپا یا سنیے اوکو جواب دیا اور تجھے سینے چھپایا اور جبریلؑ کی بھی تیرے پاس آیتھا
 اور تو اپنے آپ سے اتنا چکی تھی اور یہ گمان میں نہ آیا تھا کہ تو کو گئی سوچو اگر الکا کہ جو کجاؤں اور ڈرامین کہ تو گھبریں گے جبریل
 حکما کہ قہر تیرا رب تکہ حکم کرتا ہو کہ تو بقیع کے قبرستان و اور دون پاس جا چوٹ کے سلسلے حضرت اگلا حضرت عائشہؓ
 روایت ہو کہ بی بی باری کی بات حضرت نے پھر اس شریف اور ایشیہؓ کہ حضرت نے گمان میں نہ گئی پھر حضرت نے پھر اور تیرے چلو بی اور
 آہستہ چو پناہ اور تیرے روانہ کھلا چھوٹ گیا کہ ایسا حضرت کسی اور بی بی پاس تھا میں نے جی اپنی کرتی پڑا تو دینی اور حضرت
 حضرت کے پیچھے چلی یہاں تک کہ حضرت قبرستان میں پہنچے اور بہت تیرک ہاں کھڑے ہو پھر حضرت نے تین بار تھوڑا تھوڑا کر دیا علی ہدیہ
 حضرت نے ان پچھتو میں بھی پھر حضرت نے میں بھی چھپے ہوئے تھے ایسا ہی جیسے حضرت نے بیت بیٹھ کر واقعہ میں
 بیتان کا نام حضرت کے مکان نامیتہ میں کوئی تھوڑا فرق ہو اس نیست معلوم ہوا کہ قبرستان میں جاتا اور دونوں کے واسطے دعا کرتے
 ہر وقت عایت عیادۃ خاتون حنیفی ان کیوں فیہ عند ادب قد عذاب قدم بالیخ و قد رانی
 قوام العذاب فقال ان هذا عارض فطرنا فاکلنا قال لست لک یار سعال اللہ ان اللہ سدا کا
 رانا القیم فرج اسکا ان کیوں فیہ لطرنا واکلنا اذ ان ایتہ عرف فی وجھاں الکرہیۃ بنامی سکر
 حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس عاتقہ کون نہ چھوٹ کر گئی اور شاید اس بھی اور بی بی میں اب الہی بقولہ انیس
 یعنی عادیہ عاتقہ کا ہو جس سے وہ البتہ قوم مذہب الہی دیکھا تھا سو کھاتا تھا کہ یہ بی بی ہمارے بی بی کی بیٹا والی حضرت ابوبکرؓ
 کہ حضرت عائشہؓ کے ہاتھ میں ایسا رسول اللہؐ کی جی ہوں لوگوں کی جی بی دیکھتے ہیں خوش متھے میں اس سے کہ اس میں نہیں ہوگا اور
 اس کو کہتی ہوں کہ جب آپؐ بی بی دیکھتے ہیں تو آپؐ کے چہرے پر کراہت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہو حضرت عائشہؓ سے
 کہ میں نے حضرت کو کبھی اس میں سے نہیں دیکھا کہ حضرت کا خوش نہ کھل جاوے گا کہ تیرے اور جب انھی اور بی بی اتنی تو کچھ اور دیکھا
 خیر کہ خوف کبھی نہ تھے کبھی نہ تھے یہی حالت حضرت کی تھی جب تک پانی نہ نہ تھیں اس کا بی بی چھپتے چھپتے بی بی
 یعنی خوف ہو گیا کیا مقام ہو آخر عادی کی قوم اس میں ہوں ہی بجا دہلی قول شہو کا کہ تو کجا نہ اس میں ہو میرا ہی اس سے طلب
 حل ہوا نہ کی سیکام ہو کہ نہ ہونے اس سے ذوق نہیں بات میں لڑتے ہو عاتقہ یلکاتہ مٹی محل کلنا الکلمت
 سلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ان عاتقہ کے کان میں کہ جس کا ایحاف اس کا قصہ ہو چکا کہ حضرت
 جبریلؑ نے حضرت اس کے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت نے گمان میں نہ کیا کہ اس کا قصہ ہے کہ ان میں یہ بی بی تھی جب حضرت کو حال
 معلوم ہوا کہ اب میری بی بی ہوتی تھی عاتقہ نے ناو لینی اللہ کوکب و فیہ وہی الخیر فقالت
 انی عائض فقال ان حیضتک لیست فی یکا و مسلمہ ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرا
 حکم کیا اور عادیہ موسیٰ علیہ السلام میں جو کہنا لڑا تھا کہ حضرت عائشہؓ کے کھانچے میں کون میں نے حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا
 تیرے ہاتھ میں نہیں ہے یعنی مافہ عورت کو چھو نہاؤں تیرے واسطے کہ اس کے ہاتھ میں نہاؤں تیرے ہاتھ میں نہیں

۱۰۶۵
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرا حکم کیا اور عادیہ موسیٰ علیہ السلام میں جو کہنا لڑا تھا کہ حضرت عائشہؓ کے کھانچے میں کون میں نے حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا

۱۰۶۶
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرا حکم کیا اور عادیہ موسیٰ علیہ السلام میں جو کہنا لڑا تھا کہ حضرت عائشہؓ کے کھانچے میں کون میں نے حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا

۱۰۶۷

۱۰۶۸

روعی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت میں بھی اتنے سے ہمارا اگر حضرت کو خواب میں حکم فتح اسلام مکمل ہو کر صرناون دو
 جو حضور کا ترو ہوا تھا سو خداوند کو بھی یہاں کیا معلوم ہوا کہ اگر خواب میں لنگر لٹھ میں کچھ تو لو کی تعبیر نگہی اور توشیح
 اہل تعبیر نے لکھا ہو کہ تو کج زیور و اگر خواب میں ہنر دیکھے تو بدیہہ مگر منسلکے میں کجنا بیل ہر خدمت شے کی اور ہنر میں
 کبیرہ دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہو و اما علم و ابن مسعود بیٹا انا انما نزلت بقدر کین فشربت منہ کھٹے
 اکیس لاکھ الی الزی بکھر ہر مٹا ظفارعی ثمر اعطیت فضیلتی و کثیر من الخطاب قالوا فاما اوکلت قال
 اکتلت منی تو سلم بن عبداللہ بن عثرسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں نے اتھا کہ سیر کے دو دھڑا
 پیالہ لایا گیا سو میں نے پیایاں تک کر میں دیکھتا تھا کہ ان کی اوپر لکھا ہوا ہے کھٹے لگی یعنی نہایت اسود ہو گیا پھر میں نے
 اپنا جامہ بٹھا باقی دو دھڑا میں خطاب کو دیا لوگوں نے کہا کہ اگر اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اس کی تعبیر اوروں کے
 ہاں اس میں سے اہل تعبیر نے کہا ہو کہ کوئی دو دھڑا بٹھاپتے خواب میں کچھ اس کو علم نصیب ہوگا اسو کہ علم سب سے روح کی زندگی کا
 جیسے دو دھڑا سب سے بدن کی زندگی کا قصور و مامالت نفوس میں ان میں سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی
 کہ اسے علم نبوت کے پیش از و اگر اسی سبب کہ ان کی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ایک شہر میں علم دین کے ہر جہاں پور
 خواہ ابوہریرہ بیٹا انا انما نزلت بقدر کین فشربت منہ کھٹے اذاعمر قثمہ و عمر بن حنظل و بیٹہ و قثمہ فقال کھٹو فقلت
 الی آیت قال الی النار قالہ قلت ما شأه قال انعم ان قد و ابعد و علی اذ بارہم القہم قری
 اذاعمر قثمہ و عمر بن حنظل و بیٹہ و قثمہ فقال کھٹو فقلت الی آیت قال الی النار قالہ
 قلت ما شأه قال القہم ان قد و ابعد و علی اذ بارہم فلا اسرا و یخلص منہم الا مثل کھل النعم بخاری میں
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں نے اتھا کہ ایک سو ستائس آیا بیان کہ میں نے انکو چھاپا یہ اور کھٹے
 در بیان آئیں و کھلا انکو ہر کج کہا کہ اسو کھٹے کہا کہ انکو کھڑی کیا گئے کھانا کی قسم و مزخ کی طرح کہا کہ کیا حال ہو انکی
 ان سے کیا تصور ہوا اس مرد کجماہیہ لوگ لپٹ گئے تھے تیسرے بعد اپنی انتہی ان کی طرف اٹھے یعنی اسلام قبول کر کے تھے پھر کھٹے
 اگر ظاہر ہوا یہاں کہ انکو چھاپا یہ اور کھٹے در بیان آئیں و کھلا انکو ہر کج کہا کہ اسو کھٹے کہا کہ انکو کھڑی کیا گئے کھانا کی قسم و مزخ کی
 طرف میں جو کہا کہ حال ہو انکا اچھ کون تصور ہوا ان سے کہا تھے لوگ لپٹ گئے تھے تیسرے بعد اپنی انتہی ان کی طرف سے بیان کیا کہ کھٹے
 کہ ان میں سے کوئی بچے کہ جیسے بیک چھوٹے ہونے اوشٹے والی وارث کے کٹر تھے میں ف یعنی اون لوگوں کے نجات کا لوگ تھے تکرار
 جنہوں نے قرآن مجید کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرد تھے تھے زکوٰۃ کے ساتھ صدقہ کے لئے
 اپنی خلافت میں انکو قتل کیا انو خدین لوگوں کا بنام مد حضرت کو خواب میں کھلا یا بعض جہنم میں میں نے طلب ملک کے
 سب سے بولن و طالبان توبہ میں کہ مراد ان سے تھا ان حضرت کے اصحاب میں سے حضرت حق بنی کہ میں نے ہی شمل کہیں کسی جہو
 سے پوچھا کہ وہ زکوٰۃ ہوتی ہے جس سے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کے زندگی قرآن میں میں محل ان سے صلہ و سلام پر تھا
 غامہ ہر سیکان اہل انکی خواب میں کوئی نیکو عاقل نہ لکھا اسو کہ اصحاب تو نازل تھے مریخ کے تھمت توان کی طرف کی طرح مگر میں
 خدا کی ملاوٹ یہ ظون پر جو دیدہ و نہ متح حق بنی کہ میں ف ابو سعید بیٹا انا انما نزلت بقدر کین فشربت منہ کھٹے

۱۱۰۳

۱۱۰۵

فصلت عمر فاروق

حکمت الانبیاء و ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مختار اخبار و صحف و اقوال

یہاں ابونیک نے یہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 جبریل نہ تھا نہ تھا تو یہ سارے کچھ جبریل نے کہا تھا کہ کوئی اور نہیں تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا
 جب میں نے غافل ہوا تو ان کا وہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 نیک تھا کہ ابونیک نے یہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 جبریل نے کہا میں ابونیک نے یہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 اچھی آریا سوچ میں داخل ہوا تو ان کا وہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 پھر کہا اچھا انکے انی ابونیک نے یہاں پہنچ کر پہلے چڑھا یہاں تک کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 روتا ہوں اس واسطے کہ ایک لڑکا میری بیٹی ہوا اس کی اس کے لوگ میری شہ زیاہ بہت میں نے ان کے جبریل کے پہنچ کر پہلے
 ساتویں اس کے جبریل نے پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ انچوڑ کی گمان پہنچا سو پاگور ڈال دیا اور کیا سوچ کر کہ کوئی
 کہا تھا کہ کوئی اور کیا بلایا گیا جبریل نے کہا ان کے انچوڑ میں نہ تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا کہ انچوڑ میں نہ تھا
 کہا یہ تیرا باب اب ہم جو سو اس کو سلام کر تو میں اس کو سلام کیا سو میں نے اس کو جواب دیا کہ کیا اچھا کیا کیا کیا کیا کیا
 پھر وہاں تک کہ یہ گفتگو یعنی یہ کہ میری کا درخت میں نہ ہو وہاں ان کا اس کے میرے جیسے جو کہ اس کے اور اس کے جیسے جیسے
 کے کان جبریل نے کہا یہی سہرا لہجہ ہے اور ان کا وہاں چار پڑھیں چھ پڑھیں گلی اور چھوٹی تو میں نے کہا اب جبریل کے کیا ہیں
 جبریل نے کہا اچھی ہوئی و نہ تو میں بہت کی نہیں ہیں وہ چلی نہ تو میں نیل اور فرات میں پھر کیا بیت اللہ ہو وہاں ابونیک
 کعبہ جو دم فرستوں پھر وہاں پہنچ کر ایک تن شہ سے بھر اور لکین دو سے اور ایک شہ سے لکین دو سے اور کیا تو میں نے کوئی
 جبریل نے کہا یہ دو دم پر لکشی دیں سلام کی صورت پر جس میں یہ تو ابونیک سے پھر سر پر پڑا تو میں نے کہا کہ میں یہی
 وقت کی پھر میں اس پٹ کا یا سو ہوئی کہ پاس ہو کر کا تو میں نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو میں نے کہا کہ مجھ کو حکم ہوا تو میں
 کہا مقرر تیری اس سے ہر پیرا وقت کی ناز نہ ہوگی اور البتہ ملے تم میں نہ چکا ہوں لگوں کہ مجھے پہلے اور میں تلخ کر چکا ہوں تو میں نے
 کا نہایت میرے سولے پہنچا ان پر اس اس کی آسانی مانگنی اس کے واسطے تو میں نے اس کو اس سے اور اس کے اس کے اس کے اس کے
 ہوئی پاس پھر کیا تو میں نے اسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیں نہ سو بھی کہ کہنے کہ کہا پھر میں نے کی طرف پا گیا تو میں نے اس سے
 دس نازین اقرار میں پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اسی طرح کہا پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس سے خدا دس نازین اقرار میں پھر میں نے
 پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس کی پاس کیا
 پانچ نازین کا حکم ہوا سو میں نے پاس پھر کیا تو میں نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو میں نے کہا کہ مجھ کو حکم ہوا تو میں نے
 مقرر تیری اس سے ہر روز پانچ نازین بھی ہو سکتی ہیں اور البتہ میں لگوں کہ مجھے پہلے انا چکا ہوں اب بھی اس کے اس کے اس کے
 نہایت تیرے سو پھر چلنے سے پاس میں نے اس کے اس کی مانگ نہایت فرما کہ اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 نہر گیا یعنی اسے نہیں کہہ سکتا لیکن تیرے لکشی ہوں آیتا ہوں پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے اس کی پاس کیا پھر میں نے
 جاری کیا اور ضبط کر لیا اپنی مرضی نازین کو اب وہ جہ قمار ڈالنے بند ہو اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے

یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہو لیکن یہی اس میں بنی کی روایت کی میری کی جوف خطیم اور زوروس کا نام
 ہو کہ حضرت ابیہم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت پہلے کعبہ بنایا تو اونچی گزرتا کہ کعبہ
 اور شکی طرف علیحدہ کر دیا کیسے کا نابراں دی طرف اس میں سے معلوم ہوا کہ حضرت صالح کو وقت خطیم مرتجہ اور بخاری میں
 روایت میں ہو کہ اور اس وقت حضرت اپنے گھر میں تھے تو غلبت کہ اول حضرت گھر میں تھے پھر جبریل حضرت کو طیم مرتجہ پہنچا کہ
 پہلے تو کعبہ حضرت کے کافر کیا اور کعبہ حلیم کا دونوں رست میں ابیہم بنی امانی کا گھر کو راضی علی مرتضیٰ کی ہونے کا ہوا
 حضرت کا اور ان کا ملا ہوا گیا ایک ہی گھر تھا اور جو عرب میں ایک مکان ہوا وہاں کے شیعہ تھے جو تہمیں اور حضرت کا واپس
 چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو ان کے میں کہ کعبہ کی ہونے کی ہوس نمود و سری بار علاج کے وقت بخاری کی ہوس نمود و سری
 ایسی حال صافی ہو کہ بار الہی کی لیاقت اعلیٰ بیتہ کی حاصل ہوئی اور حضرت وہی کا کاروانہ اسناد اللہ کے بیتہ اسناد اللہ کے بیتہ
 حسد و عیوہ پاک میں بلکہ ان کو اپنی امت پر افسوس کیا کہ میں مدت تک ان میں بہتاریا اور بت حجرات کھلا پر گول ان کم
 الا تو بہشت میں بھی آجائیں اور محفل کی تھری ٹی ٹی میں بنیار گول ایمان کا اور قیامت تک کا نجا ہونے تو بہشت میں میری ہوتے
 زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ خدا بقا تو بار حضرت کے کھلے پاس ناز کو باج نماز تک کا ہیلو کہ کر کے اور حضرت وہی ہوتے
 حضرت کو ان کا حقارت سے نہیں کھا بلکہ بڑی رحمت کے ساتھ ان کو ان کا کہتے ہیں کہ میں حضرت کی گویا تعریف کی کہ ابو جود و عمری ایسا بندہ ہے
 کہ سب غیر وہی افسل ہو اور یہ جو فرمایا کہ انیل از فرات سدرہ الہی کہنے کے نخلین میں بی بی اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی
 سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات دریاں ان کے ہونے میں یا حقیقت میں نیل اور فرات کی مدد انہیں نہروں کے ہوتی ہو گونگے
 نظر آئے و اللہ اعلم اوجیح مسلم کی روایت میں ہونے کہ اول حضرت کے سے سبھی تھیں یعنی بیت المقدس میں گئے وہاں کوئی
 پر حکم آسمان پر چڑھو اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر ہے شتر زار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر کعبہ کی بارہ
 نہیں پاتے ہیں اور بیت المعمور چھ ساتویں آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان میں کوئی سیدہ پروردگار علیہ السلام کا عبادت
 اور سبھی کو کعبہ کی عبادت فرض کروانے سے بچ کر کے تو کیسے کی جنت پہنچے صحیح مسلم میں روایت ہو کہ جب حضرت باجمرت کی
 نماز پر امنی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب اس نماز کو ثواب کے برابر دیا گیا تو پانچ کی چار میں گنیں صوامت پختیف بھی ہوئی
 اور تقدیر الہی خلافت بھی صواف معراج کو میں حیرت اول ایک برس ہوئی اور میں اختلاف ہو کہ معراج ہر ایک ہوا یا معراج
 شہر ہوئی یا ایک صحیح مسلم میں ہے کہ یہاں میں معراج اور بدین دونوں ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں کے صاف میں بت ہوتا ہے
 اور اگر خطاب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور عجرات میں داخل ہوتی اور کثرت قریش زیادہ انکار بھی کرتے اور بیت المقدس
 حضرت کے نشانیاں کو چھتے اور حضرت عائشہ کی روایت ہو کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم کے میں ہوا تو خطاب بنی کہ ان حضرت
 دو حرا میں ہونے میں ایک معراج روحی و دوسری معراج جسمی اور میں اختلاف ہو کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں
 اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود نے روایت یہ ہو کہ نہیں دیکھا اور بنی حرا کے اگر محمد میں اور عیسیٰ اور فقہا کا ابو عبد اللہ بن عباس
 سے ایک روایت ہے کہ ان کے دیکھا اور حکایوں روایت کہ اول سے دیکھا اور اللہ اعلم جو کہ سے بیت المقدس کے انکار کر
 وہ کافر جو اس واسطے کہ قرآن میں ان کا صاف بیان اور بیت المقدس آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بہشت میں

تحدیث الکلیا از تہذیب حشاشہ افکار

کا گاہ کرنے میں اور سکا اثر دل میں نہیں جتنا جیسے پہلی کونکے سے آدمی ہم تو روشنی پر بھیج کر تار کی جو سیوا سے طریقت مثالی
 رویشون نے فرمایا جو کہ جب بھی کوئی نفل عبادت یا ریاضت شروع کرے تو اسکو وہ کام کرنا ہے تاکہ اسکا فیض اور برکت کم نہ
 ہو کہ ابو ہریرہؓ کہ **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ مَسْجِدُهَا وَأَقْبَضُ إِلَيْهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى** مسلمان ابو ہریرہؓ کے پاس
 کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر و ملک مکانات میں خدا کے نزدیک سجدین دوست تہنیں اور شہر و ملک کا خلیفہ کے نزدیک دشمن
 بازار میں ہیں **ف** مسجد میں اسو سے زیادہ اسو سے پسند کرتے عبادت گاہ میں اور میں خدا یاد آتا ہو اور بازار میں اسو سے
 پسند ہو میں کہ ان میں دنیا یافتی ہو بلکہ اکثر لوگ خرید و فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز تقصیر کرتے ہیں یا کھانے پینے میں
 خرچہ عبد اللہ بن عمرؓ کہ **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطَعُ يَوْمًا وَأَحَبُّ**
الصلوة إلى الله صلوة داود کان یسائم نصف اللیل ویقیم ثلثہ ویتام مسئلہ سے بخاری میں
 عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک اور علیہ السلام کا روزہ جو کہ ایک دن نہ کھتے تھے اور
 ایک دن نہ کھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک اور علیہ السلام کی نماز جو کہ آدھی رات تک تو نہ سوتے تھے اور نہ مائی رات
 تنہا کی نماز پڑھتے تھے اور جب چٹا حصہ رات باقی رہتا تھا تو پھر سوتے تھے **ف** ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا
 اسو سے پسند ہو اگر بار بار تفصیل کہنے سے آدمی کو عبادت ہو جاتی ہو تو اس کی کیفیت باقی نہیں رہتی اور تنہا کی نماز میں اسو سے
 پسند ہو گی کہ میں جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہو نہ رات بھر کا سونا سہتر کہ سر غفلت ہو نہ جاگنا کہ سر سہر
 اور جاگنا ہی ہو اور آخر کو سبب بیماری اور نقابت کے باطل تہنیں ہو سکتی معلوم ہو کہ پیغمبرؐ کی طریقہ طریقت اعتدال جو تو عبادت
 زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی اہل خدا کو پسند ہے کہ اسکا بنا ہمیشہ ہو سکتا ہو اور معلوم ہو کہ بعد تہجد کے سونا سہتر یا کوفی یا زنجری
 ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت ہو سکتے ہو اور عبادت **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطَعُ يَوْمًا وَأَحَبُّ**
والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر کہ ایضا کہ **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطَعُ يَوْمًا وَأَحَبُّ**
 فرمایا کہ نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک عبادت میں اول سبحان اللہ و سحر اللہ و تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر جو کہ چھ تہنیں
 ان چاروں میں فرماتے کہ وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی پہلا اول سبحان اللہ و سحر اللہ و تیسرے لا الہ الا اللہ چارویں اللہ اکبر
وَعُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَرَبِ الشَّامِيُّ کہ **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطَعُ يَوْمًا وَأَحَبُّ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے طویل میں سجدنا کم ہو اگر یا جیسے اوس شرط کا زیادہ ہو اگر نا لازم ہو جس کے سبب سے عورتوں
 کی شرکاء میں حلال کر لین **ف** جو تہنیں اور قول قرار کہ نماز میں واجب اللہ یا میں سوا نہیں ہے اول تو مہر ہو دوسرا نان نفقہ
 تیسرے حسن سلوک و دستور کے موافق عورت کا ہر فرض جو اس حدیث سے معلوم ہو کہ اسکا ادا کرنا ہے مقدم ہو اور چوتھے
 ادا کرنے کا قصد نہ رکھے و گنہگار ہو اور بعض شرطیں نماز میں واجب اللہ یا میں ہے نماز کا جو کہ میں پہنچا ہو کوئی گنہ
 نہ بلایا ہو جو کی زندگی میں حدیث خارج کرنا یا پہلی جو کہ طلاق و نفاق **أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطَعُ يَوْمًا وَأَحَبُّ**
مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ هَسْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ بَرَكَاتُ الْأَخْصَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ بَاقِي الْخَيْرِ مِنَ الْفَرَسِ قَالَ بَاقِي الْخَيْرِ إِلَّا الْخَيْرُ الْبَاقِي

۱۱۹۶

۱۱۹۷

۱۱۹۸

۱۱۹۹

۱۲۰۰

انباء السّادس
 فی فضائل عبادت

19

توبہ کی مثال ہوا کہ مالِ حرامتِ الہی سے توبہ جتنی ہر توبہ کے وقت میں عائد گئی غنیمتِ جاہلِ اُمّ حَسْرۃ
بُنْتُ حَسَّانِ اَوَّلُ جَبَّیْنِ مَرْنِ اُحْشٰی یَفْرَوْنَ اَلْبَحْرَ فَاَوْجِبُوا کُنْہَا اَوْ سَلِمَ مِنْ اَمْرِ حَرَامِ حَسَّانِ کُلِّ مَحْجَرِ رَحْمَتِ

یہ کہ حضرت فرمایا کہ اول لشکر میری است جو محمد بن ہزار چہرہ کا اور کاتے کا اور یہ نہایت دلچسپ ہوا کہ آخر حضرت
بیت سلمان اول جلیس میں اُمتی یزید و مدینہ قیصر معقو و کھنڈ غازی اور سلم بن ام و امیران شی

17.12

[illegible]

لوگوں کی یاد دہانی کے لئے لکھا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال کی قربانی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہر بات کو سنا کر ان کی ہر بات کو عمل میں لائے گا۔

[illegible][illegible]

ن عبدالمعین سکود کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں میں اول فیصلہ قیامت کے دن خوتون میں ہوگا **کاف** مقصود اصل میں ان
سان کی حیات پر اور شہت خون ان کے مخالف ہو اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہیں تعاقب خنزیری کا فیصلہ قیامت میں

یشت میں اشارہ ہے کہ نسل کو اسان مجھ جیسا بننے کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اسی کا فیصلہ ہوگا
وَلَا تُنَبِّئْ عَنِ الْفَاسِقِ إِنَّهُ أَبَىٰ ظَلْمٍ هُوَ أَشَدُّ مَذْمُومًا وَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ الْغَافِقِينَ

[illegible]

فصل اس فصل میں محدثین پر جو خطبہ رسول کریم ﷺ کا لفظی و ابویٰ ہے یہاں تک کہ اس کا خلاصہ لکھا گیا ہے

پسندیدایک اور زمین جو ابا و یکاف عجب الذین سے تھی اور کچھ زمینیں ان کے بھائی کے پاس تھیں۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت ابی حنیفہ رضی اللہ عنہما

c

511

51 12

171A

1719

177

تاریخ ۱۳۰۲

۱۲۲۲

بحسب غيب معراج کا حال چھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی سب سے چیریں اور نشانیاں چھپیں جو مجھ کو خوب یاد تھیں اور مجھ کو
 پہنچا ہوا کہ وہاں کبھی نہ ہوا تھا سو خدا اوس مکان کی صورت دکھا کر میرے سامنے کر دی کہ میں اوسکو دیکھتا جاتا تھا بچہ نشانی
 مجھے دیکھ چکے تھے میں اونکو بلاتا تھا اوسکو دیکھا اور شب معراج میں سینے اپنے تئیں غمیر و گم کر رہا میں دیکھا سو موسیٰ کو کھڑا
 نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا و بلا وہ اساتھ جیسے قوم شنوا کے لوگ اور ناگاہ علی بن مریم کو دیکھا کھڑا
 نماز پڑھتا ہوا اوس زیادہ مشابہت میں قریب عروہ بن سعوہ تھی جو اور ناگاہ ابہریم کو دیکھا کھڑا نماز پڑھتا ہوا سب گونہ میں
 زیادہ تر اوس کے ساتھ مشابہت تھا اوصاحب سے صاحب اپنی ذات مراد بھی پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے اون غمیر و گم کی
 کی پھر میں جب ان سے فارغ ہوا کسی کھڑے نے کہا ہاوی و خمیہ مالک بن دغج کا دار و خندہ تو اوسکو سلام کر تو میں اوسکی طرف متوجہ
 ہوا اسی نے مجھ کو سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اوسکا حال مجھے جلیلیم کے اندر لوگوں
 بیان کیا کہ ان قریش کو نہایت قہر ہوا کہ قریش بیت المقدس کو دیکھ گئے تھے اون لوگوں کے دامن کی نشانیاں حضرت کو پھر حضرت کو
 یاد تھیں خدا اوسکی صورت سنا کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک ان کے چہرے بتلا کا فرشتہ ہوا کہ سیکے معراج کے قصہ میں آیت ہے
 کہ حضرت جبریلؑ کے کما کر میں معراج کا قصہ کسی کہوں تو کون مجھ کو بتایا کہ جبریلؑ نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کر گیا
 جب کا فر و کفر حضرت سے معراج کا حال سنا تو چلنے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ تجھے بین کہو خدا لکھ میں
 جبریلؑ کو عرض سے زمین پر بتایا ہوا وہ قادر ہو کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین آسمان پر پیدا و اوحیٰ ان ابی بکر صدیق لقب ہوا
 شنوا کہ میں ابی بکر تو تم کا نام ہو اوسکو لوگ گھنگرالے بال والا اور چلے تھے میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں غمیر و گم
 نماز پڑھتے ہیں ہر خدا وں عالم میں عبادت فرض نہیں **ق** لَشَّوْا بَنُ عَشْرَةَ وَ مَرَّوَانُ بَنُ الْحَكَمِ لَقَدْ
 هَذَا زَجْرًا لِّعَنْ أَحْمَدَ الرَّحْلِيِّ اللَّذِينَ رَجَعَا بَابِي بَصِيدَ مِّنَ الدِّينَةِ غَدَايَ يَوْمَ لَمْ يَخْرُجْ
 مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اس شخص نے خوف نہ کیا اون مرد کا ایک مرد جو ابی بصیر کو اپنے پٹا لگائے
ف حدیث کے سال حضرت اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا ان میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
 ہو کہ حضرت پاس لے تو حضرت اوسکو پکڑیں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوں حضرت نے
 اس شرط کو اٹھا کر فاروقؓ کو کسانات سے معراج کا قصہ بیان کیا کہ جو اوس سے مسلمان ہو کر آوے گا خدا اوسکی بچاؤ کی کوئی راہ نہ لگایا
 اور جو کوئی آپس کا فروں میں لگا خوب ہو کہ خدا نے اوس ناک کو دفع کیا جب حضرت مینے میں قریش کا تو قوم قریش ابی بصیر
 مسلمان ہو کہ حضرت پاس پہنچے تو قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے ابوبکر عہد کر ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب
 چلے کوس پر پہنچے تو ان سے کہا ارادہ کیا ابی بصیر ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوسنے کہا ہاں بت عمدہ
 ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا وہ مار ڈامی بھاگ کر آتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو پکڑ کر پھاڑ
 فرمایا پھر حضرت نے اوس کو مال بیچا اوسنے بیان کیا ابی بصیر کے اسی شخص نے فرمایا کہ ابی بصیر نے کہا کہ اگر مجھ کا یہو آگاہ ابی بصیر
 کہ حضرت مجھ کو چار دینکے تو مجھے نکل کر سند کے کنارے پہنچا پھر پھر شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر
 پاس تھا تھا مسلمان کی بہت بھیر ہو گئی تو کفار قریش کے فافہ ملک نام سے آئے جاتے تھے اونہوں نے انا شروع کیے تو قریش

جان بھگت
 کبریت معراج
 حضرت اخیار حضرت انا انوار
 ۱۲۴

۱۲۹۲

امتحان نودن
علماء و محدثین
نوبت اول

۱۲۹۳

تحفة الخیار ترجمہ مشرق الافکار

امتحان نودن
علماء و محدثین
نوبت اول

۱۲۹۴

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز نہ آئیں اور نہ کوئی اور شرط سے ہمیں
 سوجھا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو مسلمان بنا دیا تھا تو باری تعالیٰ نے اے زانی
 سا کہنی عنہ وصالی علیہ وسلم سے منہ حتیٰ انکافی اللہ بہ قالہ کھین سا کہ حیدر احباب الہام
 عن اول طعام اهل الجنة و ذکر الشہد مسلمین تو باری تعالیٰ نے حضرت سے فرمایا کہ مجھ سے پوچھا جو کہ چاہا
 اور حال اگر مجھ کو اوس کا کچھ بھی علم تھا یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو اوس کا علم دیا یہ حضرت سے اس وقت فرمایا جبکہ تم ایسا ہی کہ حضرت سے
 پوچھا کہ چھلکا ہا بہشتیوں کا کون ہو گا اور کیا سب سے بڑا کچھ بھی باقی ہے مثلاً پھر تو اور کچھ بھی باقی ہے صلیح میں روایت ہے
 کہ جب حضرت سے پہلے کو جو بدادین امام کہ یہودیوں سے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ ان کو تو ایسا ہی کہ میں
 جانتا تھا کہ تو قیامت کی تباہیوں سے پہلے تانی کون ہو اور بہشتیوں کو پہلا کون ہو لگا اویسا سب سے بڑا کچھ بھی باقی ہے کہ ہوتے ہوئے پھر
 کو بھی باقی ہوتے ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی نالاشانی آگ ہو جو لوگوں کو پورے پورے کھینکے گا لیکن اگر تو ایسا ہی کہ
 اول اہل جہنم کی کچھ بھی کھانا ہو گوشت کھائے اور اگر وہ کسی بھی نہ سبقت کی تو اگر کا باقی کی ہوتے ہیں تو باقی اور اگر عورت کی بھی نہ سبقت کی
 تو باقی عورت پر ہوتا ہے یہ حدیث میں ہے کہ اگر تین گناہی تیاں ہو سوا سوا کوئی عیب و حق نہیں اور ہر ایک کے سچے سچے رنج و غم کو ہر ایک
 لفظ خذنت یا کافرا کہ ہر ایک ان کے لئے عذر ہے ہذا الحدیث احداً اول حذرت لسا کہ ایت میں حضرت سے
 علی الحدیث اسعد الناس بشقاۃ نبي يوم القيامة من قال لا اله الا الله خالصاً عن قلبه نجاراً من
 ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میں مان چکا تھا ابوہریرہ کہ جسے اس بات کو تجھے پہلے کوئی نہ پوچھ سکا اسوے کہ میں
 دیکھ چکا تیری حرص کی بات کے دریافت کرنے پر اسے اتنا دنگو کہ میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن میں حضور کے گھنے لالہ لالہ
 کو اپنے دل سے خالص کر رکھا ہوں ابوہریرہ روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت اسے اتنا دنگو کہ میں شفاعت کی قیامت کے
 دن ان ہوتے ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کو سب سے قبل و نہایت کچھ بھی ایسی سب سے
 ہزاروں حدیث کی ان سے روایت ہے سب سے اول شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی شفاعت کے واسطے طرح طرح کی
 شفاعت تو حضرت کے وقت ہی پہلی جب کہ لوگ قبروں اور ٹھیکے حساب پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے کھڑے ہیں
 اور سب سے پہلے جواب دینے والے ہیں تو حضرت بخشنا ٹھیکے اور حساب کتاب کے لئے اور صحت سے نجات دلائیے اس کام شفاعت کے لئے
 یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا میں دخل نہیں اور شفاعت دینے والے کو کچھ لوگ جنہ کی طرف وہ ایک جگہ سے حضرت کو
 شفاعت کے لئے کہتے ہیں پھر وہ ٹھیکے اور تیرے شفاعت سے لوگ جنہ کے لئے کہتے ہیں پھر نجات دلائیے اور پھر شفاعت کے لئے کہتے ہیں پھر نجات
 دلائیے جیسے کہ برن سو اوس کا کہل ہے کہ پھر وہ شفاعت سے کہتے ہیں لوگوں کو اور زیادہ کچھ بلندہ ہو چکی ہے شفاعت کے لئے کہتے ہیں
 حضرت لسا کہ کیا تھا پھر یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لَقَدْ خَلَقْتُ بَعِظَهُمُ الْبَشَرِ بِالْأَعْيُنِ قَالَ
 لَا يَكُونُ الْبَشَرُ وَالْأَعْيُنُ آسَمَاءُ مِنْ بَنَاتِ الشَّعْبَانِ بْنِ رِيٍّ الْجَعْلَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَارِيٍّ مِنْ خُزْءِ بِلَاسِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے تو نے اسے اس کے لئے پڑا دیا کہ اپنے لوگوں میں یہ حضرت بنوں کی بیٹی سے کہا اوس کا نام لسا تھا
 نعمان بن ابی بکر بن ہاشم کی بیوی حضرت نے سب سے پہلے نہایت نکل کیا حضرت کی بعض بیویوں کو اس کا نام لسا تھا

حکم کے ساتھ عالم کا نظام کرتے ہیں گناہوں کے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور گناہوں کے یوں اعتقاد کر کے کہ خدا کا تقدیر کا لام ہے جو
 اور کچھ سوچتے ہیں کہ تملک ایک سو چار کتابیں ہیں مثل حضرت آدم پر اولین اور پچاس حضرت نوح پر تیس اور تیس حضرت
 اور تیس حضرت ابراہیم پر پانچ چار کتابیں تمام عالم میں مشہور ہیں تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن ہے
 افضل جو قرآن کو سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ اول تو اعتقاد نہیں اور دوسرے جو کہتے ہوں کہ
 تیس ہے کہ جو ان کتابوں میں طلب ہے سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسری آسانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور
 پیغمبر کا یوں اعتقاد کر کے کہ سب افضل اور پاک لوگ ہیں خدا ان کو اپنی کمال جس کے آدمی کی طرف بھیجتا تاکہ ان کو ایک ماہ و تباہی
 اور ان کا دین اور دنیا سنواریں اور ان کو قسم قسم کے معجزات دے کہ ان کی رستی میں کوئی مائل آجی نہ لگے اور سب گناہوں کے
 پاک ہیں مغیرہ ہوں یا کبیرہ جو تیس پہلے بھی اور کچھ بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گناہوں کے بقصد تھا بھل چکا
 تھی اسی طرح اور غیر ان کو بھی قیاس کیا جائے اور سب پیغمبروں کے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کے ان میں
 ممکن تھے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوئے اس واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے لئے کی حاجت نہ رہی مخالفت اور امانت کا اعتقاد
 نبوت کے اعتقاد میں داخل ہو ایمان کا یہ جدار کن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پھر چلے دن کا یوں اعتقاد کر کے کہ بعد نبوت کے قیامت
 دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہر سورت ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں ان کو ہر گز چھٹانے اور نہ
 جتنا اور حساب کتاب کے عمل کا بدلہ اور ترازو عمل تولیف کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق ہیں
 ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کر کے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سب تقدیر سے ہے ہوں
 اس کی خواہش تھی ہے نہ کوئی بوند شک لیکن یہ جو اسکے آگے کچھ لانا اختیار دیا ہو کہ اسکے سب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب
 یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح محض چار زیادہ آمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اس واسطے کہ
 عقل ہماری میں اتنی کجمان طاقت ہے کہ کارخانہ خدائی کے مجید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
 یہ ایمان افضل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان محض کی حقیقت ہے کہ یوں اعتقاد کر کے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا ٹھیک
 اور درست ہے نہایت واسطے انتہائی کفایت ہے ہر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں
 ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہو اس کو شاہد کہتے ہیں اور آدمی درجہ یہ کہ یہ تصور کرے کہ خدا عجب دیکھتا ہو اس کو طرفہ دیکھتا
 اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی مگر نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑ
 یا ادھر اور حرالقات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں ہلاک یا نظر کو اٹھاوے معلوم ہوا کہ
 تصوف اور دینی احسان کا نام ہے ظاہر حال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص
 احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کہ مجبورے کا نام ہے اور گناہ اسلام اور ایمان کہ ایک کھتے ہیں اس واسطے
 کہ اسلام بدون ایمان درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعض لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور عقیدہ باطنی کو شریعت
 اور شاہد اور رقبے کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا جائے کہ دین کی بنیاد خدا اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے
 تینوں مقام کو بیان فرمایا اسلام شاہد ہے فقہ کا حسین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان شاہد ہے تصوف کا حسین حق و تعین شاہد

نواب آسمان اور زمین کو بھر دیتا ہوا اور نہ از نور ہوا اور نہ قہ یعنی خیرت کرنا ایمان کی دلیل ہوا اور نہ کرنا یعنی نصیبت
اور حکمت میں بن پر ثبات سہا بخوشی ہوا اور قرآن تیسرے فائدے کی دلیل ہوا اور پھر علیا یا علیہ السلام کی حجت ہوا اور علیہ السلام ہرگز
آج بھی صبح کرتا ہو صلا ہی جان کو چیتا ہو یعنی ہر روز ہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہو سو یا اپنی جان کو دفع سے آزاد کرتا ہو اگر ایک عمل
کیا یا اس کو سکھایا کہ کرتا ہو اگر بچل کیا **ف** اطہارت کو آدھا ایمان سہا سے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان سہا سونا
پرن کی طہارت یعنی غسل اور وضو و صفت ایمان ہوئی اور باطن کی صفائی یعنی صحت و صحت اور نیک اخلاق نصیب پاتی تھیں
اور آج اس واسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر چھ یا کی اور ہر کام سے جدول کی سیاسی کسب میں ہوتی تو نماز کے سبب قبول ہو گیا اور
قیامت کی عظمت میں نماز کی خوشی سے نازی بہشت تک پورے ہو گیا اور حیرت کو ایمان کی دلیل اس واسطے فرمایا کہ جب آدمی اپنے مال
غذائی راہ میں یا تو معلوم ہو اگر سکونت کا اور آخرت کا ایمان نہیں یعنی محبوب چیز کو کیوں خرچ کرتا اور صبر کو خوشی اس واسطے
فرمایا کہ جب کسی نے مصیبت میں خرچ خرچ نہ کی اور تکلیف نہ گھیرا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور طہارت کی
تور خوشی نہ **ق** ابن عمر کا اظہار مظلومات یوم القیمہ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
حضرت فرمایا کہ عالم اور تم یا ایمان ہونے کی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت میں ظلم کے سبب ظالم کے آگے از میرے
از میرے ہو گا **ق** ابن عمر کا اظہار مظلومات یوم القیمہ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہو کہ حضرت فرمایا اپنی بی بی جبر کا بھیر لینے والا کہتے کہ شکر جو اپنی تہ کو چھوٹا جاتا **ق** امام شافعی کے نزدیک
بی جبر کو بھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام عظم کے نزدیک کہ وہ ہر معقل بن یسار العبادۃ فی اللہ صحیح
کھن قبل الی مسلم میں نقل بن شمس روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ بیگی کہ کاشت خون کے خٹے میں یا یا جو حبس میری
طرف حمت کرنا **ف** یعنی جہشت خون عالم میں ایچ ہوا اور نہ میں فساد و بھیدا تو اذ وقت کی عبادت کا ثواب حضرت
والی ہر جہشت نواب کے برابر ہو اس واسطے کہ ایسے سخت وقت میں بن پر ثبات سہا نہایت مشکل کام ہوا **ق** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
والبیہیہ علیہ السلام علیہ السلام بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جو ان کے کار کا بلایز
اور کنواں کو نہ میں اگر مزدور مبرا و تہ لا نہیں اور اگر کھان کھو نہیں مزدور کو بلا نہیں اور کافروں کے خزانے میں انچوان
حصہ ہوتا مال کا **ف** یعنی اگر کسی با جانور بلا تہی مال کے کسی با رو یا زخمی کہے تو اس کے مالک پڑا نہ نہیں اور اگر
مزدور کنواں کھوئے یا کھان کھوئے میں اگر کنواں یا کھان چھٹے اور مزدور کے مبرا و تہ کو کھانے والے پر کچھ عرض اور بلا تہی
ق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما علیہ السلام بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جو ان کے کار کا بلایز
اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جو ان کے کار کا بلایز اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے
کوئی بلا نہیں **ف** ہاں حج وہ جو میں گناہ اور تہو کے لڑائی جگا نہ ہو یعنی قبول حج گناہوں کو اس طرح کھو دیتا ہے کہ
تو ہی ہستی سہا **ق** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما علیہ السلام بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جو ان کے کار کا بلایز
چیز دنیا و دین **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی دوسرے سے کہہ دینے چکو تو یہی عمر کا یا تو دین سے اگر
لو سکا بقدر ہو تو وہ مالک ہو گیا اور دوسرے کے مبرا و تہ کے مالک ہو گئے جیسے ہمدین اور یمنی ہر سہا امام عظم کا

۱۳۱۵

۱۳۱۶

خلفہ لاخفاء ترجمہ مشافہ لاخفاء

۱۳۱۹

۱۳۲۰

بہشت

۱۳۵۴

اور حضرت جبریل فرماتا ہے کہ اے مسعود! اے صوفی! اے نیکو! تو اربع اہل الجنة قلنا نعم
 قال ترضون ان تكونوا من اهل الجنة قلنا اقل والذي نفس محمد بيده ان
 لا تجوز ان تكونوا من اهل الجنة وذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة لا تشرك
 في اهل الشعر الا الاكاشع في البضا وفي جلد الثور الاسود او كالشعر في الشوك او جلد
 الثور الا حصر نجاري اور سلم بن عبد شمس بن حوشبہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جملہ تم اس بات سے راضی ہو کہ تم
 بہشت کے لوگوں میں چوتھا ہو یعنی کہ ان حضرت نے فرمایا کہ جملہ تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو سہمہ
 ہاں حضرت نے فرمایا کہ قسم میری ذات پاک کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہو کہ ہر مہینہ میں ایک رکعت ہوں کہ تم بہشتیوں میں
 آؤ گے اور اسکا سبب یہ کہ بہشت میں سوا سداں جان کونہ کوئی نہ داخل ہوگا اور نہ میں ہوں تم اہل شکر کی جیسے
 ایک فیہ بال گئے ہیں کی کمال میں جیسے ایک یا بل ال بل کی کمال میں وف یعنی آدمی بہشت میں امت محمدی
 ہوگی اور نصف باقی میں اور خیرین کی امتیں ہوں گی اور حضرت نے چوتھا فرمایا ہجرت تہائی ہجرت اس واسطے کہ لوگ شکر الہی
 کریں اور وہ بد مغربی میں ترقی ہو وہ غمیں آئیں و ہذا لڑا طارحہ قلنا ما في النار قلنا
 لا والله فقال الله انتم عبادي من هذه الامة قلنا ما قاله حين راي امرؤ من
 السبي تسلي لدا وجد شصيا في السبي اخذته فارقته بطها فان رضعته من ثديها
 سلم من غرقا وثون روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکے والی اپنے لڑکے کو اگ میں جھنکے گا
 قسم بخدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ کا رحم اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہو اس عورت کے رحم سے اپنے
 بیٹے پر حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہو جب اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا
 پھر اس کو اپنے پیٹ سے جٹا لیا پھر اس کو دو دوہلائے لگی وف اس حدیث میں بیان ہو وسعت رحمت الہی کا اس
 حدیث ارحم الراحمین کا مطلب مل جاتا ہے اور ہر مہینہ اس یذون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب
 من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا وحضنا قلنا ربنا واليك الصبر والاه
 لما نزلت لله ملك السموات وما في الارض قرآن شديدا وما في انفسكم من اوق تحقوا يحاسبكم
 به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما يطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد
 انزلت عليكم هذه الآية ولا تطيقوها سلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہتا ہے ہو
 جیسا ہے پہلے کتاب الوان لکھا کہ مجھے حکم خدا کا سنا اور نانا بلکہ تم یوں کہو کہ الہی ہم نے تیرا حکم سنا اور ان لیا ہے کہ
 ہمارے تیری بخشش کو ہم جانتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا اٹھنا نامی یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ سورہ قمر کا آیت میں
 یہ کیمیا تری کہ نہ ہی کا ہر جو کہ اسان اور زمین میں ہاں اور اگر ظاہر کہ جو تمہارا دل میں ہے یا اس کو چھپاؤ اسکا
 حساب تم سے کرے گا تو اس بات سے کہما کہ ہر کو اول دن کا منوں کا حکم ہوا جنکو ہم کہتے ہیں مثل نماز اور روزہ اور جہاد اور
 حیرت کے اور اللہ ہم پر بہت رحمت اور تیری اور یہ ہمارے قابو میں نہیں وف یعنی خیالات اور وسوسہ اس کی کہ نہ کہنا ہر

امت محمدی فیہ
 اہل بہشتیوں کی
 ۱۳۵۴

فقہ الجار
 ۱۳۵۴

اور روایت نماز پڑھنے اور سجدہ سو کا کیا اس حدیث معلوم ہوا کہ بھول چکا غیر وہ کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے
تو یقیناً بیک وقت پڑھ کرے اور کلام قلیل نماز کو نیند پائے گا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے
امام طحاوی کہتا ہے کہ اس وقت تک نماز میں کلام کرنا اور کلمہ پڑھنا کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا یعنی نہ شریح ہر ایر میں کلام
کر اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ابیہ کی حدیث ثابت ہے کہ جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت
نے فرمایا کہ جب امام جوئے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث صحیح کلام کے بعد کی ہوتی تو زید بن
تیسرے سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام کے لئے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصداً اس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا
تحتیاجات ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہو اور اس حدیث کا کتب میں عجیبہ آیت ذیك هوام تاسيك قلت هم
قال فاحلق وصم ثلثة ايام او اطعم مساكين او اسق لیسئلہ الا اذ رقی لای
خلاف بدی قالہ کہ من الحدیثیہ مجاہد بن عیینہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
بھوکہ تکلیف دینا میرے لئے ہے کہ میں نماز میں کلام کرنا چاہوں تو میں نے فرمایا کہ ہاں اور میں نے فرمایا کہ چاہو تو چاہو
کھلایا ایک قربانی فہر کر رہی تھی کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں میں کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کتب میں
محرر فرمایا ایک حدیث میں ہے معلوم ہوا کہ جب عمر کو سر کی جوت نکلتی تو بالوں کو نہ آوا اور یہ کفارہ
ہو گیا تو حضرت نے کہا ہر کفارہ ایک کلمہ ہے اگر آدمی اس کلمہ کو ادا کرے تو اس کی جوت نکلتی ہے ان یجذ فیہ ثلث
خاتبات عظام سمان فلما فعمو قال قلت ایاک یقر یھن احدکم فی صلاۃ یخبر الھن
قلت فلما ایت عظام سمان سلم من ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر میں
تو تین کاہنوں اور تینان برقی والین میں گھر میں آجائے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھو کہ
قی میں تہر تو تین کاہنوں اور تینوں بی بیوں والی مویوں سے عمر ابو سعید ایچن احدکم ان یقر یھن ثلث الخواتم
فی کمالی سبحان من ابو سعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایک تم میں سے نماز پڑھے اس کے تہائی قرآن ہر ایک سے پڑھے
ف اسباب کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کہہ کر اس سے بچے حضرت نے فرمایا کہ قرآن اللہ کی تہائی ہے
یعنی اس کا ثواب تہائی قرآن برابر ہے سعد بن ابی وقاص ایچن احدکم ان یجس فی کل یوم الف
حسنہ فسائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنہ قال یسبح مائۃ تسبیحہ
فی کتب الھ حسنہ او یحطع الھ خطیۃ وینوی ویحط مسلم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایک تم میں سے نماز پڑھے اس کے ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھے والوں میں سے
ایک شخص نے پوچھا کہ کیا کرتے ہیں کہ کوئی ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے واسطے ہر
نیکیاں گئی جاوین یعنی اگر وہ ایک سو بار ہزار گنا دس سے گنا کے برابر ہیں یعنی اگر وہ گناہ کرے سو بار سبحان اللہ پڑھے
سے ہزار نیکیاں ملے ہوں گے کہ ہزار نیکیاں کا تہائی گنا ثواب پھر کیا ہے تو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہر روز
اس فصل میں ہے حدیث میں ہے جس کے سر پہ لاس ہے ابو ہریرہ کہ اس کے سر پہ لاس ہے ابو ہریرہ کہ اس کے سر پہ لاس ہے

۱۳۸۸

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

۱۳۹۰

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

[illegible]

1242

دلیل بر اینست که حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از ایشان بود

تحت إشراف وزارة المعارف

1242

1.240

مجلس عمومی در کنگره
تجارت و صنعت
اصطفا علی بیجاورد
جواب احمد افند

کہ تخت بنیبر سے ملو کہ سرور اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حال آنکہ خوزیر بنیبر دست نہیں کسی غیر بنیبر خوزیری
 بنین کی اور سکاحوت ہو کیا تعلق تھا اعلیٰ اور کفر نہایت بدخیز اور عدل اور ایمان محمد چنیز ہر جہت حسب ظالم اور کانہ ظالم اور
 کفر کو چھوٹ اور حق بات کو کسی طرح سمجھ نہ تھ تو اسکا قتل کیا عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اسکی محبت سے نہ خراب ہوں
 چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سر کاٹ دیا تو اسکا کاٹ ٹانہا ہتھ ہوتا کہ باقی اعضا طرے سے بچیں علماء اسکے تورات اور زبور کو نصارے
 حق جاننے ہیں حال آنکہ تورات میں ہما کا صان حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم میں *
 مشہور ہے جسکو شک ہو تورات میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۵۴ فصل میں ہما حضرت کی نجات میں داؤد علیہ السلام نے یوں فرمایا کہ
 اے پہلوان تو جہاد جلال سے اپنی تلوار حاصل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے میت ناک کام دکھایا سکا تو
 زبور کی ۲۲ فصل میں حضرت حق میں یوں فرمایا کہ وہ سیر مذہب میں صحت سے حکم کر گیا محتاجوں کو بچا و گناہوں کا بکرت کر کے
 کر گیا جب آفتاب تیری رہ گیا اور سکادین اور مبارکی اور سکادام باقی رہ گیا فقط ان دونوں کیوں صاف معلوم ہوا کہ ہما کو کچھ کام نہ آتا ہے
 اگرچہ نصاریٰ کو بائبل مذہب اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نشان تین عیسیٰ کے حق میں ہیں یہاں غلط ہے اسکا کچھ نہ آتا ہے
 کتب تلوار پر کر کے اور کس کا زکریا اور پسر سیاوان اور جہاد صادق نہیں تاکہ لکھ لے دونوں نشان تین ہما حضرت کی نبوت پر اندیشہ ہیں
ہٰ سہل بن سعد انا و کافل الیٰ نبیہ کا کتب فی الحجة و اشکار بالسحاب و الوسطے سلم میں
 سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور تیم کا ہتھم کار اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے
 دونوں کاونگیان اور حضرت نے اشارہ کیا گلے کی اونگی اور بچ کی اونگی کی طرف **و** یعنی تیم کے پرورش کرنے والے
 اور اسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ سیر سے اسے ایسا اقبال ہے جیسے ابیمین ان دونوں کیوں کو
فصل اس فصل میں کتب میں جن کے سر پر ہم فصل **و** عایشہ دیکھ کر یا نبی آر فداء **و** قالہ
یٰٰ یٰٰ عابد للہ کان و کانوا یلعون **یا** الدرقی و اکیح سب بخاری اور سلم بن حضرت عائشہ روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا اپنی ڈھال اور چھپوٹ کو اوپر لٹا دیا حضرت نے عید کے دن حبشیوں کو کھانا اور کھیل بہتھے ڈھال اور چھپوٹ
و انہوہ جس کے جہا کا نام چھپوٹ ہے سب ولادہ میں روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عائشہ لکھن میں حضرت نے چھپوٹ
 صحن میں فعال اور چھپوٹ کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو سونپ دیا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے
 پھر گدگدے کی کثرت خصوصاً ایسے باحات کا عید کے دن کچھ مضائقہ نہیں کہ مزید سرور کا سب **و** عائشہ علی
رسالت و ائیٰ اشجیٰ ان یؤخذ لی قالہ **و** لایٰ بکیر قبل الحجة بخاری اور سلم بن حضرت عائشہ روایت ہے کہ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نہ کر ٹھہر جا اس واسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے پھر یہ حضرت ابی بکر رضی
 کما ہجرت سے پہلے حضرت سے پہلے سب صحابہ نبی کی طرف ہجرت کر کے مدینہ آئے بھی حضرت ہی ہجرت کی اجازت ملے
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مدینہ آئے البتہ کہ اس حدیث کے مستطیع ہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت نے کہا ہونے پر
 آئے اس حدیث نہ فیضیت مدینہ اگر فی ثبات ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا محمد بن کے کسی کو نہ چھلایا
و صقیۃ بنت جحش علیٰ رسلہ کما انہا صقیۃ بنت جحش بخاری اور سلم بن حضرت عائشہ روایت ہے کہ حضرت

۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۴۸
۱۲۴۹

بجاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاشی گندھے سے بنیں اوقات یعنی بہت بار
 کرتا ہو اور عاریہ تو مجلس قلاح ہو کہ اوپر کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جبکہ اس کے
 خاوند ابو جہم نے انھیں سے اسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفيان نے اسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ
 بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نکاح
 میں کیا عیب بیان کرنا درست ہے کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا کھائے یہ غیث میں داخل نہیں **وَالْكَسْوَةُ**
مِنْ حُرْمَةٍ **وَعُرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ** **أَمَّا الْإِسْلَامُ** **فَاقْبَلْ** **وَأَمَّا الْمَالُ** **فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَهُ**
الْبُعَيْنِيُّ **بْنُ شُعْبَةَ** **حِينَ** **أَسْلَمَ** **بِجَارِي** **أُورِثَ** **مِنْ** **مُسْرِينَ** **مِنْ** **مُحْرَمَةٍ** **أُورِثَ** **مِنْ** **عُرْوَانَ** **بْنِ** **الْحَكَمِ** **سَے** **روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا**
کہ اسلام قبول کرنا ہون اور مال کا حال یہ ہے کہ تم کو اس کے کچھ مطلب نہیں یہ حضرت نے بغیر وہ شیعہ ہو کہا جبکہ وہ مسلمان
ف **کفر کی حالت میں بغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہو پھر اذکو دھوکھا دیا اور مال اسکی حضرت ابی سلمہ**
پوئے کہ تے تے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دعا کرنا درست نہیں ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہو کہ روایتی
سے کہ غلبہ ہوا ورنہ نہ کنی نہوا و جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اسکی امان میں رہا تو اسکا مال چورنا اور دغا
دینا ہرگز درست نہیں **وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ** **أَمَّا الطُّرُقُ** **الَّتِي** **رَأَيْتَ** **عَنْ** **كَيْسَارٍ** **لَشُعْبَةَ** **طَرَفُ** **أَصْحَابِ**
الْأَمَالِ **أَمَّا الطُّرُقُ** **الَّتِي** **رَأَيْتَ** **عَنْ** **يُوسُفَ بْنِ** **طَرَفِ** **أَصْحَابِ** **الْيَمِينِ** **وَلَمَّا** **الْجَلُّ** **فَهُوَ** **مَنْزِلُ** **الشَّهَادَةِ**
وَلَكِنْ **تَلَاَهُ** **وَأَمَّا** **الْعَمُودُ** **فَهُوَ** **مَحْمُودُ** **الْإِسْلَامِ** **وَأَمَّا** **الْعُرْوَةُ** **فَهُوَ** **مَحْمُودُ** **الْإِسْلَامِ** **وَلَكِنْ** **تَزَالُ**
مُسْتَمْسِكًا **بِأَحْتِلَى** **تَمُوتُ** **بِجَارِي** **أُورِثَ** **مِنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ** **سَلَامٍ** **سَے** **روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نے راہیں تو نہ اپنے**
بائیں و کھین سو کہ کافرون کی راہیں نہیں جتنے نامہ اعمال بائیں تھے بھگے اور کافرون تو نہ اپنے دہنے و کھین سے نیکون کی راہیں
تھیں بھگے نامہ اعمال بھگے اور بہار کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے اور تھیں بھگے نامہ اعمال تھیں تھیں
میں شہادت نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رستی تو اسلام کی رستی ہے تو اسکو ہمیشہ کھڑے ہو گیا مگر وہ
ف **عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ کہنے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد مجھے کہا اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے**
ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کمی راہیں دیکھیں میں نے اونہیں چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا نہیں مت چل کہی کافرون کی راہیں ہیں
پھر میں نے دہنی طرف راہیں دیکھیں تو اس نے فرمایا کہ اوہ چل میں اوہ چلے گا تو ایک پہاڑ میں دیکھا اوسنے کہا اس پر چڑھ سونے
گئی بار بار اس پر چڑھ کر کارادہ کیا ہر بار میں کھسک پڑتا تھا پھر میں اس کے ساتھ لگے چلا تو میں نے ایک ستون دیکھا جس کا سر آسمان لگا تھا
اور اس کے سر پر ایک سی تھی بطور روشنی کے اس نے فرمایا اس ستون پر چڑھ میں کہا کیونکہ میں اس پر چڑھ سونگا کہ اس کا سر تو
آسمان لگا ہوا ہے تو میں نے مجھ پر بھاریا میں نے سر کی رستی پکڑ لی میں نے رستی سے کہہا میں نے یہی بھرنے یہ جواب حضرت نے فرمایا
نہ یہ حدیث فرمائی **وَمَنْ** **يَعْلَى** **بْنُ** **أُمِيَّةَ** **أَمَّا** **الطُّيْبُ** **الَّذِي** **يَاكُ** **فَأَعْيَلُهُ** **كُلُّ** **مَرْءٍ** **وَأَمَّا** **الْحَبَّةُ**
فَأَنْزَلَهَا **أَصْنَعُ** **فِي** **مِجْرَانِكَ** **مَا** **تَضَعُ** **وَسُحَّكَ** **قَالَ** **لَمْ** **يَجْلُ** **جَاءَهُ** **بِأَجْعَلُ** **أَنْزَلَهَا** **حَلَّ** **بِالْعَمْرِ** **وَهُوَ**
مُصَمَّرٌ **لِحَبَّتِهِ** **وَأَسْهَ** **وَعَلَيْكَ** **مُحِبَّةٌ** **فَقَالَ** **أَرَأَيْتَ** **أَحْسَنَ** **مِنْ** **يَعْسَرَةٍ** **وَأَنَا** **كُنْتُ** **بِجَارِي** **أُورِثَ** **مِنْ** **عُرْوَانَ** **بْنِ** **الْحَكَمِ**

درست و صحیح
 ابن ماجہ
 سنن ماجہ

درست و صحیح
 ابن ماجہ
 سنن ماجہ

سلامہ نے جو کچھ میں نے حضرت سے سنا سوال کرنا ہوں جن کا جواب سوچا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا سو فرمائیے تو قیامت کی پہلی
 نشانی کون ہو اور سستی لوگ پہلا کھا کر اکیلا کھانگے اور دوسرا کا جواب ہے منساہ ہوتا ہوا سکا کپڑا سب سے بڑا حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 پھر عبد اللہ بن سلام سے کہ اے اہل النبا الذین ہوا اھلھا فانتم مکیمون فیہا
 ولا یھیون ولکن ناس اصابتھم النار یدعون بہم اوقال لھما کاحمہ فاما یتھم امانہ کھتے
 اذا کانوا حما اذن بالشفاعۃ فھما بہ صبا کر صبرا وکذا علی انھما لکن کتھ فیل یا اھل الجنۃ
 ارفضوا علیکم فیہم فی الجنۃ کن فی حیل السیل مسلم بن ابی سعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں
 لوگوں کی حقیقت میں دونوں کے لائق ہیں سو وہ تو اوپر میں مرتبے نہیں دیکھتے لیکن کچھ لوگ ہونگے کہ ان کو دونوں
 آگ لگی گی ان کے گناہوں کے سبب یا یوں نہ بولنا کہ ان کی خدائوں کے سبب سو آگ سے ان کو بڑے دم کر دیا یہاں تک کہ جب پہلے
 کو بلا ہو جائیگا تو شفاعت کا حکم ہو گا سو وہ لائے جاویں گے جہنم کے جہنم تو بہت گناہوں پر کبیرے جاویں گے پھر حکم ہو گا
 اور بہت بڑے پانی والے قوسے جہنم کے جہنم خود رود اندھا ہو جاوے گا کہ کتھ کر کتھ میں ف یعنی کاسے
 دونوں کے لیے بنے ہیں نہ ان کو موت ہو گی کہ عذاب سے خلاسی یا یوں نہ بولنا کہ ایسی ہی حسین جن ہو کر گناہ کا مسلمان
 میں ہے کہ چند مدت مردہ ہو جائیگا یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جائیگا اور کتھ کے بعد بہت عذاب ہو گا
 ف یدین اذ قہر اما بعد الا انھا التاس فایضا انا بشر یوشک ان یتبین رسول ربی
 فایحیی وانا کاد ان یتبعکم الثقلین اذ لھما کتاب اللہ فیہ النور والھدی فخذوا بکتاب اللہ
 واسمکوا بھما اھل بیٹی اذ کر اللہ فی اھل بیٹی اذ کر اللہ فی اھل بیٹی اذ کر اللہ
 اللہ فی اھل بیٹی و فی رایہ کتاب اللہ فیہ الھدی والنور من ربہ تمسک بھما و اخذوا بھما
 علی الھدی ومن اخطا فھما فی رایہ ھو جبل اللہ اتبعہ کان علی الھدی ومن
 کتھ کان علی ضلالہ مسلم بن زید بن رستم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صحابہ اور صلوات کے بعد اس کتاب کا
 دریافت کرنا ضروری ہے کہ خبر دیا ہو یا نہ ہو کہ لوگوں میں آدمی ہوں عنقریب کہ میرا پاس سیر کیا پیغام لانا لائے تو میں ان کا
 کھانا مانوں یعنی ملک الموت کے اور میرا انتقال ہو اور میں تم میں دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوٹے بھاتا ہوں ان میں سے
 تو خدا کی کتاب ہے جو میں نے اور ہدایت ہے جو خدا کی کتاب کو لانا اور خوب سا اور کو چھوٹا جاوے یعنی اوپر عمل کرو اور دوسرے بزرگ
 چیزیں کہ اہل بیت یعنی گھر والے ہیں میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے متقدمین میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں ان میں سے
 متقدمین میں میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے متقدمین میں اور ایک یوں روایت ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے
 اور کو چھوٹا گیا اور جسے او کو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسے او کو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کی
 رستی ہی یعنی اس کے لئے کا وسیلہ ہے جسے اس کی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسے او کو چھوڑا وہ راہ کو بھول لاف روایت ہے
 کہ چھری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکہ کے درمیان اس مقام پر پہنچے جب کاغذ پر نام لکھتے تھے
 خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور صحت کی اور یہ حدیث فرمائی تھام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ تھے اور غزیرہ میں

۱۵۰۰

نور شریعت میں

فقہاء و علماء و مشائخ و تلامذہ

علی بن ابی طالب
عجل الله فرجه
وآلہٖ الطیبین

تفکرات فی حقائق معارف الانوار

حضرت کے ساتھ آئے یہاں پہلے ایک کی راہیں چھین چھین دیان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی اس واسطے
کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑے گا قرآن کے معنی کو لوگ غلط کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعض لوگ
فقور کرینگے بلکہ محبت کھمان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور اصحابی سو فرمایا میری موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ رہوں گا
کہ مجھے ہر چیز دریافت کرنے رہو یہی عداوت کی صورت یہی ہو کہ قرآن پر عمل نہ کیجیو کہ او میں سب راہ نور و ہدایت ہو ہر ایک چیز
مجموعہ افضل اور میں موجود ہو اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ قرآن کی تفسیر میں اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو معصوم
حضرت کی بیباں اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بوتی ہیں بی بی کو اہل بیت میں
نہ داخل کرنا یا تو جمالیات ہو یا نقشب پائے احمد مدد کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل بیت کی تعظیم ہو اس واسطے کہ ان کا عقیدہ اور اہل
قرآن کے موافق ہو قرآن کہتے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانے ہیں بخلاف خارجیوں
اور اصحابیوں کہ اکثر اہل بیت سے عداوت کرتے رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو عجیب حال ہے کہ ہر چند ایک کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن
حضرت کی بیباں کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت میں لگتے ہیں سچ انہیں بھی بہت امام زادوں
کو بد کہتے ہیں تو حقیقت میں سب اہل بیت کے دوست تھے ایسی ہی محبت کا دین میں کچھ عبادت نہیں جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا یہی کہتے ہیں سو آقا مومن
قرآن کا مطلب کوئی نہیں بوجھتا تو کو باؤ کے نزدیک قرآن مجید تو ریت اور خیل کی طرح منسوخ العمل ہو تو صاف ظاہر ہے
کہ اہل بیت کے سوا اس حدیث پر عمل کیوں نصیب نہیں **وَالرَّسُولُ مِنْكُمْ وَمَنْ يَتَّبِعْهُ فَسَوْفَ يَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ** اس آیت کا
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَدْ جَاءَكُمْ نَبِيٌّ فَلْيُفْعَلْ وَمَنْ كُنْ مِنْكُمْ فَلْيُفْعَلْ اس آیت کا یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی نبی نہ آئے تو اسے
فَلْيُفْعَلْ کیا ہے یعنی وہ تو آپ کے جیسا کہ ہے اور اگر آپ کے پاس کوئی نبی نہ آئے تو اسے **فَلْيُفْعَلْ** کیا ہے یعنی وہ تو آپ کے جیسا کہ ہے
اللہ علیکم اذلی فلیفعل یعنی وہ تو آپ کے جیسا کہ ہے اور اگر آپ کے پاس کوئی نبی نہ آئے تو اسے **فَلْيُفْعَلْ** کیا ہے یعنی وہ تو آپ کے جیسا کہ ہے
کہ بعد حمد اور صلوات کے بات تو یہ ہے کہ تھوڑے بھائی کے تو یہ کہے یعنی سلمان بن ابی ہریرہ اور التیمی نے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکو جو روئے کے
جو قیدی ہیں انکو بھیجیو ان سے جو شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو یہ کہے کہ اوپر عمل کرے یعنی اپنے حق کے قیدی ہو جو یہ کہے
اور جو شخص تم میں چکا کہے تھوڑے بھائی کے تو اسکو ہم بدالدیوں اور اس میں سے جو پہلے اول خدا عنایت کرے تو یہ کہے کہ اوپر عمل کرے
یعنی بطور فرض یہ حضرت کو مراد ہو ان کا گروہ ہر وقت جنگ حنین میں ہوا ان کی قوم حضرت لڑی انکی شکست ہوئی ان کے
جو روئے کے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا یہ کہے لوگ سلمان بن ابی ہریرہ جو روئے کے حضرت سے کہنے لگے کہ تیرے یہ حدیث نامی
یعنی جو اپنا حدیثی ہے تو یہ تو ہر اور اگر کسی کو دنیا منظور ہو تو یہ کہے بطور فرض تو یہ کہے ہم اسکو اور جگہ سے بدالدیوں کے
سب اصحاب نے اپنے حق سے غرضی سے بلا غرض یہ معلوم ہوا کہ امام کو نصیر کے اس سے مراد نبیادست ہو جو خیر ائمہ بعد
فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
رُوحَهَا وَبَيَّنَّ مِنْهَا رُوحًا كَثِيرًا وَكَسَاءً وَأَقْنُوهُ اللَّهُ الَّذِي تَسْتَعِينُونَ وَمَا لَكُمْ حَامِلًا لِلَّهِ
إِنْ كَانَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ حَتٌّ يَنْتَهِوا عَنْ ظُحْرِ الْوَيْحَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

۱۵۳

ایک سال اور نو

۱۵۰۶

سخر من موبن قلب ما بعد مو الله اني لا اعطي الرجل وادع الرجل والذبي ادع الحبيبي
 من الذي اعطي ولكن اعطي اقول ما ارسل في قلوبهم من الجحش والكم وكل
 اقول الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والحب في قلوبهم عمن من قلب سخاري بين موبن
 روايت يوحنا حضرت فرما كذا اور صلوة كے بعد ايت توبہ ہو خدا کی قسم کہ میں بتا ہوں ایک مرد کو اور چھوڑا ہوں دوسرے کو جو
 جس کو میں چھوڑا ہوں وہ سیر نہ کیا اور پورا ہوا اس کے جسک میں دنیا ہوں بلکہ میں توحید قوموں کو دیتا ہوں اس واسطے کہ
 میں ان کے دلوں میں نصیری اور دوسرے دیکھتا ہوں اور بعضی تو نوکروں کو چھوڑتا ہوں کہ خاٹے اون کے دلوں میں برائی اور خیر
 والی ہوا ہوں عمن من قلب سخاری حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے دیکھا کہ کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا حضرت
 کو علم ہوا کہ جو مال نہیں دیا ہے بخیر دین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ کو کج کاسب سمجھو
 بلکہ بالعکس سالہ ہو کہ میری لا کجی کو کو دیتا ہوں اور قناعت دلوں کو قناعت پر چھوڑتا ہوں **ق** عائشہ کا کعبہ
 یا عائشہ فانتہ لکنتی عنک کذا کذا اوان کنت تیریک فسیبک اللہ وان کنتی کتممت
 بذنب فاستغفری اللہ وتو فی السب فان العبد اذا اعترف بذنبہ توبت اب اللہ صلی
 سخاری اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اور صلوة کے بعد ایت توبہ ہو کر اپنی عاشرہ مجاہدین کی بی بی یا
 پونجی ہو سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت ملے گی اور کسی طرف
 توبہ کر اس واسطے کہ توبہ کرنے کے لئے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو توبہ اسکی توبہ قبول کرے اور سپر رحمت متوجہ ہو **ق**
 جب حضرت عائشہ پر تھمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچویں باب میں ہو چکا سخر ابو الدرداء
 اما صاحبک وحفنا غامر یعنی ابا بکر رضی اللہ عنہما سخاری میں ابو ذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 صاحب تو مقرر اپنی جان کو نہایت میں والا ہر صاحب مراد صدیق اکبر میں **ق** اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق نے
 کجیات میں رخ ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رخ میں حضرت پاس کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی اور صفائی ہو گئی
ق کعب بن مالک اما هذا فقد صدق ففعل حتى یفرضی اللہ فیک قالہ کہ سخاری اور سلم بن
 کعب بن مالک سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ صحیح کہا سو تو اوٹھ رہا ان تک حدیث حق میں کچھ حکم کر حضرت کو بن
 مالک سے فرمایا **ق** روایت ہو کہ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ گئے تھے جب حضرت نماز کے لئے تو کھانے والوں سے
 سب پوچھا مانتھوں نہ سمجھتی تھیں کھا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب پوچھا تو بے سجدہ تھے انھوں نے کہا کہ حضرت نے
 سواری خریدی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں ہی کتبہ کو تیرے گیا مجھ کو حقیقت میں کوئی مانع تھا
 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کعب کے متعلق کو خدا پرہیز کر لیا اور یا کہ کوئی کعب باجیت کرے حق تھا انکی رہتی کی برکت سے پچاس گنا
 توبہ قبول کی اور کتبہ تو انکی اور چھوڑنا انھوں کی نصیحتی ہوں اور تیرے مومن واکہ رہی کا انجام نہ کیا اگر خدا اول غلامی میں نہ جلائے

غفر لایجاد تہمتنا و لا لایزار

۱۵۰۹

الباب الثامن

آٹھویں باب میں کئی فضیلتیں ہیں فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جسکے سر پر عذک یعنی کسی فضیلت

ابو ذر کہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں جس شخص کا نام نہ کر گیا قیامت کے دن اور اونی طرح بنظر رحمت نہ دیکھ گا اور
 او نہ گزرتا ہو سکتا پاکی نہ کر گیا اور نہ کوئی مذہب نہ مال ہو اور نہ کمال حضرت نے سکون میں بار پڑھا اور نہ کہا کہ زیادہ ہو گئے لوگ
 اور نہ کوئی ناپا کر اونی میں لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک زار کا کھانے والا یعنی جس کا باجھاسہ یا زار کھانے سے نیچے ہے
 دوسرے اخیرت کرنے والا اور احسان جیسا و تیسرے جینے والا چنانچہ خبر کی گرم بازاری کے مجموعی قسم کا فرق ابو موسیٰ نے لکھا ۱۵۲۰
 لکھ کر ان رجل من اهل الکتاب من بنیہ وامن یحکم فی العبد المسلم اذا اذی حث الله
 وحق مولیہ ورجل کانت عنده امه یطوؤها فاذا بها فاحسن نادیہا وعلیہا فاحسن
 تعلیمہا ثم اعتقہا فتن وجہا فاکلہ احران بخاری اور سلم بن ابو موسیٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں شخص ہیں
 جنکو دوسرے اقواب ہو ایک ہر قول اس کتاب یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا اور اولو
 جسے خدا کا حق اور اپنے مالوں کا حق اور ایک ایسے آدمی کے پاس ایک نوذی تھی جس سے صحبت کرتا تھا بھروسے اور سکوا
 سکھا یا سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھا لایا اور اسکو شریع کے حکم سے اسکو کی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو زار دیکھا اور اسکو
 اویس نکاح کر لیا تو اسکو واسطے ثواب بن یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرے ثواب نکاح کر لینے کا اور ابو قتادہ
 ثلثہ من کل شہر درمضان الی رمضان فذلک صیام الذہر کلہ صیام یوم عرقہ احتسب
 علی اللہ ایجب فی السنتہ التی قبلہ و السنتہ التی بعدہ و صیام یوم عاشورہ احتسب
 علی اللہ ان یتکفر السنتہ التی قبلہ و السنتہ التی بعدہ کہ اسلم بن ابو قتادہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں روزے رکھتا ہوں
 اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سوئے تمام سال کا روزہ ہر عرنے کے دن کا روزہ میں ایک رکھتا ہوں خدا کی گناہ دیکھا
 ایک سو پہلے کا اور ایک سو چھ کا اور حرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں صائم ایک رکھتا ہوں کہ پہلے برس کا گناہ
 مٹاؤ گیاف صیام میں ابو قتادہ روایت ہے کہ عمر فاروق رحمہما یا رسول اللہ سال کا روزہ رکھنا کیسا ہے
 حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا روزہ دار ہے شہر روزہ یعنی درست نہیں بھر یہ حدیث فرمائی یعنی جو سال
 روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملے گا ہم مسکے ۱۵۲۲
 ثلثہ للشیب و سبع للکرم اسلم بن حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین تین بیوہ عورت کو اور سات سات
 کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت کو نکاح کرے تو تین تین برابر اس کے پاس ہے اور کواری سات سات برابر اس کے پاس ہے اور
 مذہب سے امام شافعی کا قول اس نے لکھا کہ من کن فیه وجد حلالہ الا یمان من کان اللہ ورسولہ ۱۵۲۳
 احب الیک مما سواہما وان یحب الیک لا یحبہ الا للہ وان یتکفر الیک لا یتکفر فی الیک بعد ان یقفل اللہ
 وندہ کا ایک کہ ان یقفل و التکفر بخاری اور سلم بن اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ
 جہنم میں نہ سونگی وہ دنیا کی شہرہ نبی کا مرنہ پاؤ گی ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو
 دوسرے یہ کہ جو کسی عورت سے اس طرح کو پڑتا ہو اسکو کفر ہے یعنی محبت میں نہ پاؤ گی تیسرے یہ کہ اگر اپنے
 کفر میں بہت جاؤ اور اس کے کفر نہ اسکو کفر سے نکال دے اسکو کفر لکھا ہو گا میں ذالہا نامعنی کفر سے ایسا دور ہے

۱۵۲۰

۱۵۲۱

۱۵۲۲

۱۵۲۳

خلافت امامانی سے
 حضرت عباسی علیہ السلام
 سے روایت ہے

۱۵۲۲

بیت علی و سید
بابیت بنی

۱۵۲۵

۱۵۲۶
عادت نقیض
بیت علی و سید

آن وقت با جوف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہئے کہ یہ تپا ہے کہ خدا اور رسول کی رضا مندی کو سب کی رضا مندی پر مقدم رکھئے خاتم میں سب کی رعایت کرے خواہ سیر بنو داؤد تا ہمارا ابو مالک و لا کشرعی از بعرج اثنی میں
 امر لکھا ہلکے لایٹر کو مٹھن انھیں ہلکے حساب الطعن و الا کتاب و لا کشرعی از بعرج اثنی میں
 مسلم میں ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے خلیفہ میں میری امت میں نہ کفر کی سہولت ہے نہ جہنم کی سہولت ہے ایک تو بڑا ہی بڑا
 اپنے خاندان پر دوسرے عرب لکھا لوگوں کے نسب میں تیسرے مہینہ کو چاہتا ہوں کہ یعنی تخت کی تاثیر سے مہینہ کو سمجھنا چاہیے
 نوکرانہ فی حقیقت یہ کفر کی سہولت اس امت میں جاری ہے نہ عام عوام اعتقاد بخوم اور نوکر گری میں گرفتار ہیں
 اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کی نسب میں طعن کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے امیر معاویہ میں کہے ہیں **عبداللہ بن**
عمر فاروق میں کہ **فیہ کان منا وفاقا اھل الصا و مرکب است فیہ خصلة و فیہ کانت و فیہ**
حصلة و فیہ التفاق حتی یدعم کاذ الا من حاکم و اذا احدثت کذب اذا احدثت کذب و اذا حکم
 جس نجاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جو سب سے بڑا دین کی و ذرا انسان کی
 اور سب سے کمین صلت ہوگی ان چاروں کو تو اس میں ایک ہی اتفاق کی خوب ہواں تک کہ اسکو چھوڑ دینے کے لیے کہ جب اسکی اصل صلت
 تو اس میں خیانت کرے دوسرے کہ جب بات کہ تو جو ٹھہرے تیسرے کہ جب قہل اور قرار کرے تو اسکی غلام کرے چوتھے کہ گفتگو
 او بھلا کرے تو اسحق پر ملے اور برتان بانی ہے **منافق** تو قسم میں ایک ہے کہ دل میں کفر ہو صرف زیادت اسلام کا اقرار کرے
 حضرت نے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کہ تھے دوسرے کہ طہرین کفر نہیں بلکہ اسلام ہی لیکن مست اعتقاد اور فسق و فجور
 میں گرفتار ہوں حدیث میں دوسری قسم کا اتفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا ہے چنانچہ
 کاموں میں گرفتار نہ ہو تو اسلام کا طعن نہیں کہ ظاہر نہ ہو اس واسطے اسکو منافق فرماؤں **طعن** کہ تو مجھ سے اللہ
 محسوس صلوٰت فی البیوم واللیلة **قالہ** **رجل سالاہ** **لعمرو الاسلام** **فقال هل علی عید و عید**
فقال لا لان تطوع قال و صیام مشہور و صیام فکان هل علی عید و فکان لا لان تطوع
و ذکر کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم الزکوۃ فکان هل علی عید و فکان لا لان تطوع
تطوع فادبر الرجل و هو یقول واللہ لا یند علی هذا ولا انقص منہ فکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اظہر ان صدق و یند فی اظہر و ایدہ ان صدق او دخل الجنة و ایدہ
 لان صدق نجاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل نماز میں ہیں ایک بات اور نہ میں یہ
 حضرت اوس مرد کو کہ جسے حضرت سے اسلام کے اسکان ہو چکے تھے اور جسے کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے
 فرمایا کہ ان میں اگر اس طرح کہ تو نفل از پر ہے تو ہے حضرت نے فرمایا اور خزان کہ جسے کہتے تھے پھر اسے کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے
 سوا کسی سونہ بنو حضرت نے فرمایا کہ ان میں اگر کسی کو نفل نہ دے سکے اور حضرت نے اس کو کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے
 کے سوا کسی سونہ بنو حضرت نے فرمایا کہ ان میں اگر کسی کو نفل نہ دے سکے اور حضرت نے اس کو کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے
 نہ بڑھا دے گا اور میں کہ کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے فرمایا کہ ان میں اگر کسی کو نفل نہ دے سکے اور حضرت نے اس کو کھانا یا سیر اور پرانے کپڑے اور سیر اور مجزی بنو حضرت نے

پونچھواں باب کی قسم اگر وہ تپا ہی ہو تو فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اور اس کے باپ کی قسم اگر وہ تپا ہی ہو تو حضرت نے
 حج کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ اس کا سوال سے اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو قسمیں تپا کر میں نہ بڑھاؤ گناہ گناہوں کا گناہ
 فرض چیزوں میں نہ تپا ہی کی طرف سے زیادتی کی نہ کروں گا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض کے سوا سنت فعل نہ ادا کروں گا اور حضرت نے جو اس کے
 باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعلیم منظور تھی یا غیر خدا کی قسم اس کے بعد منع ہوئی کہ
 عَائِشَةُ خُمُسُ مِنَ الذَّوَابِ كَمَا هُنَّ فَاسْبِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْقُسْرُ ابْنُ الْحَدَّادِ وَالْعُقْرُبُ وَالْفَاكِرُ
 وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ سَجَّارِیْ اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور میں سے سب مرنے والے اور بڑا
 بین ناسوا کے جانور میں حرم میں لکھتے تو گواہ اور شہید ہیں مگر پانچوں میں سے چار پانچوں میں سے لکھنے والا ہے جب کہ میں اس کا
 مارا نہ ادا کرتا ہوں تو وہ جگہ جگہ پرین اولیٰ انکو قتل کرنا درست ہے چونکہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ
 فِي ظِلِّهِمْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاكٍ نَشِئًا وَعِبَادَةُ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّنٌ
 فِي السَّاجِدِ وَرَجُلَانِ خَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دُعِيَ إِلَى أَهْلِ ذَاتِ
 مَنْصِبٍ فَجَاءَ فَقَالَ لِي أَخَاؤُ اللَّهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَحْقَقَهَا حَتَّى لَا تَقْلَمَ سَنَاهَا
 مَا تُثْبِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ كَرَّمَ اللَّهُ حَالِيَا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ سَجَّارِیْ اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
 فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں ایک تو
 منصف سردار و شہر اور جوان جو اسنگ جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول رہے سردار و مرد جب کادل مسجدوں میں گارتا ہو
 یعنی بار بار جماعت کے طلوع مسجد میں جاتا ہو اور مسجد کے بناؤ چٹاؤ میں لگا رہتا ہو چوتھے وہ جو مرد جو خدا کی طرف سے اس نعمت
 لکھے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پہنچاؤں وہ مرد جو کوالدار باغرت خوبصورت عورت سے بلا یعنی بیکار ہو کر
 سوائے کہ اگر میں خدا کے ساتھ ہوں چٹاؤ وہ مرد جسے خیرات کی توفیق ہو چھپا یا یاں کہ نہیں جانتا اور کابل یا کد کیا مخرج کیا اس کے ساتھ
 ہاتھ ساقوں وہ مرد جسے خدا کو کیا خالی مکان میں جو جاری ہوگی اس کی دونوں آنکھیں یعنی خون الہی سے روایا عَائِشَةُ
 عَشْرُ حَقَرِ الْفِطْرِ فَكُفُّ الْقَارِبُ بِإِعْفَاءِ الْحَيَّةِ وَالسَّيِّئَاتِ وَالْمَاءُ وَفَصْلُ الْظَّفَارِ
 وَغَسْلُ الْبَرَا حِرْوٍ وَنَقْفُ الْإِطْوَ حُلُّ الْعَانَةِ وَاتِّقَاضُ لَمَّا قَالَ الرَّوِي وَكُنْتُ الْعَاشِرُ
 إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْخَمِصَةُ مُسْلِمٍ مِنْ خَيْرِ تَائِبِينَ روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت میں ایک تو
 خوب و نیکو کرنا اور ستر مار می چیزیں البعد رقبہ تیری سوا کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا
 چھٹی اور گلیوں کے چرمن کو دھونا کہ میل نہ جمے ساتویں غسل کے بال او گناہ آنسوئیں نہ ناس کا بال مونہ پر شیشیاب
 بعد پانی سے استنجا کرنا دسویں نہ کھا کر میں دسویں چیز بھل گیا کہ گلی ہو یعنی خوب یا دسویں لیکن ترغیب و موعظہ کی چیز
 چیز تائیدی کرنا ملو ہو خیر عبد اللہ بن عمر بن ابی بن حصہ کہ اَمَّا مَا مَنَعَهُ الْعَبْدُ مِنَ عَمَلٍ
 يَجْعَلُ خُصْلَةً مِمَّا تَجَاءُ قَوْلُهَا وَتَهْدِي بَيْنَ مَوْعِدٍ مَّا لَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِيهَا الْجَنَّةَ سَجَّارِیْ
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کس بات میں سے مومن کو کبھی عافیت نہ ملے گی کہ وہ

۱۵۲۷

۱۵۱۸
 مرنے والے جانور میں سے
 چار پانچوں میں سے لکھنے والا ہے

۱۵۲۹
 عَائِشَةُ خُمُسُ مِنَ الذَّوَابِ
 كَمَا هُنَّ فَاسْبِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

۱۵۲۹

۱۵۳۰

[illegible]

WPI

1099

١٥٣٢
لغة الاجناد وجميع منادى الانوار

10

1000

اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قسم ہاؤں کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہو کہ اللہ تم لوگ کو فی انصا میرے نزدیک سب
 کو بوجہ زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا صحرا ابو سعید وقتادہ بن النعمان والذی نفسی بینک
 انھا تعدل نلت القرآن یعنی سورۃ الاخلاص بخاری میں ابو سعید اور ابو قتادہ بن النعمان سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ قسم ہاؤں کی قسم جس کے قابو میں میری جان ہو کہ اللہ احد برابر ہے قرآن کی مثال کے ہر ابو ذر والذی
 نفسی بینک لا ینتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا الا والیک المظلمۃ المصحیۃ
 انیتہ الجنۃ من شرب منها لم یظلم اخر ما علیک یشخب فیہ مینا ان من الجنۃ من شرب
 مینہ لم یظلم اخر ضہ مثل طویلہ ما بین عسمان الی الیک ما فی کانتہا من اللہ
 واخلی من الحسل والظلمۃ فی قال یا رسول اللہ ما انیتہ الخوض مسلم بن ابوزر سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ اوسکی قسم جسکی قابو میں میری جان ہو اللہ جو حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے برتن
 ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان کھجے ستاروں کی کثرت ہوتی ہر اندھیری بے بدلی والی رات میں شب کے
 برتن جو اوسے پیہ پیاسے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا ہے اوس حوض میں بہشت کے دو پہلے بہتے ہیں جو اوس سے
 پیہ پیاسے اوسکا چھوٹا او لٹاؤ کے برابر ہو جتنا فرق ہر عمان سے ایکہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید و دھواں تر شہد
 یہ حضرت ابوزر سے فرمایا کہ چھوٹے کھایا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں **ف** عمان اور ایکہ شہر میں شام میں
و ابو ہریرۃ والذی نفسی بینک کاذ و قد رجلا عن حوخی کما کن اذ العربیۃ من
 الیہ عن الخوض بخاری اور مسلم بن ابوزر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جس کے قابو میں میری جان ہو کہ اللہ
 میں نہ کو کا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض سے غیر کے اوش ٹالے جاتے ہیں **ف** یعنی کفار اور منافقین اور بعد
 سے مٹائے جائیں گے **و** الذی نفسی بینک کاذ خلون الجنۃ یحییٰ تو منوا و کاذ من
 حتی یحبوا او کاذ کاذ علی شیء اذا فلقوا فیہا بیکم افسقوا السلام بیکم مسلم بن ابوزر سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جس کے قابو میں میری جان ہو کہ بہشت میں نجاؤ کو جب تک ایمان لاؤ اور پورا ایمان نہ لیا
 جب تک کہ پسین محبت نہ پیدا کر کے کیا میں نہ کو تباہ دون و غیر کجیہ اوسکو کرو تو آپسین دوستدار بن جاؤ و سلام علیک کرو
 اپنے مسلمان لوگوں میں **ف** یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہو کہ بہشت محبت
 موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی اسلام علیک کہ اسلام سے اسو طے محبت حاصل ہوتی ہے
 کہ دعا خیر ہو یعنی خدا تمکو ہر طے سلامت کے اور معمول ہو گا وہی پھر خواہ دعا لگے وہ کو اپنا دوست بنانا ہر تو ابھی تو اس
 محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی
 اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اسو طے حضرت نے ایک خاص کہ بتلایا لیکن احسن عجب بولنا ناہم ہو گیا ہے کہ جہالت
 خود کے سبب اب بعض لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عدوت پر کڑھتے ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیزوں کو ان لوگوں
 نزدیک عدوت کا سبب ہو گئی **و** الذی نفسی بینک کاذ من احد کاذ حتی انکنا احب

۱۵۳۵

۱۵۳۶

۱۵۳۷

۱۵۳۸

بہشت میں سلام علیک
 کہ وہ دعا خیر ہو
 میں جو بہشت

۱۵۳۹

بنی کرنا کہیں پر چنان کفار و مشرکین و غیرہ اس میں مقسم تھے کہ ہر قسم کے کفر و بدعتی اس مکان میں جہاں حضرت نامور ہوئے تھے
 ہجرت جبر کے بیچے تو تشریف اور بنی کرنا کے منصب میں اس بات پر ہم قسم تھے کہ کسی کا بھی نام نہ لیں اور نہ ہی طلب کے نام نہ لیں
 کریں اور نہ کسی کی چیز کی خرید و فروخت کریں یہاں تک کہ وہ نہ لگے کہ حضرت کا وہ ایک کوئی نہ کر و یوں نہ چاہتے تھے کہ جس خدمت
 اور خدمت کے پروردگار کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں گھر سہ آگ اور پانی نہ لگے نہ کوئی شے تھے کہ ان کا کوئی ایک
 آخر کھانے اور پینے میں چھوٹ ڈالے اور کھانے پر عہد اور یہاں پر لگے بعد اس کے حضرت نے ہجرت کی یہ کی طرف انھوں نے ان کے
 نوزین سال حضرت حجتہ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب تک کہ قرینہ نہ ملے تو اسامہ پوچھا کیا حضرت کل کہاں ہیں یا قرینہ کی بات
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان میں قرینہ کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یا دیگر کہ یہاں کوئی کافرون نہ لگے نہ کوئی ہون
 مسلمانوں نے خدا کی سنانا کیا اور تاکہ کافر نہ رہے ہوں **عن ابی ہریرۃ یثرب الشیطان ان احدکم یقول من خلق**
کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق کذا فاذکبک فلیکستعید بالله ولیکستعید بخارہ وسلم
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اتنا جو شیطان تم میں سے کسی پس نہ کہتا ہے کہ ایسا پیدا کیا ہے دیا بنا یا ایسا کہ
 کہتا ہو کہ نے پیدا کیا ہے عرب کہ پھر شیطان یہاں تک اس کو نہ بچاؤ تو اس کو سپرید کہ نہ پناہ ہے اور کہ نہ بچاؤ
 جب اس کو دیا یا خیال نہ لگے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور عرضدہ اللہ عنہ شیطان الرجیم ہے اور اس خیال سے دل کو بگاڑے
 کہ وہ خدا کا شیطان کو جس کو وضع کر ڈالتی ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے **وہو انھو**
یا فی السجۃ من قبل الشرف و ہمتہ للبدینہ منعی یذکر دبرہ احدی شعث تصرف الملکۃ
یجھلہ فکل الشام و ہذا الذی یذکر مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ او گاہ و بال بوس کی طرف
 اور تصد اسکا ہو کہ میں کہ یہاں تک کہ کوہ احد کے نیچے اور گیا ہجرت سے اسکا منہ سپرید کیے شام کی طرف اور وہیں بیکر
 بلا کہ ہوتا و گاہ **ابو ہریرۃ یثرب علی الناس زمان یدعو الرجل ابن معیمہ وقریبہ ہلک**
الرخاء ہلک الی الرخاء و اللدینۃ حیدر لہم لو کانوا یعلمون و لکی نفسی بیدہ لا یسیر
منہ احد رعبہ عنہ لا اکلہ اللہ فی ما خیر امنہ الا ان اللدینۃ کا الیہ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا وقت کہ بالو کی مار اپنے چپکے بیٹے کو اول سے رشتہ دار کو کہ اس پیش و آرم کی طرف اور کشائش نہی
 کی طرف اور حال کہ میں نے کار نہایت ہون کے واسطے کہ ہے ہوں یہ خبر دیا اس کی قسم جس کے تابو میں میری جان ہو کہ نہ خلیہ گام نہی
 کوئی زمین سے بیزار ہو کہ نہ اس کے عوض اس سے بیکر مینے میں بدل لا دیا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لو کہ جس کی طرح ہے
 کہ حال ثالث ہے بلکہ یہ نہ قائم ہوگی قیامت وہاں تک کہ دور کر ڈالے گا مدینہ اپنے ہر لوگوں کو جیسے ذکر و التی جو پیشی لوہے کی
 میل کو ف میں شام اور عراق کے ملک میں کشائش نہی کے واسطے مینے کے بعض لوگ اپنے گمراہ کو ایسا دیکھ مال ان کے انہوں
 میں یہ نہیں کہ حضرت کی ہر گاہ جو زمین نیا کے واسطے **عن ابی سعید یثرب علی الناس زمان لا یخفون و فکام**
من الناس یقال کہم ہل فیکم من ذی رسول اللہ یقولون کہم یفکون و فکام

۱۵۷۸

۱۵۷۹

۱۵۸۱

فَمِنْ النَّاسِ فَعَالٌ لَّهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعَمْ يَفْعَلُ لَهُمْ تَعْنِي لَوْ أَنَّ
 مِنَ النَّاسِ فَعَالٌ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعَمْ يَفْعَلُ لَهُمْ تَعْنِي لَوْ أَنَّ
 اور مسلم میں ابو سعید کہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اویس لوگوں پر ایسا وقت کہ ہر ایک ایک ویسوں کہ جن تو ان سے پوچھنے کہ کوئی تم میں
 وہ شخص ہے جسے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں اس شخص ہو یا وہی تو انکی ہر چہ ہر ایک لوگوں کو کہ وہ تو اس سے پوچھنے
 کہ کوئی جو تم میں ہے جسے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت سے اویس یعنی تابعین تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو انکی فتح ہو یا وہی ہر چہ ہر ایک
 اویسوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاوے گا کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تابعین تو لوگ کہیں گے
 کہ ہاں تو انکی فتح ہو یا وہی اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوتی کہ انکی اہمیت
 سے فتح نصیب ہوگی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ** مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 يَوْمَ بَدْرٍ وَبَدْرُ أَهْلِهِ الْكَافِرُ مَضَى دَرْهَمٌ لَهُ وَاللَّهِ هُوَ بَابُ الْوَقْفِ عَلَى الْقَسَمِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَنْتَضِعَ
 أَنْ لَيْسَتْ تَغْفِرُ لَكَ فَافْعَلْ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اویس تمہارے پاس اویس بن عامر بن عمرو
 ساتھ ہزاروں کی قوم سے اونچا ہزاروں کے قرن کر وہ لوگوں کو سفید رنگ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے بچا ہو گیا مگر وہم کے برابر ایک ہزار
 نہ ہو اسکی ایک ہزار کو اسکا وہ بڑا بڑا شکار اور نیکو کار ہو اگر وہ کسی چیز کی خدا جھوٹ قسم کھاؤ تو خدا اسکو سچا دیکھو سو اب عمر اگر
 یہ شخص ہو سکی کہ وہ میرے واسطے مغفرت ملے تو مجھ کو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
 تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہیں چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن اکی نہ تھے خدمت پناہی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہو اپنے سال
 وفات میں عمر فاروق حج کو گئے وہاں تک کہ لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک پرچہ لکھا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
 بعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہیں لیکن میرا ایک بھائی ہوا اسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے جبکہ
 اونٹ چرایا کرتا عمر فاروق نے کہا کہ تو مجھ کو اپنے ملاو کیا ہوتے کھالان چلو کہ وفات کے پیلہ کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوا کچا چمچہ فاروق
 اور علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ روانہ ہو چکا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے ہیں **عَنْ** عمر فاروق سے اویس
 سلام کیا اور حضور نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین
 میں ہیں سب تو عبداللہ ہیں اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ٹانے رکھا ہوا اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھتے سے تم کو کیا غرض ہے عمر فاروق نے
 کہا کہ حضرت نے ہر کوئی تمہارا بتلا دیا ہے سب نے تم کو بتلایا ہے کہ اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کی واسطے
 کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میری اپنی جان کی یا خاص کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن اے اللہ ہم تمام مسلمانوں اور
 مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اب خدا تمہارے روبرو چھوٹا مشورہ کر دیا اور چھوٹا بوجھالاب تم بتلاؤ کہ تم دونوں کو دیکھو کیا نام
 علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امیر المؤمنین عمر فاروق ہیں علی بن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی نے تقسیم کے واسطے سب سے چھوٹے چھوٹے
 امیر المؤمنین امی علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی طرف سے تم کو نیک بدلہ دینے پھر عمر فاروق کے کچھ لباس
 اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے رد قبول کیا اور کہہ دیا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں ٹیڑھے خار ہیں اور انکو سوکے ڈبے اور بھجے
 لوگوں کے نہ کوئی چھاند سیکھا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا یہ کسوٹہ کے بعد اس کے عمر فاروق زندہ اور علی رضی اللہ عنہما کے

۱۵۸۲

تخصیص الخیار فی تفسیر مناقب الانصار
 رحمۃ اللہ علیہما

اور کے سبب سے لیکن تم جاؤ مویٰ پاس جس نے بنا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریث ہی سوچو لوگ مویٰ پاس آؤ نیکی مویٰ کہیگا
 میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کر گیک اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی سو شر اور بیکار اپنے رب کے اس کے سبب سے لیکن تم جاؤ مویٰ پاس
 جو خدا کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اور کا باب نہ تھا سو کو گ عیسیٰ روح امیر پاس آؤ نیکی مویٰ کہیگا
 کو میں اس مقام کے لائق نہیں لیکن تم جاؤ مویٰ پاس جو خدا کا خاص جلیہ ہو مقرر اسکی اگلی کھچلی پھول چونکہ میں نے مویٰ سوچ
 سب لگ سیکر پاس آؤ نیکی مویٰ پاس سے اجازت مانگو تاکہ تو مجھ کو اجازت ملیگی سو میں جب کہ اسکو دیکھو گا تو مجھ سے کہیں گے پڑھ کر گنا
 سو مجھ کو خدا سجد کرنے دیکھتا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ان ترخہ اپنا سر اٹھا کہہ سنا جاوے گا مانگ تجھ کو دیا جاوے گا سفارش
 تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤ گا تو میں تعریف کروں گا اپنے رب کے عیسیٰ تعریف کہ میرا رب مجھ کو سکھلا دیکھا پھر
 سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار نظر آئی جاوے گی یعنی اتنے کو کوئی مغفرت ہوئی تو میں اتنے کو کوئی دفعہ نکالوں گا
 اور بہشت میں داخل کروں گا پھر میں پلٹ آؤں گا اور سجدہ میں کروں گا سو مجھ کو خدا سجدہ میں نہ پڑے گا بقدر کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجھ کو
 اپنا سر اٹھاؤ گی محمد اور بول تیرا کہ سنا جاوے گا اور مانگ تجھ کو دیا جاوے گا اور سفارش کہ تیری سفارش مقبول ہوگی میں اپنا سر اٹھاؤں گا
 سو تعریف شروع کروں گا جیسی تعریف کہ مجھ کو میرا رب سکھلا دیکھا پھر میں سفارش کروں گا سو میرے واسطے ایک مقدار دیکھ جاوے گی تو میں
 لوگوں کو دفعہ سے نکالوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں حضرت نے فرمایا کہ پھر
 میں کو نکالنا اور میرا رب اب تو دفعہ میں کوئی باقی نہیں مانگو وہی شخص جسکو قرآن بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی
 مشرکوں اور کافروں اور ایک نایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا پھر میں چوتھی بار اپنے رب پاس آؤں گا یا یوں فرمایا کہ چوتھی پھر دنگا
 اور مویٰ کا ذکر جو کہ ہو چکا سو بخدا کی بعضی آیات میں جو حرف معلوم ہوا کہ مشرکین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی جہلی
 چونکہ یاد کر کے نہ آؤں گے آخر کو پہلے حضرت کو سنگی خلائق پہنچے اور ہم کہہ گاروں کو اس قدر کہ مقام پہنچاؤں گے اور نبی شکیں
 محتوی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کہہ سکتے ہیں پہلے حضرت کو خاص ہو کر دوسرے پیغمبروں کو بھی
 دخل نہیں پہلے حضرت کے واسطے شفاعت شروع ہوئی تاکہ تمام خلائق کو پیغمبر دیکھ کر اس کے ثابت ہو جاوے کہ سو حضرت کے سیکو آئیں انہیں
 ہر جہز انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہو لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میدان میں سنا جاوے گا
 حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قرآن ہدیٰ اسبب اللہ محمدی کو فرماوے گا اور پیغمبر اور اہل بیت
 مراتب شفاعت پرستند ہونگے شہر اس راہ رو کا سب سے زیادہ الہی طور ہووے و بترحم ہی ہن میرا دلیر مجھ پر ہووے **اللہم صل**
و سلم علی عبدک و رسولک سید المرسلین و شفیع المذنبین ہا ائسی بھی یوم القیمہ کا اس میں
المسلمین یندوہب امتثال الجبال یغفرہا اللہ لہم ویضعہا علی الیہود والنصارى فیما احتسب
قال ابو ذر یحییٰ کاذب من الشک مسلم میں ابو مویٰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاؤں گے کچھ مسلمان لوگ
 اپنے گناہ پہنچوں کہ یہ بڑا دن گناہوں کو اور اس کے معاف کروں گا اور ان گناہوں کو ہودا و نصاریٰ پر رکھ دیوے گا راوی کہتا ہے کہ
 میری حالت میں یوں ہے اور روح نکلا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شک کی طرف ہے یعنی ابو مویٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی روایت اسکی
 کہ اس حدیث میں مسلمان راوی ہیں جسکو ہودا و نصاریٰ سخت تکلیفات پہنچے اور انھوں نے صبر کیا و اللہ اعلم

حضرت الانبیاء علیہم السلام

1092

1092

1092

1296

١٥٩٦
تحفة الأجيال ترجمه مشارق الأنوار

109A

۱۵۹۹

اور تھیں کہ اس سے بھاگ جاتی ہیں **و** ابو ہریرہؓ کہید کہ دخل الجنة من اقبل من الشمس و من سبعت الفاتحة
و من سبعت اخذ الله النفس كيلا البديع الحارى اور سلم بن ابو ہریرہؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ہوگا

۱۶۰۰

بہشت میں میری بات سے ایک گروہ کہ وہ ہم تنہا ابو ہریرہؓ کی روشنی میں آئے منہ سے جیسے جاندہ روشن ہوتا ہے جو دھوین رات کو
ابو ہریرہؓ کہید کہ دخل الجنة من اقبل من الشمس و من سبعت الفاتحة و اخذ الله منهم على صورته القمير
مسلم بن ابو ہریرہؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوئے بہشت میں میری بات سے ستر ہزار ایک ہی گروہ ہیں میری بات سے چار
کی صورت پت متعق اور متوکل لوگ راہ میں ہیں اپنے نظر سے ہیں یہاں ظاہری گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں

۱۶۰۱

یہ مضمون **یا ہوج** **ابن عمر** کہید کہ دخل الجنة اهل الجنة و اهل النار النار ثم يقوم مؤمن فیکون
فیقول یا اهل الجنة لا موت و یا اهل النار لا موت کل خالد فیما اهو فیہ بخاری اور سلم بن عبد المسعودؓ کہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کر گیا اب ہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اٹھ گیا ایک پڑھو الا انک درسان میں پکار گیا
اور ہشتیوں کو موت نہیں اور دوزخیوں کو موت نہیں ہر ایک شخص پیشہ رہو والا ہر جس مکان میں کہے ہو **ف** اس حدیث سے

۱۶۰۲
۱۶۰۳
۱۶۰۴
۱۶۰۵
۱۶۰۶
۱۶۰۷
۱۶۰۸
۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰

معلوم ہوا کہ ہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جہاں ہا سو ہا لیکن یہ آواز فقید مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کی جگہ تاکہ
بہشتی نہ کھٹکے جہن میں ہیں اور دوزخی اپنی اس قوم میں الہی سے غضب سے پناہ **ہ** ابو ہریرہؓ کہید کہ دخل الجنة من اقبل من الشمس
سبعت الفاتحة بغیر حساب سلم بن ابو ہریرہؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوئے بہشت میں میری بات سے ستر ہزار
بدون حساب **ف** یعنی اون کے ناسر اعمال صرف اون کو دکھلا دیے جائیں گے زیادہ کہتے تھے کہ ان میں عبادتیں یہ رحم اللہ

امم اسل علی کل کوثر کت رحم او قال لو لم تعرف من رحم لکانت رحم عینک اعدنا بخاری میں
عبد المسعودؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اعلیل کی بار یعنی باجرہ اگر چھوٹی زمرم کو یا یونان کے لاکھ لاکھ
نہ چلو پھرتی زمرم سے تو زمرم ایک بار چہیمہ ہو جائے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل کو خدا کی
مرحمت سے کعبہ پیاس چھوڑ گئے وہاں کچھ آبادی تھی نہ وہاں بانی حضرت جبریل نے وہاں میں یہ اپنا پرانا زمرم کا بانی نہیں چھوڑ گیا
حضرت ہاجرہ اس بانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ بانی نہ بجاو اور چلو پھرتے رہیں تاکہ اس کو نہ بھولیں

۱۶۰۸

کی ماہ اسکو زمرم کو تین زمرم کہیں یہاں ہوا تھا **ف** کہ فرمائی جی جی ہوا تھا **ف** **ابن مسعود** بن رحمہ اللہ موسیٰ کہید
او ذی یا کثر من هذا فصبر **والہ** **ف** **ابن عمر** کہید کہ دخل الجنة من اقبل من الشمس و من سبعت الفاتحة و اخذ الله منهم على صورته القمير
ما عبد لک فیما ولا کہید کہ دخل الجنة من اقبل من الشمس و من سبعت الفاتحة و اخذ الله منهم على صورته القمير

کہ جو مومنین اللہ تو اس سے بھی زیادہ ایذا دیا گیا تھا اس سے صبر کیا حضرت اوسؓ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت
کہ خدا کی قسم ان قسم میں کچھ انصاف ہوا اور نہ اس کے کچھ خدا کی رضا سے منظور ہوئی **ف** جگہ میں ہیں مال غنیمت
ایسا تھا حضرت نے کہ اس کو سلم بن کوہت سال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر میں ایک مہر جو کافی ہو پھر یہ تھا حضرت
پر طعن کی یہ حضرت نے فرمائی حضرت موسیٰؓ پر تہمت ہوئی تھی کہ انھوں نے اپنی بھائی کو لے کر مار ڈالا تھی کہ موسیٰؓ نے
مشتو کو کہ کیا کہ لاش کی لاش کو انکو دکھا دیوں کہ ان کو زخم لاش دیکھ کر دینا پاک شرمندہ ہوئے خدا تعالیٰ کے پکارنے پر پیر ہو

۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰

۱۶۰۵

تو ہے چھوڑے ہیں اور اوصحاب کوفہ عایشہ رحمہ اللہ لقد اذکرتي ان لو کان آية كنت اسيها
 ومن في اسقطها من سورة كذا وكذا قاله حسين بن عبد الله بن زيد الخثعمي انه كذا ما روي
 يفتوا من الليث بن جارية ابو سلم بن حضرت عائشة سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خالا سپر سمت کیت نبتہ اوسنے تو
 مجھ کو فلا فی فلا فی آیت یاد دلا دی جو مجھے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب آیت کہ سینے فلا فی اور فلا فی ہوتے
 نسیان کے سبب قط کر ڈالا تھا حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن زید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا
 من ابوہمیرۃ یسلم الزاکب علی الناس فی علی القاعد والقیل علی الکثیر بخاری اور سلم
 ابوہمیرۃ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سلام کہے سواریا کو اور چلنے والا اسے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت
 ہا ابوہمیرۃ یسلم علی کل سلاخی من احک کہ صدقہ فکل شیخ صدقہ وکل شیخ صدقہ
 وکل شیخ صدقہ وکل تکیہ صدقہ وافرہ بالعرف صدقہ وکھی وعن المنکر صدقہ
 وکھی عنی من خذک رکعتان یرکعہما من الضحیٰ سلم بن ابوہمیرۃ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں سے ہر آدمی

۱۶۰۶

۱۶۰۷

کی تہی تہی پر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہو سو ہر سحران صدقہ کا صدقہ دو سو بار اچھ کرنا صدقہ دو سو بار لا الہ الا کنا
 صدقہ ہو اور لوگوں کو یک بات بتلا اصدقہ ہو اور خلاف منع کام سے روکنا صدقہ ہو اور ان سب کے صدقہ میں نو کشتیں بہرہ کی چھ کی
 کفایت کرتی ہیں یعنی صبح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہو تو آدمی پر اس کی شکر گزاری بھی ضرور ہے چھ فرما کہ خیرات
 کو نام نہال ہی چھ کو نہیں منحصر نہیں بلکہ ذکر الہی کا بھی سبب ہے براہ اور چاک کو تین تماشگر گزاری میں کفایت کرتی ہیں
 ثم ابوہمیرۃ یصلون لکوفان اصابوا فکرم وکان اسطفا فکرم وعلیکہ خیر بخاری میں ابوہمیرۃ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تمہارا امام تمہارے واسطے ناز پڑھتے ہیں سو اگر اونچوں نے ٹھیک ناز پڑھی تو انکو ناز کا پورا ثواب ملو اگر
 اونچوں نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہو اور اونچے نے التفاتی کا عذاب ہو یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہیں
 درست واسطے کہ اگر امام نے ناز کے سبب رائے اور ارکان اولیہ کی تو تمہاری نسا اور بی ہوگی اور اگر اونچوں نے ناز کی شہادت
 کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہو واسطے کہ تمکو اس کی خبر نہیں مگر اونچے عذاب اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک لبے وضو ناز پڑھا
 ہو قیدیوں کو اس کی خبر نہ تو آدمی کی ناز ہوگی لیکن امام پر اس کا وبال ہے کما قال ابن عمر یطوی اللہ التکون یوم القیمۃ
 ثم یأخذہم سیدہ العنسی ثم یقول انا الیاءین المجتارون ان التکون ان التکون ثم یطوی الیاءین
 ثم الیاءین ثم یقول انا الیاءین المجتارون ان التکون ان التکون ثم یطوی الیاءین ثم الیاءین
 فرمایا کہ خدا ہمیشہ الیاءین انسانوں کو قیامت کے دن پھر ناز پڑھنے والے تھیں ایسا کیا پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ حقیقی کہہ گئے
 بادشاہان گروں کش کمان میں گم نہ کرے فلا پھر زمینوں کو کہتے کہ انہو میں تھیں ایسا کیا پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ کہہ گئے
 بنشاند گروں کش کمان میں گم نہ کرے فلا حق تعالیٰ اپنے اور بامین تھیں پاک ہو یہ اس کی قدرت کی تمثیل ہے
 اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سرور اور بادشاہوں کو ضرور کہ لازم نہیں کیا گم نہ کرے وہ چاہے کیوں نہ ہو زمین میں اختیار نہیں ہے
 اور گم نہ خدایہ کی شان ہر حرف ابوہمیرۃ یصلون لکوفان اصابوا فکرم وکان اسطفا فکرم وعلیکہ خیر بخاری میں ابوہمیرۃ سے

۱۶۰۸

۱۶۱۰

فصل مضارع
 باب الثامن

بات حضرت جبرئیل علیہ السلام سے انست کو جاتے ہوئے کہی پھر یہ حدیث فرمائی **ف** ابُو مُرَّةٍ یَزِیْلُ رَبَّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَیَّ السَّجْدَةِ
اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ
مَنْ یَسْتَغْفِرُ مِنْ ذُنُوبِهِ فَاَعْفُوْهُ کہ بخاری اور مسلم میں ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اور تم اپنے ہمارے رب سے کہو ہاں
 تم جب کہ چھٹی تہائی رات باقی رہتی ہو تو فرمادے کہ کون مجھے دعا مانگتا ہے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کہ جس سے سوال کرتا
 تاکہ میں اس کو دوں کون مجھے گناہ بخشو تاکہ میں اس کے گناہ بخشوں **ف** خدا کے نزول سے مراد اس کی رحمت کا نزول ہے
 اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول اوس وقت کی ہے جو دعا مستجاب ہے پراسوس کہ ایسا عمدہ وقت خفیت
 میں کثرت ہو پھر ہر شبی از ہر قوای بالفضل ملکت راجح جاری نزول تو زبانی خود جو مرد ہے ابوب
 بکر گیری کام فی روز و شب **ف** ابُو مُرَّةٍ یَزِیْلُ رَبَّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَیَّ السَّجْدَةِ **اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ**
 فمن حضرت نے فرمایا کہ خدا کے حضور میں ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب یہ فرات سے گزرتے
 گئے تھے جاو گیا سو جو کہ وہاں حاضر ہوا وہیں سے گزرتے تھے یعنی قیامت کے قریب سے گزرتے تھے کہ خزانہ دریا فرات سے ظاہر ہو گا
 اس کے لینے سے اس واسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اور تین مسلمان کو نبی عاقبت کی فکر لازم ہو دنیا الکرار کا
 حال ابُو ہریرہ **یَقُوْلُ رَبَّنَا اِنَّا کُنَّا نَعْبُدُکَ اِنَّا کُنَّا نَعْبُدُکَ اِنَّا کُنَّا نَعْبُدُکَ** کہ تری قوم مانی ایک یہ ہے مثل اذ کتاب التبت
یَعْنَدُ رَبَّنَا فَاَنْفَعُ النَّاسِ وَیَرْوِیْ حَقَّ فی سخط اللہ مسلم میں ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب اگر تیری
 عمر کی مدت طول کی تو دیکھ گیا ایک قوم کو کہ ان کے ہاتھوں میں کوٹے ہوئے جیسے بیلوں کی دم صبح کیسے خدا کے غضب میں اور
 شام کیسے خدا کے قہر میں **ف** مراد کوٹے والے اور جو بارہین جو حکم پاس مظلوم کو نہیں پہنچتے اور ان کے ہر حال میں
یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ حَبْرَ مَالِ السُّلُوْطِ غُلُوْهُ یُکْشَعِفُ الْجِبَالَ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِیْضُ بِدِیْنِیْ من
 الفتن بخاری میں ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہر کہ مسلمان کا ہتھال بکریاں ہونگی جسکے بھی بھر گیا
 جائے کہ وہاں دین کی چوٹیوں پر اور پانی بسنے کے مقاموں پر پناہ دین لیکر بھاگے گا فسادوں کے سبب **ف** یعنی سب
 وقت میں گوشت گیری بہتر ہو کہ لوگوں کے لئے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو کیا ان چار کھانا بہتر ہے **ف**
 انس ہیرم ابن آدم وکشیب منہ اثنتان الخ ص علی المال و الخ ص علی العسر بخاری اور مسلم میں
 اس حدیث روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑھا ہوا بچہ آدمی اور جوان ہوتی ہیں اس میں دو خصالتیں ایک تو اس پر دس سو سو
ف یعنی بیری کی حالت میں مال اور زندگی کی نہایت حرص بوجہاتی ہے **ف** ابُو مُرَّةٍ یَزِیْلُ رَبَّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَیَّ السَّجْدَةِ **اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ**
 الخ ص من قریب قالوا فصلا تا عمر کا قال لوان الناس اعتن لو معتم قال ابُو ہریرہ **اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ**
 یعنی فلاکین بخاری اور مسلم میں ابُو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں کہ ہاں کہ لوگوں کو قریب کا قوم صاحب کرا
 بھر ہو گیا ارشاد ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اپنے گوشت گیری کریں تو بہتر ہے ابُو ہریرہ **اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ**
 سے لوگ قلامی اولاد اور قلامی اولاد ہیں **ف** حدیث میں کوئی حدیث کہ اس حدیث کی خبر جو ابو الحسن کی شہادت
 ہو سیکر وہ اصحاب میں سے ہیں زید کے لکھنے سے **ف** ابُو مُرَّةٍ یَزِیْلُ رَبَّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَیَّ السَّجْدَةِ **اَللّٰهُ یُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ فَاِذَا خَلَا اَخْبِرَ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهُ مِنْ نِّسْبِیْ کُنْ فَاَعْطِیْهِ**

۱۶۲۶
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
 ۱۶۲۸
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
 ۱۶۳۱
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
 ۱۶۳۲
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
 ۱۶۳۳
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے

الكتاب من اجل هذا قيل في خبره ان جاري اور سلم من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرما کر اہل بیت علیہم السلام نے اپنے والے زنی حلیہ اور شام و بچے اور خود اور بچے یعنی جیج اور عم کی نیت و ان تینوں کا نام پر پونچھے تو وہ ان کے ہر نام پر **فصل فیما کیسہ فعلہ** اس فصل میں کہ نہیں ہیں جس کے پر مضارع مجهول ہوں **ف** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمائی کہ کتاب اسماء کیسہ فعلہ کی لا اگر منہما جاری اور سلم من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو اب میں معلوم ہے اگر ایک سوال کرنا ہوں بھر وہ شخص اسے ایک اون میں دوسرے پر اس سوئے وہ سوال کہ جو کوئی تو مجھے کہا گیا کہ بے کوئی قیمنہ وہ سوال ہے کہ وہی **ف** اس حدیث سے ہی عمر کی تعلیم اور تقدیر ثابت ہوئی کہ اس عمر سے اگر ان کی ایک عینہ کعبہ قرآنیت جلا ادم کا حسن ما انت راہ من ادم الرجال الکلیۃ کا حسن ما انت راہ من اللہم قد خلکھا فی تقطرماء ائتکھا علی رجلین احو علی عوارق رجلین یطوف بالبیت فسالت من هذا فقیل هذا السیخ بن عمر بن عبد المطلب اذ کان ابن جعد قططی اعور العین الیمنی کا تھا کعبہ طاف بہ فسالت من هذا فقیل هذا السیخ الذجال

جاری اور سلم من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مجھے خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ مجھے کے پاس میں قیمنہ ایک مرد دیکھا کہ ہوں ملک جیسے کہ قیمنہ تھے جیسے گھوڑوں رنگ مرد دیکھے ہوں اس کے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ قیمنہ برسے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اس مرد اور بالوں میں گنگھی کی ہر دو اون بانی ٹکٹا ہر دو مردوں پر تکیہ کیا ہوں ہاں اردو کندھوں پر تکیہ کیا وہی شخص میں اندک اطو کرنا ہر سوئے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کہنے لگا کہ یہ سیخ ہر دو کا بیٹا بھر سینے کا ایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھٹا لے بال والا دامنہ آنکھ کا نا اس کی کافی آنکھ جیسے پھولا آنکھ سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہنے لگا یہ سیخ و بال ہوں حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے سیخ ہوا کہ اوٹھوں گھڑین بنایا اکثر بچل میں پھر کرتے تھے اور اون کے ہاتھ لگنے سے بیا چنگ ہوتے تھے اور وہ بال کا لقب اس واسطے سیخ ہوا کہ وہ چالیس دن میں ہم عالم کو پھر الیکا عیسیٰ علیہ السلام اور وہ بال قیاس سے قریب آئے تھے حضرت نے نوٹ نوٹ حیوانی نشانیاں بتلا دیں کہ سلمان بچان لیون ہو کھا کھا دین **ف** القاد اذ تد فی الشمس یوم الطیۃ من الخلق حتی یتکون منہم کفکھ منیل یتکون الناس علی قد را عمار الہر فی العر یتکون من یتکون علی کعبہ ومنہم من یتکون الی کعبہ ومنہم من یتکون الی حقویہ ومنہم من یتکون الی الجحیم العرف ایجا کا سلم من مقدار سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ متصل کیا جاوے گا آفتاب قیاس سے دن خلق سے یہاں تک کہ اسے سیل پر لے جاوے گا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پستے میں ہونگے سو ان میں سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اس کے دونوں شوق تک پہنچا ہوگا اور ان میں سے بعض کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور ان میں سے بعض کی کمر تک ہوگا اور ان میں سے بعض لوگوں کو پینا کام دیو گیا یعنی نہ میں گھس جاوے گا **ف** سیل سے مراد یوں ہے یا سر لگانے کی سالی ہر حد یقہ تفرص العین علی الفلک کما کا حصیر عود لاف کا ی قلب شہر بھا آگیت فیہ وکتہ سقا عروای قلب انکھا لکت فیہ

۱۶۳۳

۱۶۳۵

فصل فیما کیسہ فعلہ

۱۶۳۶

۱۶۳۷

لَمْ يَكُنْ بِمِثْلِهِ حَتَّى يَصِيبَ عَلَى قَلْبَيْنِ كَبِشْرٍ مِثْلُ الصَّفَا وَلَا تَقْصُرُ عَنْهُ مَا دَامَتْ السَّعُودُ وَلَا كَرِهَتْ
 وَلَا أَحْرَأَ سَوْدَ مُرْبِدٍ كَالْكَوْزِ مُخْبِئًا لَا يَعْرِفُ مَعْرِفًا وَكَأَنَّكَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ
 هَوَاهُ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْمُسْلِمِ مِنْ خَدِيقَةٍ رَوَيْتُ بِرُوحِ خُرْتِ فَرَايَا سَلَمَةَ أَيْ هَبْنِ
 فَعْنَهُ وَلَوْ نَبْرَ حَبِيبٍ ثَابِتٍ بَنَاتٍ كَقَرْنِي بِرُوحِ سَلَمَةَ أَيْ هَبْنِ سَجُورِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ
 وَالْأَكْبَادُ جُزْءُ الدُّنْيَا وَنَحْوُهَا كَقَرْنِي بِرُوحِ سَلَمَةَ أَيْ هَبْنِ سَجُورِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ
 سَلَمَةَ مَرُورًا وَكُلُّهُنَّ طَرِيقٌ كَانَتْهُنَّ مَرْبُوعِينَ كَرِجَابٍ كَمَا سَمَانٍ أَوْ زَيْنٍ كَوَقِيَامٍ هَوَاهُ دَوْدُلٍ كَالْأَخَا كَسْرِي لَمْ يَكُنْ بِمِثْلِهِ
 أَوْ زَحَاكَ لَوْ زَهْنِي كَلَمْ يَكُنْ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ أَيْ خَوَاشِشِ نَفْسَانِي كَعَدَّةٍ كَبِشْرٍ بَانَا يَهْدِي تَتَفَقَّ عَلَيْهِ هَبْنِ نَجَارِي
 أَوْ سَلَمَ دُونِ مِينٍ مَوْجُودٍ بَلِيكٍ مِينَا صِلَتِ سَلَمَ كِي هَبْنِ مِينَا فَاذْ عَقْدَا وَهَبْلَ خَطَرَاتِ كَادُونَ بِرُوحِ مَتَابِ
 سَجُورِ مَلِكٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 أَوْ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 يَا اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا جَلَّ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَهَيْكَالُ أَنْظُرُوا هَلْ دَلِيلٌ حَتَّى يَصْطَلِحَا
 سَلَمَ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 مِينِ مَلِكٍ بَلِيكٍ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 دَرِيَا مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 نَبِضٍ أَوْ كَرِينَةٍ سَلَمَ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 وَنَسِيَانُ بِنِ أَيْ رُحْبٍ يَلَاذِي قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي
 وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَلَمْ يَدِينَهُ خَيْرٌ لَهُمْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتَفْطَحُ الشَّامُ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي
 قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي قَوْمٌ يَلْبَسُونَ قِيَامَ قِيَامِي
 نَجَارِي أَوْ سَلَمَ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 أَوْ حَايِمَا يَكُنِي كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 مِينِ أَوْ سَلَمَ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 مِينِ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 مِينِ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ
 مِينِ كَبِشْرٍ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ هَبْنِ مِينَا مِينَاتٍ مَجْمُوعًا سَوِيَا هَبْنِ أَوْ سَكُونِي بَلِيكٍ تَبِيرِ مِينِ مَتَابِ

۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰

ابو جریب بن یزید بن عمار بن تیری خدمت اور اطاعت میں توفیق فرمایا گیا کہ کیا قوت ہے اپنی است کو پیغام پہنچا تھا یعنی غزیرہ
 ڈرا تھا تو فرج جھک گیا کہ ان میں سے بیٹا ہم سے راویا ہو تو دو سکی تیرے کو باجیا کہ کیا فوج نے تمکو پیغام پہنچایا تھا تو دو سکی تیرے
 لوگ کیسے کہہ رہے ہیں تو کوئی بولنے والا نہیں آیا تو نہ الفوج سے فراویا گیا تیرے سے کہ کون کو راہ ہو تیری یا جی تو فوج
 کو یہ کہہ گا کہ تم راویا ہو سکی تیرے کو راہ ہر قسم لوگ گواہی دو کہ قریب سنہ او کو پیغام پہنچا یا تھا سو یہی مطلب ہے کہ اگر غزیرہ
 اور اسی طرح مننے بنایا تمکو عادل اور فاضل است تاکہ تم کو راہ ہو لوگوں پر اور رسول پر گواہ ہوئے **ف** اس نئی بات
 است محمدی کی فضیلت سب امتیں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی بابت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی بلکہ اس واسطے کہ
 اور صاف شہر پر بعض روایت میں آیا ہے کہ فوج کی است جیسا کہ ابیت محمدی ہر وقت میں کہاں موجود تھی ہر ایک گواہی
 کیونکر نہ ہوگی تو امت محمدی ہر ایک کہ ہر چند تمھارے وقت میں لیکن ہر حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے کہ کلام
 زیادہ تر سیکھ کلام کی سند نہیں **و** ابھی ہر ایک کہ **یَسْتَجِابُ لَهُ دَعْوَاكَ وَيُخْلِقُ يَوْمَ تَشَاءُ مَا يَشَاءُ بِقَوْلٍ قَلِيلٍ**
ف کہ جس طرح ہے بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اور وقت تک مقبول ہوتی
 ہے تک کہ وہ اس طرح سے جلدی کرے کہ اپنے اپنے سے دعا کی تھی سو اس سے میری دعا مقبول کی **ف** دعائیں اس طرح
 شتابی کرنا ایسی ہی اولیٰ ہے کہ ایک کافر و عہدی ہر آدمی کو خدا کی کاوش سے کاہنہ کیا معلوم ہے جو بدی کرنا ہے غزیرہ بیان ہوا
 کہ عید دعا قبول نہیں کیا حرکت ہے اور حدیث میں آیا کہ مسلمان کی دعا مقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اس کا انتظار ہو یا
 خواہ آخرت میں بہت پیروں کی تمنا آدمی دنیا میں کرتا ہو حال ان کے حق میں بہت نہیں اس واسطے کہ حق تعالیٰ اس کے عوض نہ دے
 اس واسطے کہ اپنے درویش سے کہ کسی کو محمد و منین بھیرا **عَدَدُ اللَّهِ تَنْ عَمْرٍو يَنْفُضُ لِلْقَسْدِ كُلِّ ذَنْبٍ** کا الدن
 مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جائیں سو اقرض **ف** یعنی تو اس کو اتنا
 شہید بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض اور گناہ میں ہستی کہ ہے علیٰ گناہ کہ تو جس سے ہر ایک حقوق العباد میں
 یعنی شہید سے خدا گناہ سب معاف ہو جائیں گے نہ دونوں گناہ کا واخذ رہتا ہے **وَمَنْ يَمْشِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَمْشِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
وَالْكَافِرُ يَمْشِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَمْلِكُ النَّارَ يَأْكُلُ النَّارَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَكُونُ رَاقٍ يُخَالِقُ النَّارَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَكُونُ رَاقٍ يُخَالِقُ النَّارَ
 کہ تم کو بیشک کسی کو راہی ہو نہ اس اور دوزخ والوں کا کہا گیا کہ وہ خود کو بیشک کسی کو راہی ہو نہ اس اور دوزخ والوں کا کہنا

نوی است محمدی
 بدوی فی ۲۲

۱۶۵۰
 عین در حال غزیرہ
 نبوت است
 از جہانشان گذار

۱۶۵۲

الباب التاسع

نویں باب میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل میں شہیدین میں جیسے کہ فیصل کاوی ہونے کا ذکر ہے **وَاللَّيْلَةُ أَوْ مَرَّتْ**
فَقَالَ كَلِّمْهُ فَخَلَّاهُ وَأَمَّا الْبَارِئُ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَرْجُوٍّ بخاری میں عروہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک
 آنے والا ہے رب کی طرف روانہ ہے کہا کہ ہاں پھر اس سے کہا کہ میں اور کہ عروہ داخل ہوا جس میں **ف** نویں باب حضرت
 حج کہ پہلے سے جب اس میں پانچ جگہ کا عقیدہ نام ہے کہ حضرت نے حدیث فرمائی یعنی حج اور عروہ سابعی ایک احرام سے لاکر
 اس کو قرآن پڑھتے ہیں یہ حدیث امام عظمیٰ کی دلیل ہے کہ قرآن افضل ہے حج اور شیعہ یہ کہ عروہ کے احرام تو ایک پھر حج کہ عروہ
 دوسرا احرام باہر حج اور اگر **ف** ابھی کہ **تَاكُنِي سَجْدَتِي فَيُكْرِهِيكَ أَنْ تَكُونَ مَعَ ابْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ** کہ

۱۶۵۳

۱۶۵۴

ایک رب جو گناہ بخشا اور گناہ کو پکڑتا جو تیرا جو چلبے سو قریب سے تجھ کو بخشا غبار کا غبار اس حدیث کے ایک اوی نے کہا کہ میں نے
 نہیں جانتا کہ حضرت تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ جو تیرا جو چلبے یعنی جو بار گناہ کر کے آدمی تو بیکار کیا ہو سکی تو یہ
 قبول ہو گئی آدمی کا قصہ اور کیجیے تو دو تین بار میں تنگ نہ بناتا جو یہاں کر پڑی کی شان ہو تنگی کا کیا امکان ہے **نظم**
 بار آ بار بلبرہستی باز آ گر کافر و زندقہ سپستی باز آ این در گمہ اور گمہ نوینست صدر بار اگر تو بہر شکستی باز آ
 لیکن شرط یہ ہو کہ توبہ کے وقت نہ راست ہو اور اس گناہ کے کرنے کا قصہ نہ ہو اور اگر اس گناہ کو نہ چکا قندل میں موجود ہو تو صرف بیان
 توبہ کرنا گویا سحر این کرنا ہو اور یہ فرمایا کہ تو کہ جو تیرا جو چلبے چاہی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ نفرت کو نہیں دیتا اور مطلب
 نہیں کہ توبہ کے بعد آدمی بے قید و باز ہو کر کسی ہر عمر کو بن عبسۃ آرسکی بھلاؤ اکا کھام و کسر اکا کھان
وَ اَنْ تُوْحِدَ اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا ۚ وَ اَلْهٰدِیْنَ سَاکَ ۙ اَیُّ شَیْءٍ اَزْ سُلٰکٍ یَّغِیْثُ اللّٰهَ مُسْلِمٌ عَمْرٰن
 عبسۃ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اور پروردگار نے تمہارے توبہ کو اور توبہ کے توبہ کو اور سوئے کہ ہم سب لوگ خدا کو
 اکیلا مانا کہ جانیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو نہ رکھیں یہ حضرت نے عمرو بن عبسۃ سے فرمایا کہ اس نے پوچھا حضرت سے کہ خدا نکلو
 کس کام کے واسطے بھیجا ہے **ن** ابتدائی اسلام میں جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسۃ کے میں یا حضرت
 سے اس نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اس نے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس نے کہا کس واسطے
 بھیجا ہے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس نے کہا کہ تمہارے ساتھ دیا ہو حضرت نے فرمایا ایک نسا اور ایک نسا یعنی ایک بیکہ صدق
 اور بلال نے پھر اس سے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیا کہ تو نہیں دیکھتا میری انورانی
 کافروں کا غلبہ آج تیرے گھر میں جا جب تو ہمارے ساتھ سنو تو **اُیوْقَ حَکِیْمٌ مِّنْ حِزْبِ اَسْمٰکَ عَلٰی مَا سَلَفَ**
لَاکَ مِنْ خَیْرِ ۚ ۙ اَلَا کہ کہ بخاری اور مسلم بن حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہواؤں نیکی پر چھو
 لگے ہوئی **ن** حکیم بن حزام سے روایت ہو کہ میں نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی یا رسول اللہ حالت کفر میں جمعیتیں نکلیاں
 کی ہیں جیسے براہ پروردگار اور گردن آزا کرنا سوا اس کا بھی قبول مجھ کو ملے گا کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت الہی
 نیکی کا ثواب ہر ایک کے لئے **اَلَا کہ** کہ بخاری اور مسلم بن حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہواؤں نیکی پر چھو
 برابر بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تومیری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ن اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر بن ابی طالب کی ثابت ہوئی حضرت نے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت میں نہایت عمدہ
کمال ہو **اَبُو ہُرَیْرَہٗ ؓ اَسْتَدْعٰی اللّٰهَ عَلٰی قَوْمٍ قَعَلُوْا مِیْنٰیہٗ کِشِیْرٌ اِلٰی رَبِّہٖ اَعِیْذُہٗ اَسْتَدْعٰی**
عَضْبُہٗ اللّٰهَ عَلٰی اَنْ یَّجْعَلَ یَقِیْنُہٗ ؕ ؕ ؕ اَوْ سَوَّلَ اللّٰهُ فِی سَبِیْلِہٗ اللّٰهَ خَیْرًا اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت
 خدا کا اور قوم پر چھوئے خدا کے پیغمبر سے ایسا کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غصہ
 خدا کا اور مرد پر جس کو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں **ن** جنگ اُمد میں کافروں نے حضرت کا دانت شہید ہوا
 اور چہرہ شریف پر گھر دیا لگا اور ہونٹ پر زخم یا علی مرتضیٰ نے پانی سے حضرت کا خون دھوئے بن حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوی
 لڑائی میں حضرت نے ابی بن خلف کو بچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون کے مبارک اوی خیم کے صدمے مر گیا **اَبُو ہُرَیْرَہٗ ؓ**

پان توبہ توبہ
 اگر چہ خدا توبہ
 پس توبہ توبہ

۱۶۶۰

۱۶۶۱
 خذوا فیہا زینۃ من لافان

۱۶۶۲

۱۶۶۳

۱۶۶۴

وروایان حران میں جو حضرت عائشہؓ پس کیں جو انھوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبروں میں غدا بہ تو اس وقت حضرت عائشہؓ
 روایت ہے کہ میرے پاس یہودی دو بیہوش تھے انھوں نے مجھ کو غدا بہ کی خبر دی تینے اونکی بات نافی جبے جاگن تینے
 یہ حال حضرت حکمت حضرت یہ مدین فرائی اور حضرت ایسی کوئی نماز پڑھتے تھے کہ میں غدا بہ قبر سے پناہ مانگتے ہوں خیر اچھے ہریک
 بحسب اللہ من قوم یدخلون الجنة فی السلاسل بخاری میں ابو یوسف سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عجب معاملہ کیا ہے
 اون لوگوں کے جو بہشت کو جاننے کے رنجیوں میں ہیں یعنی اکثر کافر ہندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت
 میں داخل ہوتے اور بعض کہتے ہیں شمس الہی کی رنجیہ ملو یعنی بسکو خانے اپنی طرف پہنچ لیا بہشت میں داخل ہوا
 البراء بن عازب علی حدیث ایں علی و فی قلندر ارجح کثیرا قالہ فی رجل من بنی النخعیۃ
 قال اشہد ان لا اله الا الله وانک عبدہ ورسولہ کثر تقذکم فقاتل حتی قتل سبای اور مسلم میں برابر
 عازب سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسے آسان عمل کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ اسے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا حضرت
 اوس مروی ہے کہ بن فرما جو بنی نبیہ کی قوم سے تھا اسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سو ائمہ کے کوئی لائق عبادت نہیں پھر اگے
 بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ لگا لگا ف بنی نبیہ نصاری کی ایک قوم ہے اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اسے کہا
 کہ میں اول کافر سے لڑوں پھر مسلمان بن جاؤں پھر حضرت نے فرمایا کہ اول مسلمان ہو پھر قتال کریں وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
 آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ اسلام نماز و حج کو چھوڑ دینا بہت زیادہ نفع دینا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہے یہودن اسلام کے کوئی عبادت اویسی کی قبل نہیں خیر انشعادت
 ائمہ کو بخاری میں اس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شک کیا بھی جمل کی تمہاری تاف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر میں
 تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں کھا کھا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا اچھا مارا پیا اگر بڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھا کھا بھیجے
 لکھتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت کے عوض میں دوسرا بہت پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے
 گھر میں حضرت اور حضرت زینبؓ حضرت کو کھا کھا بھیجا شک کرنا عورتوں میں پیدا نہیں چیز ہر ضوہا ستوتوں میں شرع میں پڑھتے ہیں
 اسی واسطے حضرت نے بھی اچھے کھانے کیان ابو ہریرہؓ عن ابنی من اکتسبہ فقال لقومہ لا یتبعنی رجل
 قد مالک طعاما و امرأۃ و هو ید ان یتبعی بہا و لا یتبعی بہا و لا اخر قد ہی یتبعی نا و لا یتبعی نا و لا یتبعی نا
 و لا اخر قد استقری عنما او خلفا و یتطیر و لا کھا فتن افوا فی الکفرۃ حین صلوٰۃ العصر
 او قریباً من ذلک فقال للشمس انک ما منیہ و انک ما موہر اللہ علیہا علی شیعہا فحبست
 علیہ حتی فخر اللہ علیہ فقال جمعوا ما عینوا فاکتلت النار لیتا حله فالت ان تطعمہ فقال فیکرم
 خلوق فلیس الیغنی من کل فیلک و کل نبایعوا فلصقت یدک رجل یدیم فقال فیکم القلوق فلیت الیغنی
 فیلک فبایعہ فلصقت یدک ید صلیباً و تلتک فقال فیکم القلوق انتم فلکنتم فاحرجوا لہ
 فیلک را من ہر قوم من ذہب فوضعوا علی المال و هو بالصعید فاکتلت النار فاکتلتہ فاکتلت
 القلوق لا حد من فیکم ذلک بان اللہ رای صفتنا و کھننا فطیمہا لنا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ

۱۶۸۹

۱۶۹۰

۱۶۹۱
فہذا الخیار و تفسیر ان لا اله الا الله

۱۶۹۲

فَصَبَّحُوا بِحَدِيثِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَا تَصْدُقُنْ بِصِدْقَةٍ فَخَرَّ بِصِدْقَةٍ
 فَوَعَدَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَاصْبَحُوا بِحَدِيثِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَا تَصْدُقُنْ بِصِدْقَةٍ
 وَغَنِيٍّ عَلَى سَارِقٍ فَابْنِي فَقِيلَ لَهُ كَمَا صَدَقْتَكَ فَقَدْ قِيلَتْ أَمَا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِيفُ
 بِمَا عَنِ زَانِهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَنْتَفِعُ مِنْهَا أَطْعَامُهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ لَيْسَتْ تَعِيفُ بِمَا عَنِ مَرْثَدَةَ
 بخاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایسے نہ کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دوں گا سو اپنی خیرات لیکر نکلا
 تو اس کو حرام کا عورت کے ہاتھ میں کہا آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کا عورت کو خیرات ملی تو اس نے کہا اے
 تیرا شکر جو حرام کا کسی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کہہ نکلا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو وہ مالدار کے ہاتھ میں کہا آیا تو فجر کو لوگ
 باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس نے کہا اے تیرا شکر جو مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کہہ نکلا سو وہ مالدار کے ہاتھ میں کہا آیا تو فجر کو لوگ
 چنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس نے کہا اے تیرا شکر جو مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کہہ نکلا سو وہ مالدار کے ہاتھ میں کہا آیا تو فجر کو لوگ
 تو اس سے خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کا کسی خیرات تو اسوے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال اپنی حرامی
 سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شکر ہے سو وہ بھی خیرات کرے اس نے اس سے جو صدقہ آیا ہوا اور شاید کہ چوٹا اس کے سبب چوٹ
 باری ہے معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگر چہ واقعتی ہے موقع خرج بونیت خالص ہے
 ق ابو ہریرہ قال رجل لم يعمل حسنة قط الا هلك اذا مات فحرقوا ثم اذ حرقوا نصفه
 في البئر ونصفه في البحر فقال الله لئن قدنا الله عليك لعذبناك عذابا لا يعذب به احد من العالمين
 فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله ابراهيم ما فيه وامر الخليل فجمع ما فيه وشر قال
 لم فعلت هذا قال من خشيتك يا اديب وانت اعلم فغضب الله عنهما بخاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگوں سے کہا کہ جب تک شخص مر جائے تو اس کو جلاؤ یا بھجرو اس کی آجھی اللہ کی
 بکیر ہو اور آدمی دنیا میں تو قسم خدا کی اگر نہ ہے اس کو تنگ کیا اور عذاب قدر کیا تو البتہ ابوسہیل نے بار بار کہا کہ تمام عالمین
 کسی پر ویسا عذاب نہ ہو گا بجز جس پر مردہ کیا تو اس کے لوگوں نے وہی کیا جو انہوں نے کہا تھا سو خدا نے اس کے گھر سے حکم کیا کہ اجنبی
 اوسین خاک تھی اسے جمع کر دی اور کیا حکم کیا اوسے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اس شخص سے فرمایا کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا تھا تو
 کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہو سو خدا نے اس کو خوش دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الہی اور اپنے
 تصور کا اور معرفت کا سبب ہے ق ابو ہریرہ قال سئل عن رجل قال لا املك الا ان اذبح نفسي لله فلو قيل له ان
 تذر كل امرئ منهن غلاما يقال في سبيل الله فقال له الملك قل ان شاء الله فلو قيل له ان
 فاطاف بهن ولم تذل منهن الا امرأة تصفك انسان لقي قال ان شاء الله لو وجدت ذكرا
 انجي لحاجتيه ولم يمسني سبعين وثمانين بخاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 سلیمان بن داؤد علیہ السلام آج کی رات سو عورتوں پر گھومنا لگے اسی وقت کہنگا کہ ایسے ہی عورت ان کا جس کی جوارہ خاتون
 چاہا کہ تیرے لئے اوس کے گھر کا کہہ کہ اگر اسے چاہا کہ اسے لے کر آئے کہ اسے چاہا کہ اسے لے کر آئے کہ اسے چاہا کہ اسے لے کر آئے

خبر لا خیر فیہ
 بخاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 خیرات دوں گا سو اپنی خیرات لیکر نکلا

کوی نہ جیتی ہو ایک عورت آوھا آدمی جنی اگر سلیمان انشا را رسد کھتا تو او کی بات پوری ہوئی اور اپنے علی کا اسید وار تر ہوتا اور ایک
 روایت یہ ہے عورت کو کبھی عورت کا ذکر ہو اور دوسری روایت میں شرف جب کہ کن بیجا میں سستی کی تب حضرت سلیمان
 کثرت لولا کی آرزو کی کہ ہمارے میں غیروں کی حاجت نہ ہے گواشا را رسد کھتا بھو اسکے مارو پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ
 تو ان را رسد ضرور کھدیوے اس واسطے کہ بدو ان کی مدد آجی کوئی کام نہیں ہو سکتا بغیر ہوا ولی حکیم ہوا یا شاہ قی کوئی نہ کہ
 قتل سبعہ قتلوا ہذا امی واکامنه ہذا امی واکامنه یعنی جھلیکیا بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ عیسیٰ نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اس کو قتل کیا میرا تو میں اس کا یہ سیر ہو میں اس کا ف جلیب ایک
 صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس اون کی لاش پڑی ہوئی حضرت نے اس کو فضیلت میں پرورد
 فرمائی پھر حضرت نے کہا میں ہرانی سے آئے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اسکے قبر میں دفن کیا وہ ابو ہریرہ قریب قریب
 قریب ایک ایک کافر کے قبر میں دفن کیا وہی اللہ الیک ان قریب قریب انما لہ احرقت امۃ من الکفر
 تسبیح بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا ایک چٹائی کسی غیبی کو کھانا تو اس نے حکم کیا سو چٹائیوں کا مکان جلاوا گیا
 تو خدا اس غیبیہ فرمایا کہ ایک چٹائی نے کھانا تو نے غنیمت کے ایک گرو کو جلاوا یا جو تسبیح کرتا تھا حضرت سوئی ہوئی بنی خبابی
 میرے صلی کی کہ الی تو کہ ہماروں کا بستیوں کو ہلا کر رہا ہو حال انکہ ان میں نیک لوگ بھی تھے میں نے حضرت سے وہی کی تصدیق چاہی حضرت
 سوئی لوگوں کی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے وہ ان ایک چٹائی نے ان کو کھانا حضرت نے چٹائیوں کا مکان جلاوا یا جب
 خدا فرمایا کہ ایک چٹائی نے تصویریں سب چٹائیوں کو جو یاد خدا کرتی تھیں کیوں جلاوا یا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا اللہ
 واکرم بنی حنین کو کان عرشہ علی الماء وکتب فی الذکر کل شیء ثم خلق السموات والارض بخاری
 عمران بن حصیل سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اسکے سو کوئی چیز تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
 لوح محفوظ میں ہر چیز کے بعد اسکے آسمانوں اور زمین کو پیا کیا عمران بن حصیل سے روایت ہے کہ میں حضرت کے پاس تھا
 اتنے میں میں لوگ آئے سو اونھوں نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو بوجھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں نے کہنے مجھے کہا کہ تیرا ووت چھوٹ گیا میں نے ڈسٹ کچھ لیا وہ مجلس ہو گئی اگر دین میں رہتا تو اس سے
 زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوا ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی عرش نہ پانی لوح محفوظ آسمان
 نہ زمین بعد اسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا اس کے بعد آسمان اور زمین کو بنایا
 حدیث سے اس معلوم ہوا کہ جو بنائی ہوئی تھیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں وہ غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص سکون میں سمجھ سکتی ہے نبی معصوم
 کے فرمان پر اعتقاد کرنا چاہیے ابو ہریرہ سے کہ انشا فرماتے ان معہ ما ابنا ہما جملہ الذنوب فذهب یا بنی اسرائیل
 فقال لصاحبہ ما انما ذہب یا بنی اسرائیل قال لا ادری انما ذہب یا بنی اسرائیل فقال ادری انما ذہب
 نقضوا لک فی فخر جہا علی سیکم ان بنی اسرائیل ذہب تارہ فقال انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل
 فقال انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل
 کہ حضرت فرمایا کہ وہ عورتیں جن میں ان کے ساتھ لکھے وہ بیٹے تھے پھر لایا سو ایک رت کیے کو لیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت

۱۶۹۸

۱۶۹۹

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا لکھا

بنا علی عرش
نقضوا لک فی فخر جہا علی سیکم ان بنی اسرائیل ذہب تارہ فقال انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل انما ذہب یا بنی اسرائیل

۱۷۰۱

اسے رب سیر پاچا کرتی جو اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میری متوجہ رہا تو اسکی پاپٹ آئی جب میں سرون ہوا تو اسے پاس پکارتی
 سو میں نے پکارا اور میری طرف سے کہہا کہ اور رب میری پاچا کرتی جو اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اسکی پاچ نے
 یوں کہہا کہ الہی ہاؤ سکو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جبرج کے اور اسکی
 عبادت کے آپس میں فکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اسنے بنی اسرائیل سے کہا اگر تم چاہو تو میں
 جبرج کو با میں تمھاری خاطر سے گرفتار کر دوں سو وہ عورت اسکے سامنے آئی تو جبرج نے اسکی طرف کچھ التفات کیا تو وہ چرچا
 والے پاس آئی اور وہ اسکی عبادت میں شامل ہو گیا تب وہ عورت نے اسکو اپنی ذات پر قیاد کیا سو اسنے اسے صحبت کی
 تو اسکے پیٹ پر گھاسو وہ جب جنی تو اس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جبرج کا جو تو لوگ اسکے پاس آئے اور اسکو اسکے عبادت میں
 سے اوتار اور اسکا عبادت خانہ ڈھایا اور اسکو مارنے لگے سو جبرج نے کہا کہ کیا حال ہو تمھارا یعنی کیوں تجھے مار رہا سو اسھون نے
 کہا کہ تو نے اس بدکار سے نہ کیا سو وہ تیرے لطف سے اسکا جنی ہو تو اسنے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو اسکو نے اسے توجہ سے
 کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھوں پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جبرج نے اسکے پیٹ میں ٹھونکا دیا اور
 کہا ایڑے کے تیرا پ کون ہر لڑکے نے کہا کہ فنا جانے والا میرا پ ہے حضرت فرمایا پھر تو لوگ جبرج پر جھکے تو اسکو جو منے
 چائے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سوئے بنا دیں گے جبرج نے کہا کہ نہیں اسوسی طرح کا منی سے بنا دو جیسے آگے تھا
 سو اسھون نے بنا دیا اور کسی نے میں ایک لڑکا اپنی ہاکا دو دھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر بھری پوشاک والا
 اسکی مانے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس مرد کو برابر کر دیکھو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اسکو دیکھا
 تو یوں کہا کہ الہی مجھ کو ایسا کنجیو پھر اپنی مالکی چھاتی پر جھکا سو وہ دھ پینے لگا اب ہر شے کہہا کہ اگر وہ یاسر حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور
 حضرت اس لڑکے کے دو دھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلے کی اونگلی اپنے منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اب لوگ
 ایک اونڈی کو لیکر نکالے اور اسکو مارے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اسکی نفایت ہو دی
 اچھا کوئل جو تو لوں لڑکے کی مانے کہا الہی میرے بیٹے کو اس اونڈی پر ابر کنجیو سو اس لڑکے نے دو دھ پینا چھوٹا اور اس لڑکی کی طرف
 دیکھا تو کہا الہی مجھ کو ایسا کنجیو تو وہی جھک گیا اب اسے کچھ ٹھک رہی تھی تو اسکی سر موڑی کہہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو میں نے
 کہا کہ الہی اچھے بیٹے کو ایسا کنجے سوئے کہہا کہ الہی مجھ کو ایسا کنجے اور لوگ ایک اونڈی کو لیکر نکالے اور چمے اسکو مارے تھے
 اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کنجیو تو وہ لڑکا الہی مجھ کو ایسا کنجیو لڑکے نے کہا کہ تفرقہ
 مرد خاتم تھا سو میں نے کہا کہ الہی مجھ کو ایسا کنجے اور اللہ اس اونڈی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حال اچھا سے حرام نہیں کیا
 اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حال اچھا سے چوری نہیں کی تو اسوسی میں نے کہا کہ الہی مجھ کو ایسا کنجے **ابو جبرج**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سو آتین لڑکوں کے کوئی لڑکا گو دین نہیں بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر ہر شے فرمائی اور وہ لڑکوں کا
 ذکر فرمایا تو یقیناً لڑکوں کا بوندنا بیت ہوا **سبکہ** بن لڑکا گوج کاں خیر فم سائنا البیوم ابو فکاکہ بن خیر
 لڑکا لکھنا سبکہ **بقی** کہ منقصہ فیکون ذی قرح بخاری اور سلم بن سلم بن ابی رزیک روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمار
 سوا سون میں بہتر سوا کج ابو فکاکہ ہے اور ہمارے پیادوں میں بہتر پیادہ سبکہ ہے حضرت نے ذی قرح سے اپنے ہونٹوں کا

تھکا لایا تھا متناظر الانوار

۱۶۰۷

فی قولہ کیشہ ہوا کا خون کا نام ہوا پرتا وہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت ابو بکر کی روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ

۱۶۰۸

لعل اللہ یسخرنا ویرعنا قال فلقی اللہ فی حجاز ورحمۃ بنجاری اور سلمہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم

۱۶۰۹

تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو عموں کے پاس جاؤ تو اس کو گدڑ کرنا یعنی ختمی سے تقاضا کرنا

شاید کہ خدا مجھے بھی وگدڑ کرے حضرت فرمایا پھر وہ مروی ہے کہ ابو بکر نے اس کے وگدڑ کی کہ میں نے اس کو سیر کرنا کیا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اس کو تنگ نہیں کرتا اور ابو بکر نے فرمایا کہ ان کے تنگ

کرتا تھا سلمہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وگدڑ کرنا یعنی ختمی کا کام کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابی

بکر نے کچھ عیب کی بات نہیں بلکہ پیروی مرے حق میں نہیں تاکہ اپنے اہل عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی فہم سے بچے

ق حائثہ کان مدابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فنجعلہ اللہ فرجہ للفقیرین کما من عبد یشکون فی بکادہ یشکون فیہ ویکتفیہ لایخرج من البکادہ صابرا غلبا یعلمون انہ لا یسبوا

الاماکب اللہ کہ لا کان کہ مثل اجر شجید قیام لکمر لعاۃ شہ حین سائلہ عن الطاعون بنجاری اور سلمہ بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہاں عذاب تھا خدا اس کو بھیجتا تھا سپر کہ چاہتا تھا اپنے

مردوں کو سوزنے اور وہاں کو ایمان داروں کے واسطے رحمت کر دے الا جو بندہ کسی شہر میں ہوا اور وہیں ہوا ورنہ وہیں ہوا اس کے

نہلے شہر سے مضبوطی سے قلاب کی امید رکھے جاتا ہو کہ وہاں کا صبر بدون تقدیر الہی کو سکو نہ پونچھو گا تو اس کو شہید کے برابر قرار

ملے گا حضرت یہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی جب کہ انھوں نے حضرت سے وہاں حال پوچھا یعنی اگلی است پر وہاں عذاب

تھی اور است محمدی پر رحمت ہر جو کوئی وہاں میں رہ کر شہر سے نہلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وہاں کے حدیث سے وہ مرعابے

نقلہ لا یخاف من جمہاتک الا انوار

۱۶۱۰

میں یا پھر یہ جند بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم کما یجوز فی حجاز فاحذر سکتینا

جند بن ابیہ کہ فماد قال الذم حتی مات قال اللہ تعالیٰ بآدم بنی عبدی بنفسہ فحماۃ علیہ

بنجاری اور سلمہ بن جند بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم نے اگلی میں ایک مرد تھا اس کے ایک خرم تھا سو وہ

رے کا تو اس نے چھڑی کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بہا وہاں تک کہ گریا حق قتل نے فرمایا کہ میرے

۱۶۱۱

اپنی جان میں مجھ پر جلی کی سونپے اوپر شہرت حرام کی ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم کما یجوز فی حجاز فاحذر سکتینا

أفضل فاختدجهم أو قال الله سبحانه كان أمر الراهب أحب إليك من أمر السائح فاقبل هذه الدابة
حتى يصير الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فآخضه فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبطلني فإن ابتليت فلا تدل علي من كان
الغلام يبرئ الأكمة وألا برص ويد أوى الناس سائرهم كذا في فسيح جليس الملك كان قد عي
فأما بعد يا كذا في فقال ما هذا لك أجمع إن كنت شقيتي قال لي لا أشفي أحدا إنما يشفي الله وإن
أمنت بالله دعوت الله كشفاك فأمس بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال لي قال ذلك رب غيبي قال لي وراك الله فاختدجهم فلكم
يعرب به حتى دل على الغلام فجئ بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحر كذا ما لم يزل
ولا ينص وتفضل وتفضل قال فقال لي لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فاختدجهم فلكم
حتى دل على الراهب فجئ بالراهب فقبل له النجع عز دينك وأبى فدما بالنداء فويع من المشاة ويخبر
رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جئ بالغلام فقبل النجع عن دينك فأتى فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال أذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوه إلى جبل فادأبغضوا ذروتة فإن ترجع عن دينه
ولا فاطرحوه من ذهابه فصعدوا به إلى جبل فقال اللهم اكفنيهم بيسئلت فرجهم ثم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفايهم الله فدفعه إلى
نفر من أصحابه فقال أذهبوا به فاحملوه في ثوب ثوب فتوسطوا به الجبل فإن ترجع عن دينه ولا
فاقد فوه من ذهابه فقال اللهم اكفنيهم بيسئلت فأكفأت بهم السفينة ففرضوا رجاءهم
إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفايهم الله فقال للملك إنك لست بهاتلي حتى تفعل
ما أمرتك قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلي علي حينئذ ثم خذ سهمان
كنايتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم اللورب الغلام ثم أرمي فإنك إن فعلت
ذلك فتلتني تجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهمان كانا فيهم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم اللورب الغلام ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع
يك في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امتا رب الغلام امتا رب الغلام امتا
رب الغلام فأتى الملك فقبل له أرايت ما كنت تفكر قد قال الله تعالى بك صدرك قد أمر الناس
فأمرهم لا خذوا حيا ولا شيئا فخذوا الصلوات والنيران فقال من كذا جمع من دينه فالتجوا فيها أو
قبل له أقم ففعلوا حتى جئت أمرهم ومعهما صبيهما ففعلوا حتى وقع فيها فقال له الغلام
يا أمه ما صيرني فأناك على الحق سلم من بيت بيت سويت بركه فترت فزايك ثم سألني أياك بارئاه وأرادوا كايك
جادوك فما سبب ده فجاوبوك يا أمه بارئاه فجاوبوك يا أمه بارئاه فجاوبوك يا أمه بارئاه فجاوبوك يا أمه بارئاه

هذه هي الحقايق المشاهير

فرمایا کہ اس کو مارو اور اس کے لئے کہنے سے سنا ہے میں نے اس کو بے رحمی سے قتل کر دیا اور اس کے لئے کہنے سے سنا ہے میں نے اس کو بے رحمی سے قتل کر دیا اور اس کے لئے کہنے سے سنا ہے میں نے اس کو بے رحمی سے قتل کر دیا

فصل فیما لکم فاعلہ

اربعین فی المنام نلت لک الیاء جاکونی بک الملک فی سر قری من حری فیقول ہذا امر انک فاکشف عنک

وہجاک فاذا آنت ہی فاقول ان ناک من عند اللہ فیضہ بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ زایت ہو کر حضرت عائشہ

کہ مجھ کو خواب میں کھلائی گئی تین رات تک جو کہ پاس فرستے آتا تھا یعنی تیری عورت تین رات تک

لہو لا توکیو کیسا ہوں کہ صورت تیری ہی تو میں کہتا تھا کہ اگر خواب خدا کی طرف سے تو خدا یوں ہی کر گیا یعنی میرے کھانچ میں ابھی

ت میں جو حضرت فرمایا کہ اگر خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور چیز نہیں تھی تو مقرر کھانچ ہو گا سو اگر مجھے خواب

میں مجھ پر نہ ہو تو نہیں بتا ہوں ہرگز کہ اگر یہ لیکہ القدر شہم ایتظنی بعض اہل فذلتہ عادی و ہے

فلسیتہا فالتسہا فی القدر العزیز لہ من ہر شہرہ ریت ہو کہ حضرت فرمایا کہ شب مجھ کو خواب میں معلوم ہوئے ہیں کہ بعض

مجھ کو کجا دیا تو میں نے مسکو مجھ لایا اگر ابو موسیٰ ایت یون کہ میں شب کو بھول گیا تو اس کو رمضان کی آخر میں اتون میں تار کر د

ف یعنی ہاں راون میں من جاکونی اعطیت حسنا کہ عظیم من احد من الانبیاء قیل فی نصیحت بالربیب

مسیحہ شہرہ جعلت فی الارض مسجدا و طہور انا کما کرجل من اصبی ادرکک الصلوۃ و کلیصل

واصلت لی الغنا کر و لک کل احد قیل و اعطیت الشفاعة و کان الذی یبعث الی قوم خاصۃ و

بعثت الی الناس عاھا تنجھا و اسلام میں بابر روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ مجھ کو پانچ نعمتیں ملیں گی جس پر کسی غیر کو نہیں

مجھ کو فتح نصیب کی وہاں کہ میں نے بحر کی ماہ تک اور ساری میں میرے واسطے سجدہ کا اور پاک کر دیا یعنی ہر جگہ نماز اور

تو سب سے کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے گا وہاں پڑھ سکوں اور حال ہو میرے واسطے فیض کے مال اور مجھے یہ سکون حاصل ہے اور جو

شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور میرے فقط اپنے قوم پر بھی اما تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھی کایا یعنی ان پنج چیزوں سے

حضرت سے غیر میں افضل ہے حضرت کا عیب یہ تھا کہ بادشاہ و موم خوف کھاتا تھا اور انصاری کو سوا عبادت خدا اور جگہ نماز پر جہاں

درست تھا تو ہم کا حکم تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور ہم کا حکم ہوا اور غفیرت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت

میں ان حضرت کو سوا کوئی غیر شفاعت نہ کر سکے گا اور ہفت اقلیم کی ہر جگہ سے سکون حاصل نہیں ہو گا حضرت کے و ان عباد

امرت ان اسجد علی سبعة اعطی علی الخیر و الیدین والو کتبہن و اطرا ان القدر کین ولا کفیت

الشیاک فلا الشمر بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عباس روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ مجھ کو مابہر سجدہ کرنے کا سات ہزار ہون

متقی ہر اور دونوں تھو ہر اور دونوں گھٹنوں ہر اور دونوں قدموں کے سر اور یہ حکم ہو کہ نماز میں کہے اور بالوں کو سمیٹوں

۱۶۲۵

۱۶۲۶

۱۶۲۷

۱۶۲۸

۱۶۲۹

فصل فیما لکم فاعلہ

خفتا کلاخار ترجمہ مشارق الافکار

کہ میرا خاوند اگر گھر میں آئے تو چیتے کی طرح سوئی اور اگر باہر نکلے تو شیر شاہی اور بوجھ عمدہ کنی سے عمدہ کنی کا ٹونڈ
 بنیں کرتا چیتے عورت کے کما کر میرا خاوند اگر کھٹے تو سب ہیٹ سجاو اور اگر پینے تو بالکل پی جاتے اور اگر لپٹے تو اپنا بان
 لپیٹ ڈالے اور میرے غلام کے اندر ماتھ ڈال کر پیر دکھو رکھو رکھو جانے ہیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ نہیں ہوتا
 عورت کی بات نہیں پوچھتا ساقین عورت کے کما کر میرا خاوند اگر دھڑا شیر بنائیت احقر کہ کلام نہیں کہ بیا تا سبب ان پھر کعب
 اور چونکہ وہیں ایسا ظالم کہ تیرا پھر کما یا ماتھ تو کما کر میرا اور ماتھ دونوں مڑوڑی اٹھوین عورت کے کما کر میرا خاوند چوٹیں م حسیہ کوٹ
 اور لوکی خوشبو حسیہ زرب کی خوشبو زرب ایک خوشبو ارگھاس کا نام ہوں میرا خاوند ظاہر کما بھی اچھا باطن کما بھی اچھا انھوں عورت
 کما کر میرا خاوند پوچھ محلہ والا اپنے پٹے والا یعنی قد اور بڑی اکھ والا یعنی سخی ہوا سکا بار چننا یہ ہیشہ کہ مر رہتا ہوں نور اکھ بہت نکلتی ہی
 اور سکا گھر نزدیک ہر مجلس اور ساق فرماتے یعنی سردار اور سخی ہوا سکا انگہ جاری ہوں وین عورت کے کما کر میرا خاوند کا نام مالک اور کیا
 مالک ہر مالک افضل ہر ہر سلی سے تعریف سے اس کے اونٹوں بہت شتر خاں ہیں اور کتر چاگا ہیں ہیں یعنی خیافت میں اس کے یہاں اونٹ
 قوج ہوا کرتے ہیں اس سب سے شتر خاں سے جنگل میں کم چر جاتے ہیں جب کہ اونٹ باج کی آواز سنتے ہیں اپنے قوج ہونیکا کھینکے ہیں
 صیانت میں اگل اور باکا معمول تھا اس سب سے باج کی آواز سننے اونٹوں کو اپنے قوج ہونیکا کھینکے ہوا جاتا تھا گیا ہوں شتر خاں
 میرا خاوند کا نام ابو زرع ہوا وہ کیا خوب ابو زرع ہوا سننے زور سے میرا دونوں کان ہچکا اور چربی سے میرا دونوں بازو پھر دھڑکی چکھو گیا
 اور چکھو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں ہی چکھو سننے میرا کبری والوین پاچو ہوا کے کان سے تھے تھے سوائے عجاو
 گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور زمین کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس سے چکھو باعزت اور الدار کر دیا سو سکا پا
 میں بات کرتی ہوں تو چکھو بدینین کہتا اور سوتی ہوں تو فخر کرتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا اور پتی ہوں تو سیراب ہوجاتی ہوں
 ابو زرع کی سو کیا خوب ہوا ابو زرع کی اوکی پٹی پٹی گھنٹہ یان اور کشادہ گھر بٹکا ابو زرع کا سو کیا خوب ہوا ابو زرع کا اوکی
 خواجگاہ جیسے تلوار کا سیاں یعنی نازنین بدن ہوا سکو سودہ کر دیتا ہوا ملوان کا ماتھ یعنی کم خور ہوا پٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہوا پٹی
 ابو زرع کی اپنے باب کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسم ہوا اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہوا اسوٹ
 اوکی سوت اوکے جاتی ہوا تو پٹی ابو زرع کی کیا خوب ہوا لو پٹی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اوہا رکھنا
 نہیں لیجاتی اوٹھا کر اوہا رکھ کر آودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکون میں دودھ تھا جاتا تھا گھنٹے کیوٹ
 سودہ ہوا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دوڑ کے تھے جیسے دو چیتے اوکی گود میں دو نارون سجھیلے تھے سو ابو زرع نے چکھو طلاق ہوا
 اور اس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اس کے بعد ایک مرد اور نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ و بازو سے چکھو چوچا جانور پٹے
 اور اسے چکھو ایک مویشی سے جوڑا ہوا ابو زرع کے کما ای تم زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو ام زرع نے کما سوا اگر میں جمع
 کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر یعنی پونچھ یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کا
 نہایت کثرت عرف جب حضرت عائشہ نے گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کعب بن جحاف سے حضرت زبایہ کے عایشہ میں بھی ترا
 ایسے میں جیسے ابو زرع ام زرع کا حسن حقا کہ ابی مونس نے لست انا حملتکم ولکن اللہ حملکم وقالہ
 لفضل من لا شتر بینکم بنی ابی سلم میں ابو موسیٰ روایت ہے کہ حضرت زبایہ کے عیشہ میں بھی ترا

نظام ہر گاہ کے اعتقاد کے موافق جو سو فرماو گیا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے ان تو پھر ازب و سوا و سکا اتباع فرمائیے
 اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاوے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے عبور کریں گے اور سوا کے پیغمبروں کو اوس دن کوئی ہندوں کیلک
 اور پیغمبروں کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الہی پناہ پناہ اور دوزخ میں اگڑے ہیں جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے
 اوس کے کانٹے سر کے پتے ہیں حضرت فرمایا کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں اصحاب نے کہا ان یا رسول اللہ حضرت فرمایا تو دوزخ کے
 آگڑے بھی سعدان کا ٹھون کی طرح ہیں مگر یہ سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کتنے کتنے بے ہن فرشتے اوان اکر دوزخ کے آگڑے دوزخ
 کے اندر پل صراط کیچ لیں گے ان کے اعمال کے سبب سوا بعض آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاوے گا اور بعض آدمی نجات پائے ہوں گے
 یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور چاہے گا کہ کٹے دوزخ والوں میں اپنی رحمت سے جس کو کہ چاہے
 حکم کرے گا کہ دوزخ سے اوس کو نکالیں جسے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہیں ہو جس پر خدا رحمت کا بار دے دیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرستے
 اوس کو دوزخ میں پہچان لیں گے اوس کو سب کے نشان سے پہچانیں گے اگ آدمی کو جلاوا الیگی مگر سب کے نشان کو خدا دوزخ پر چکاڑے گا ان
 حرام کیا ہو تو دوزخ سے نکال دیا جائیگا بلکہ مجھے پھر اوپر آب حیات چھڑکاوے گا اور اوس سے جسم اوتھیں گے جیسے پانی کے سائے کی کڑے تو دوزخ
 و انہ جسم اوتھتا ہر پھر حق تعالیٰ بندوں کا فیصلہ کر چکا ہوگا اور ایک مرد باقی رہ جاوے گا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت میں سب
 سے چھبے بہشت میں داخل ہوگا تو وہ چھبے گا اوس سیرکب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیرے کہ اوس کی دیوے چھوٹے گا کہ دیا اوس کی پشت چھو
 جلاوا اللہ سوا خدا کے چھبے گا کہ چھبے گا ان تک کہ خدا اوس کا دعا کرنا چاہے گا پھر حق تعالیٰ فرماوے گا اگر میں یہ تیرا سوال پورا کر دوں تو اوس کے سوا
 تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو دوزخ میں چھبے گا میں اوس کے کچھ نہ مانگوں گا سو سب سے ناگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہے گا تو خدا
 اوس کے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا سب کا بہشت کا سامنا کریگا اور اوس کو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کچھ اوس سے سب چھو
 اگے بڑھا بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہے پہلے مال سو مجھے اور سوال کر لیا کیا تو
 اسی آدمی کو کیا ہی نانا باز ہو تو وہ مرد ہو گیا اوس سیرکب اور خدا دعا مانگے گا یہاں تک کہ حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا اگر میں تیرا بیعت کر دوں
 اوس کے سوا تو کو کچھ بھی مانگے گا تو وہ کچھ کاتیری عزت کی قسم یہ کہ نہ مانگوں گا سو پہلے سب سے ناگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوس کو بہشت کے دروازے
 پر کر دے گا سب بہشت کے دروازے پر کھڑے ہوگا تو تمام بہشت اوس پر بند ہو جاوے گی سوا اوس کو نظر آوے گا جو کچھ اوس میں نعمت اور فرحت ہے
 تو جب یہی گنا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر چھبے گا اوس سیرکب اب مجھ بہشت میں داخل کر تو حق تعالیٰ اوس سے فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا
 گا کہ میں مانگوں گا تیرا ہوا آدمی کیا ہی تو دعا باز ہو تو وہ چھبے گا اوس سیرکب میں تیری غلطی میں بہشت نصیب نہیں ہونے کا ہوشیہ دے دیا گیا
 یہاں تک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاوے گا سب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماوے گا کہ جا بہشت میں جسب وہ بہشت میں جاوے گا تو حق تعالیٰ اوس سے
 فرماوے گا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگے گا اپنے سب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہاں تک کہ اوس پر کرم ہوگا کہ حق تعالیٰ اوس کا دلاوے گا تو چھبے گا کہ
 فلانی چیز اور فلانی چیز مانگے یہاں تک کہ جب اوس کی سب ہوں اور خواہشیں ہو چکیں گی حق تعالیٰ فرماوے گا تیرے سوال پورے ہوئے اور اوس کے
 ساتھ اوتنا اور بھی اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہوا اہل سنت و جماعت کا
 جن لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں ہے اس کی انکار کرتے ہیں لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ کل اجسام پر مالک اور
 دیدار کی کیفیت سے مکمل طور پر نہیں جس طرح کہ ہر جہانہ ہو دیکھتا ہو اور جہت کا مفید نہیں ہونے سے قطعاً پر بھی قادر ہے

فقہاء کرام نے ترجمہ مشافہہ لکھا ہے

اس واسطے کہ پہلی سنت سے لے کر لوگوں کو ہدایت کیا **و** جب اچھی پڑھنے والے کو تو فرما کر کہ اس واسطے
 لا اوتی عنہ ابیہ **و** عائشہ رضی اللہ عنہا کہ روایت فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت فرمائی کہ حضرت
 فرمایا کہ جو شخص اس سے کچھ کہے یا کچھ کرے وہ میری ہی بات ہے **و** یعنی کہ خبرات بھی و نوح سے بجاتی ہو **و** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! **و** قال الذی یسخر فی کل نوحی الناس **و** فی ظلیہم من المسلمین ابو ہریرہ
 روایت فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لغت کرنے والے کا سونچا صاحب نے کہا کہ وہ کام اہانت کرنے والے کو ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
 کہ لوگوں کی راہ میں بجا ضرور پھرے یا ان کے سب کے مقام میں **و** راہ اور سایہ دار و رست کے نیچے بجا ضرور پھرے یا ان کے سب کے
 اس واسطے کہ لوگ اس پر لغت کرتے ہیں اور بدتھتے ہیں **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 لکان المؤمن بعد مظهری اذا ما راکم و اذا ما سجدتم منی میں ان سے روایت فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کو
 اور عہد کیا کہ وہ قسم دے اور وفات پا کر کی جیسے نابوہ میں میری جان ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پس پشت سے دیکھا ہوں کہ جو کس کو
 کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو **و** بعض روایت کے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 و کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 روایت فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 پیغمبر یا صدیق یا شہید کہ کسی نبی اور ائمہ کے پہلے حضرت تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **و** حضرت ابن
 اصحاب کے ساتھ ائمہ کے پہلے تھے سوا اس کو خدش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہلے ائمہ کی پیروی کی جیسا کہ
 فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان شہید کے چنانچہ مشورہ پر خدش پہلے ان کے ہوا افتخار تھی ایسے بزرگوں کو اس کو شرف
و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 روایت فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 ائمہ قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اس کا جواب دیا **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 قالوا یا رسول اللہ وما من قال الشعر یا اللہ و الشعر و قتل النفس الی حرم اللہ لا یلحق و اکل الربوا
 و اکل مال الیتیم و التوہی یوم الزحف و قد و الحصنات المؤمنات الکافرات بخاری اور مسلم میں ہے
 روایت فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 ساتھ شکر کرنا اور دعا دینا اور اس جان کو نہ ناجاکا نامہ احم کرنا یا ہر لیکن حق پرانہ رستہ اور بیابان کھانا اور یتیم کا یہی بے پایاں
 اس کے کمال کھانا اور لڑائی کے دن کا فروغ کے ساتھ **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
و انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 فکر نہ کرنا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو
 حدیث فرماتی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو **و** انس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو

۱۸۱۰

۱۸۱۱

۱۸۱۲

۱۸۱۳

۱۸۱۴

۱۸۱۵

۱۸۱۶

فقہ الاخوان ترجمہ مشارق الاثر

عن ابن عباس

۱۳۳۳

1945

1440

1476

خفقه لاخيار ترجمه مشاكات كالاخوار
1934

✓

۱۹۲۳

جرتحارس حق میں بہتر اور سکون خود میان کردیتا ہوں کہ تو ہی کاوش کرنا کیا ضروری ہے **و** جابریں دعوہا و انکھا منستہ یعنی دعوہی انکھا ہلکے قادی قول الاکضاری حسین کسبہ اللہا جری یا لا انصار بخاری ہو سلم میں جابریں روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑا دوس بات کو کہ دعوات تو گندی ہوتی ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ ایک انصاری اور مہاجرین میں سے تھے جو مہاجرین انصاری چوڑ پر لات ماری انصاری نے چنگ ماری کہ ان انصار یورو و اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کہ یا یا اودون طرف لوگ جمع ہو گئے حضرت نے شیور سکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول ہے تم مارنا کہ اسطے ہوا اصحاب نے اولی و ثانیہ حضور کا حال عرض کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی **و** ابو ہریرہ کہ دعوہ و کر یقو علی بولہ سحلا من مکر اودن بکھن مکر فاکما لغتہ

۱۹۲۴

میسرین و کر یقو علی بولہ سحلا من مکر اودن بکھن مکر فاکما لغتہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اور اوسکو پیشاب پر چھوڑا دلی پانی کا یا بڑا دلی پانی کا بہا دوسو اسطے کہ تم تو بھیجے گئے سانی کہنے والے اور نہیں بھیجے گئے سختی کرنے والے **و** ایک انصاری حضرت کی سیر میں پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو لاکھرات حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلایا کہ اگر اسکو عبادت کا مقام ہے یہاں پیشاب کیا تا سبب نہیں ملے مگر ہوا کہ اودان کے قصور پر سختی کرنا بخلاف اور ثابت ہو کہ زمین کی نجاست پانی والے نوشک ہے پھر ہو جاتی ہے **و** ابن عمر کہ عہد کان الحیاہ میں کویمان فی کل محل کان یعظ اخاہ فی الجناحۃ انجدی اور سلم

۱۹۲۵

عبداللہ بن عمر نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اوسکو چھوڑا اسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے پھر حضرت نے اوس کو فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم کیا کہ **و** یعنی حیا صفت ایمانی ہے ہر حال میں بہتر ہے اور حیا کی ہر طرح سے معیبت **و** ابو سعید دعه فان لک اصحابا یکتھم احدکم مصلاتہ کمع صلاحہم و صیامہ مع صیامہم یقرئون القرآن لا یجوز ان یتراوہم یموتون من اسلام کا یمرق السجھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ

ختمہ خاندانہ بن مسعود لا نزار

فلایجوز فیہ شیء ثم ینظر الی رصافہم فلایجوز فیہ شیء ثم ینظر الی نھیمہ فلایجوز فیہ شیء ثم ینظر الی قنذہ فلایجوز فیہ شیء سبقت الفرت واللہ انہم یجول اسویرا صدھم مثل نندی المرأة اود مثل البضعة تدرد و یخیر یجود علی الخیر فترتہم التکاس و فی علی حیرتہ

بخاری اور سلم میں ابو سعید نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اوسکو چھوڑا اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہو گئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی ناز کو اونی نہانے ساتھ حقیر جائیگا اور اپنے بوز کو اپنے بوز کے ساتھ ناچے پھر یہ گانے لوگ قرآن پڑھنے اور کلمے کی مسلسل پانچ نہ اوتر گیا یعنی دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہو گا کہ لوگ اسلام کلمے جاننے کی تیر بار ہو جائیگا اور کلمے کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ ہو گا پھر اوسکی بار کھ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ ہو گا پھر اوس تیر کی کلمی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ ہو گا پھر تیر کے کلمے کو کچھ اثر نہ ہو گا تیر بار کلمے کی پادشہ کو بار و خون یعنی جیسے بار کھ تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا اسی طرح اوس قوم میں اسلام کچھ اثر نہ ہو گا اوس قوم کی یہی ان سے کہ اودن ایک سیارہ ہو گا جسکی ایک بانو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لٹھڑا کہ جنبش کیا کہ کیا

آدیوں کے عمدہ تر کردہ پر خرچ کر نیے یعنی علی رضی اللہ عنہ بانی ہونگے اور دوسری روایت یوں ہو کہ لوگ اختلاف اور بھڑکے میں ظاہر ہو گئے **و** حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص کا دوا و نحوہ نام تھا جسے حضرت نے کہا کہ انصاری تقسیم کرو و غفرانے حکم کیا حضرت نے اس کو مارا اودان جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوفاجی قوم کی خبری علی رضی اللہ عنہ قوم کو تو اس کی بات

کریمہ

1954

1966

1909

1909

حقائق اربعه مستوفاه لا انوار

1941

۱۹۶۲

قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہو گا اور اس کا عوض بہشت ہر حق ابن عبد السلام قوی مؤمن یعنی وہ کہ اپنے پیغمبر محمد ﷺ کے تذکرے میں
وہی دینی عند نبی ﷺ تشریح فرمائی اور سلم بن عبد اللہ بن عباس نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے اس اور اپنے نہیں
سے پاس جھگڑا کرنا اور وہ دوسری روایت یوں ہے کہ پیغمبر ﷺ سے جھگڑنا مناسب نہیں ہے حضرت نے عرض الموت میں دعا کیا کہ
بعضوں کے مال اور بعضوں کے کچھ فروز نہیں کہ حضرت کو کھانے میں تکلیف ہو گی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اس کا قصہ اس باب میں

۱۹۶۳

ہو چکا ہے اب وہ حدیث ہے کہ اگر آدمی دعا کرے کہ اے اللہ! کل الصدقہ وہی دینی لا تحل لنا الصدقہ
فانکما الحسن بن علی رضی اللہ عنہما حدیث میں حضرت الصدقہ تو فرمائی کہ اگر فقیر اپنے بھائی اور سلم
میں ابو شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جی جی اسکو چھپاتے کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہیں کھاتے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہم
زکوٰۃ ملائین میں حضرت نے اس میں سے فرمایا جب کہ زکوٰۃ نہ ہو تو کچھ روک لیں اور حلالی اپنے منہ میں کھالیں

۱۹۶۴

حضرت امام نون میں سے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہر حق حاکم علی بن ابی طالب
ان کا جی میں لا یشاء جی یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہ اگر حاکم اپنے بھائی اور سلم میں جانے سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھاسو اسطے کہ میں کا پاجھوئی کر آمون اس میں سے تو کا پاجھوئی نہیں کرنا حضرت کو بد و بدگیا گیا
ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضرت نے اسکو نہ کھایا کسی صحابی کو نہ کھایا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کھاتے تو اسے بھی ہاتھ پھینچا

۱۹۶۵
خدا کا جہاد نہ ہے خدا کا جہاد

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پچاس کھانا ہر چند حلال ہے مگر اس سے عذر نہ لیں گے اگر مجھے اور میرے پیروں سے کلام ہے
اور لوگوں کو اسکی بابت نفرت ہو حق ابن عبد السلام نے فرمایا کہ اگر اسکو اسطے کہ سو سماعت یعنی گوہ ملا لیں جو دیکھتے نہ ہوں ان کو نہیں
اور سلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر اسکو اسطے کہ سو سماعت یعنی گوہ ملا لیں جو دیکھتے نہ ہوں ان کو نہیں

۱۹۶۶

حضرت ایک مجلس میں سو سو کا گوشت پختہ کیا اپنے کما کہ یہ حضرت یہ سو سو کا گوشت ہر حق حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہیں کھاتے یعنی شرعی کرہت نہیں طبعی کرہت ہر امام شافعی اور امام مالک کے
نزدیک سو سو حلال ہوا اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں انکی نزدیک حکم ہے کہ اسلام میں تھا
حق ابن عبد السلام نے فرمایا کہ اگر اسکو اسطے کہ سو سماعت یعنی گوہ ملا لیں جو دیکھتے نہ ہوں ان کو نہیں

۱۹۶۷

ہم کہ اگر یہ کہ ابن عبد السلام نے فرمایا کہ اگر اسکو اسطے کہ سو سماعت یعنی گوہ ملا لیں جو دیکھتے نہ ہوں ان کو نہیں
القبول ہر بھائی اور سلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں یہ مسافر کی طرح کیا کہ جیسے راہ چلنا اور اپنی
جان کو قریب رکھنا مردوں میں گن گھر عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے جیسے دونوں ہونڈھوں پر کچھ پھینچا
فرمائی اور عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ تھے کہ جب صبح کے تھوڑے تھوڑے منظر میں وہ اور جب شام ہو تو بھی کی توقع تھی کہ وہ صبح کی دعا میں
یہاں کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کرے یعنی صحت کو غنیمت جان لیا یہی میں کچھ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کرنا نہیں

۱۹۶۸
نور اللیاقین

یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر میں یا بد کو پھر اپنے گناہوں اور بد و مہم اپنا وطن یا دیکر نہ اور وہ
فکر میں رہتا ہو اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو دھڑکے جان کہ یہ سو وہ حصہ کو مار کر اپنے اصلی وطن میں داخل ہو کہ وہ مومن کا سامان ہے

حضرت فرمایا جیسے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاکر اور نواب نون میں رہا ہے حضرت اوقت فرمایا جب قوم ہی جہاد
 لشکر جہاد یعنی ہر قوم سے آئے آدمی جہاد کو باریاں اور کشتے آدمی جہاد میں جو روئے کو کون جو گری کی کین کو نون میں کر
 برابر ایک کاف عایشہ عروا ابابکر رضی اللہ عنہما بالکناں بناری اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت کہ کہو
 ابو کرب سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ حضرت فرماتے ہیں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اور امامت کروائی چنانچہ اسکا
 متصل فقہ دوسرا باب میں گذرا جو عہد حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سولہ بی حیات میں ابو بکر صدیق کو دیا آہن صفا
 اشارہ ہو خلافت کا گویا حضرت نے انکو اپنا ویر کیا شہر ان کے عبا میں جس کو فلیکھ کو واکیت فصل و لقیقہ علیہم السلام
 صلوٰۃ علیہم ابراہیم علیہ السلام بناری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ اوس کے کہہ کے کہنے اور اپنے
 اوپر سایہ کیے اور بیٹھے اور پانچ روزہ تمام کیا حضرت ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑے اسکا سبب پوچھا
 لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم بن اسحاق بن زبانی ہے کہ وہ روزہ کچھ دھوپ میں کھڑے اور کسی کے کلام میں کہے تب حضرت یہ حدیث
 فرمائی روزہ عبادت تھا اسکی اہمیت اور بڑا ہونا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت تھا اسوسطے منع فرمایا اور فرمایا کہ
 مشروع نہ کرنا اور اگر پانچ ماہ میں چھ ایسے چھ ماہ میں چھ ایسے چھ ماہ میں چھ ایسے چھ ماہ میں چھ ایسے چھ ماہ میں چھ ایسے
 اُحسای فاذا اظہر من کنت فلیکھ لقیقہ فصل ان یجاء معھا او فیکھ کھا فانھا العیدۃ الی امی اللہ ان
 تطلق کھا اللہ ان یجاء معھا او فیکھ کھا فانھا العیدۃ الی امی اللہ ان یجاء معھا او فیکھ کھا فانھا العیدۃ الی امی اللہ ان یجاء معھا
 طلاق کو باطل کیے پھر اوسکو اپنی جوید بناؤ پھر اوسکو جس سے پاک بننے کے پھر دوسرا حیض اوسکو اپنے پھر چھ ماہ میں چھ ایسے
 تو صحبت کرنے سے پہلے چاہیے اوسکو طلاق دینے اور چھ اوسکو اپنے گھر میں کہے سو مقرر ہو حدیث ہو جب کہ خدا حکم کیا ہو جو روزہ
 طلاق میں ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ میں اپنی جوید کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق نے فرمایا کہ حضرت
 کما حضرت خفا بوجہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا ثابت کر وہ اسکو فقہ میں طلاق بری ہو
 سنت ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو وہ دن صحبت کے اوسکو طلاق دیکر سئل بن سعد بن ابی عاصم عن ابی ہریرۃ عن النبی
 یقول فی اعداد النکاح النکاح عکیم بناری اور سلم بن سلم بن سعد سے روایت ہو کہ حضرت نے انصار جو عورت فرمایا
 کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہہ کہ میرا سولہ لاکھوں کا منبر بناؤ گا دیر میں لوگوں کا کلام کیا کہ دن ایک انصار جو عورت کا
 روحی غلام بڑھئی کا کلام کرتا تھا حضرت نے اس کے منبر کی فرمائش کی چنانچہ اسنے بنایا تھا حضرت اوپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور
 منبر تھا تو زمین پرستوں کو ٹھیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو او میں تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جب کا نام تیرے حاضر کیا
 کہ حضرت منبر نہ بنوایے جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے تب حضرت منبر بنوایا ہر عایشہ عروا ابابکر رضی اللہ عنہما
 قالہ کہ اسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ چنانچہ لاکھ سچا حضرت نے گھر میں ایک مکان
 تھا وہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اوسکو سچا فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد اور زمین اسوسطے کہ حضرت عایشہ عروا
 عائشہ تھیں اسلئے کہ سچی میں ہوا اور نہ زمین اور یا یہ طلب کہ رافضی عورت متعذر چلائی سچا اگر کوئی غیر اہل بیت ہو
 تو درستی مانتے ہو سچا اندر جانا منع ہے ہر عایشہ عروا ابابکر رضی اللہ عنہما سئل بن سعد عن ابی ہریرۃ عن النبی

۱۹۶۵

راست مسیبت
در بیان حضرت
امام ابو بکر

۱۹۶۶

فصل الامارۃ بعد النبی

۱۹۶۸

۱۹۶۹

۱۹۸۰

یعنی جسے کہیں کہیں **حکیم** علی السواء و اعارة کلوها و عارة فحلها و فحلها
و **حکیم** ہا فی سبیل اللہ و **حکیم** قال یارسول اللہ ما حق اہل سلم میں جابر سمع روایت ہے کہ
حضرت فرمایا کہ اہل تہذیب کا دودھ دوسرا پانی پر اور ان کے دہل کو ان کے دینا یعنی اوٹنی کا بھرنے کے لیے
اور محتاجوں کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاں میں یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لاونا یہ حضرت نے
اوس سرور فرمایا جسے کہا یا رسول اللہ اونٹ کے لیے کیا حد ملے کہ کون کون جن پر مال کو مناسب ہے **ف** عرب کا دستور تھا کہ اہل
یا کو میں پر اونٹوں کو پانی ملانے تو دودھ دوسرے اور محتاجوں کو دینے **ق** عبد اللہ بن عمر و حنفی مسند شیعہ کا بیان ہے کہ
منہ اللہ بن وریحہ اظہر من الشمس انہ لکنوا السمان من شرب منہ فلا یظہر ابدا انما
اور سلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میرے امویں کو نہ پینے بھر کی راہ ہی پانی اور سکا زیادہ تر سفید دودھ اور سکی
بوسنک سے زیادہ تر خوب دودھ اور اس کے کہنے اور بچوں سے جیسے آسمان کے پانی یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی کے لیے سکیا
ف ہر چند پیاس تو ایک بار کے پینے میں باقی رہی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اس کو سکیا کریں **ہ** اہل الذل و الدنیا
المسکون و خیرہ بظہر الغیب مستجاب ہے کہ اس کے ہر عمل کو ملے کہ ادا ہو کر خیر قال الملک اللہ کل
امین ملک و عیسیٰ سلم میں ام الدرداء روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مسلمان ملکی دہانے بجائی مسلمان کے واسطے پریشانی
اوس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنی بجائی مسلمان کے واسطے نیک دھارے تو فرشتہ کہتا ہے کہ امین اور جب کو بھی اس
دھارے کے برابر نہ دے دے یعنی جو تو نے نیک چیز کے واسطے نیک اور کو بھی ملے گی اور جو بھی ملے گی **ہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انفقہ
فی سبیل اللہ تعالیٰ و دنیا و انفقہ فی رقبۃ و دنیا و تصدقت بہ علی مسکین و دنیا و انفقہ علی
اہلک اعظمہا اجر **الذی** انفق علی اہلک سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاں میں
خرج کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑنے میں یعنی بدوہ زاد کرے میں خرج کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیر دی اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والوں پر خرج کی ان سب میں بڑا ثواب امین ہر چہ کہ اپنے گھر والوں پر خرج کی **ف** جہاد اور آزادی اور خیر اہل مال
خرج اس واسطے افضل ہے کہ اگر بیغرض میں فرض کا ثواب نفل وغیرہ زیادہ ہو جائے اہل مال پر شخص خرج کرے یا ہو لیکن اگر کوئی دانا
ملک جہاد خرج کرے تو اس کے سب سے زیادہ ثواب **ہ** عثمان بن ابی العاصی الثقفی **ذ** انک شیطان یقال لک منہ
ف اذا احسنتہ فتعوذ باللہ منہ و انفل علی اہلک **ف** انک شیطان یقال لک منہ **ف** انک شیطان یقال لک منہ
حال کینی و بنی صلائی و فراتی و یکتسہ علی سلم میں عثمان بن ابی العاصی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ شیطان
اور کو خیر بختے میں سوجا کر تو اس کا کھانا پکھانے تو خدا کی پناہ مانا اوس کی شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھک تھک کر خیر
عثمان بن ابی العاصی سے کہ فرمایا جب کہ اوسے کھا شیطان حامل ہوتا ہے جیسے اور سیری نماز اور قرأت کے اندر جھلکے اور ان کے پٹے میں
و ال یتاہر **ف** یعنی جو شیطان کہنا نہیں بڑا التاہر او سکھڑت لقب ہے چھوڑ سکی علاج تبدیلی اور حدیث میں آیا ہے
شیطان ضویخ بہ و التاہر او سکھڑت ان لقب ہے **خ** عایشہ ذالک کی کان و ان کھی فاکسکھڑت لک و ادعوا لک
نجدی میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ یوں ہی ہو گا اگر تیرا انتہائی مال و زمین نہ دے تو تیرے واسطے نفرت لگے گا

۲۰۴۵

۲۰۴۶

۲۰۴۷

حکیم علی السواء و اعارة کلوها و عارة فحلها و فحلها

۲۰۴۸

ثواب ان منفقہ اہل مال و الخیر جہاد و حق و صدقہ افضل است

۲۰۵۰

[illegible]

三、

Page 4

9.

For

204

70

100

۲۰۵۸

حضرت عید بن سعید روایت ہے کہ حضرت فرما کہ سلمان کو گالی دینا نہ ہو اور اس کو ناحق قتل کرنا انصافی اور ناشکر ہے
و ان القتل لجلال جابر سلمان کو قتل کرے تو میری کافر ہو و میں تو کبیر و گناہ ہو **و** اس سبحان اللہ لا یطیعہ
 اولا تستطیعہ و یدعی لا طاقۃ لک بعد اب اللہ انک اقلت اللہ حق اتقانی الذی احسنہ و لا اخرجہ
 حسنة و قوا عذاب النار **و** انک لکل اجل عاده فکما اللہ یہ فشفاه و مسلمین انہ روایت ہے کہ حضرت
 فرما کہ سبحان اللہ تو عذاب الہی کو نہ اونٹا سیکھا اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھ کو عذاب خدا کی عاقبت نہیں تو یوں کہ جہاں الہی
 دنیا میں جہاں ہی رہا اور آخرت میں بھی جہاں ہی اور یہ کہ پوچھنا کہ عذاب ہے حضرت اوس مروی ہے و ما یجسب یا ربی کہ تشریف ہے
 پھر تیری دعا الہی خود اوس کو شفا بخشی **و** حضرت اکت سلمان کی پیادہ سے کہ تیرے لیے دہنا میں نہ تو ان کو کیا
 بیسے مرغی کا چھوڑ دے حضرت اوس سے فرمایا کہ مجھ سے تو نہیں کی ہوا سے تمہارا ان میں موت میں دعا کیا کہ اتھا کہ الہی تو جہاں
 میں ہے اور عذاب کرنا ہو دنیا میں جہاں ہے کہ تیرے عیدت فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہیں دنیا میں طاقت ہے آخرت
 میں دنیا کی تکلیف تو اپنے سے کہ یوں ہی ہے اور سکودین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوس کو کسی سے سمجھتی ہے کہ خیرام سکا
 سبحان اللہ ما اذ انزل الیک من الخزائن ما انزل الیک من الفین من یوقظ صواحباک من
 گامیہ فی الذمہ ما ریدہ فی الاخرہ بنامی یہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سبحان اسراج کی رات
 کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اور تیرے میں اوس کی رات کیا ہی فقہ اور سازا نزل ہو میں کوئی ہے کہ کوٹھڑیوں کی عورتوں کو جگا دیتی کہ
 تجھ پر عیدت بخیرین دنیا میں پوشاک اورین اور آخرت میں برہنہ میں بنامین عزت اور آخرت میں نہ نصیحت **و** حضرت
 ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس کے فساد و بے لای حضرت کو خواب میں دے
و ابوہریرہ سے سیکھان و یحیحان و الفرات و التیسرے کل من انوار الجنة بنامی اوسم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ یحیون اور یحیون و زلات اور زلزلہ بہشت کی زمین میں **و** یحیون اور یحیون ترکستان میں ہوا
 زلات عراق میں اور یحیون مصر میں یعنی ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہو گا ان نہروں کی آمد و روانہ ہوتی ہے و خوشنما
 بن اوس سید کہ استغفار ان یقول العبد اللہ انت ربی لا اله الا انت کفلفتی و انت اعلم بک و انت
 علی محمد و وعدک ما استطعت اعود بک من شر ما صنعت و انت اعلم بحیثک علی و انت اعلم بک و انت اعلم بک و انت اعلم بک
 فانہ لا یغفر الذنوب الا انت من قال ہذا النہار موقفا یا فاعلم انک من قوم یقولون انک ربی و انت اعلم بک
 اهل الجنة و من قال ہذا من اللیل یقول موقفا یا فاعلم انک من قوم یقولون انک ربی و انت اعلم بک
 شہاد بن قیس نے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عیدت بخیرین دنیا میں و کفر الہی تعمیر الملک ہو کوئی لائق نہ ہو کہ میں سوائے تو نے
 مجھ پر کیا اور میں تیرے نہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدہ پر ہوں اپنے وعدہ کو موقوف تیری بنا و انھا ہوں بہت کی برائی سے
 میں مجھے اقرار کرتا ہوں تیرا احسان کا جو مجھ پر ہے اپنے گناہ کا تجھے اقرار کرتا ہوں مجھ کو بخشے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہیں کرتا
 سوائے تیرے یہی ہے کہ سکودین میں مجھ پر ہوا ہی دن شام سے پہلے مر جاؤ تو وہ شخص ہشتی ہوا جو اس وقت میں کہو میں کہ مجھ پر ہوا
 تو وہ شخص تیری ہوا **و** اللہ سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونوں کیے رات یا دن میں جب میرا گناہ بخشا

۲۰۵۹
 ۲۰۶۰
 ۲۰۶۱
 ۲۰۶۲
 ۲۰۶۳
 ۲۰۶۴
 ۲۰۶۵
 ۲۰۶۶
 ۲۰۶۷
 ۲۰۶۸
 ۲۰۶۹
 ۲۰۷۰
 ۲۰۷۱
 ۲۰۷۲
 ۲۰۷۳
 ۲۰۷۴
 ۲۰۷۵
 ۲۰۷۶
 ۲۰۷۷
 ۲۰۷۸
 ۲۰۷۹
 ۲۰۸۰
 ۲۰۸۱
 ۲۰۸۲
 ۲۰۸۳
 ۲۰۸۴
 ۲۰۸۵
 ۲۰۸۶
 ۲۰۸۷
 ۲۰۸۸
 ۲۰۸۹
 ۲۰۹۰
 ۲۰۹۱
 ۲۰۹۲
 ۲۰۹۳
 ۲۰۹۴
 ۲۰۹۵
 ۲۰۹۶
 ۲۰۹۷
 ۲۰۹۸
 ۲۰۹۹
 ۲۱۰۰

فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كُنْتُمْ تَكْفِيئًا فِيهِ صَلَوَاتُكُمْ قَالَ لَا أَقْدَرُ لَهُ قَدْرًا قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَسْرَعَهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَ نَبَا الرَّسُولِ قِيَامِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ
فَيَقْعُ مِنْهُمْ بِمِمْ وَيَسْجِيحُونَ لَهُ فَيَأْتِيهِ السَّمَاءُ فَيَطِيرُ وَلَا أَرْضُ فَتَنْتِفِثُ فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَائِحُهُمْ أَطْوَلُ
مَا كَانَتْ ذُرَى وَأَسْبَغُ ضَرْوًا وَمَا كَانَتْ حَوَاصِرُهُمْ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرْدُونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ
فَيَنْصَرِفُونَ عَنْهُمْ فَيَصْهَرُونَ مَحْجَلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ فَيَمُوتُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُوتُ بِأَخْبَرَةٍ يَقُولُ لَهَا أَخُو جِي
كُنْزًا لَكَ فَتَنْتَبِعُهُ لَهَا مَا كَيْفَ سَيْبُ الْخَلِّ تَحْدِيدُ عَوْدًا مِمَّا لَيْسَ بِأَشْبَابًا فَطَرَفُهُ بِالْسَيْفِ فَيَقْطَعُهُ
حِينَ لَتَيْنِ رَمِيَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ وَيَتَحَكُّ فَيَمُوتُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَشَا اللَّهُ
السَّيِّحُ مِنْ مَرُورِهِ فَيَنْزِلُ عِنْدَ النَّارِ الْبَيْضَاءِ شَرَفِي وَمَشَقِّ بَيْنَ كَهْرٍ وَدَيْنٍ وَاضِعًا كَهْنَهُ عَلَى الْخَفَةِ
لِلْمَلَكِينَ إِذَا طَافَ أَرَأْسَهُ فَطَرُ وَإِذَا نَفَعَهُ لَحْدًا رَمِيَهُ حِمَامَانِ كَالْوَلْوَلِ فَلَاحِجِلْ لَكَ فَرَجِدُ رَحْمَتِهِ
الْأَكَامَاتِ وَنَفْسُهُ يَتَهَيَّجُ حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْدِيَكَ بَابُ لَدٍّ يَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عَيْسَى بْنُ
مَرْيَمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسُحُ عَنْ رُجُومِهِمْ وَيُحْدِثُهُمْ بِدَرْجَاتِهِمْ فَيُجْتَنِبُهَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عَيْسَى أَنْ يَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ فَيَدْعُوهُمْ
وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُوتُ أَوَّلُهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ طَبْرًا
فَيَنْشَرُونَ مَا فِيهَا وَيَمُوتُ الْخَيْرُ هُمْ يَقُولُ لَقَدْ كَانَ يَهْدِيهِمْ مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى الْجَمَلِ الْخَمْرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْقَدِيرِ يَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ حُلَّةً فَلَنَقُتِلَ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ
بِلِسَانِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى اللَّهُ نُشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً وَيُخْصِرُ نَبِيَّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
الشَّوْكِ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ أَحَدٌ كَمَا لِيَوْمَ فَيَنْزِعُ نَبِيَّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ فَيَسْجِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ التَّقِيَّةَ فِي رِجَالِهِمْ فَيُصْبِحُونَ نَبِيَّ سَيِّمَاتٍ نَفْسٌ أَحَدُهُمْ يَهْطِلُ بِطَرَفِي اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْأَحْيَاءُ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعٌ شَبِيهُ الْأَمَلَاءِ وَهُمْ هُمْ وَنَشْرُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى
أَصْحَابَهُ إِلَى اللَّهِ فَيَرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْغَنَاقِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَقْلِبُهُمْ فَيَسْأَلُ اللَّهُ نَبِيَّ اللَّهِ
مَطَرًا أَلَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدِينَةً لَا تَرَى فَيَقْبِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالْقَوَّةِ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْتِ
نَحْسُ نَاكِ وَرُؤْيِي بِي كُنْتُ نَبِيَّ مَدِينَةٍ نَاكِ الْعَصَابَةِ مِنْ الرِّجَالِ وَرَسَيْتُمْ لَقَدْ يَحْقِيقُ أَوْبَارًا وَفِي
الرُّسُلِ حَتَّى أَنْ اللَّفْخَةَ مِنَ الْأَبْلِ لَتَكْفِي الْفَنَاءَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْخَةَ مِنَ الْبَغْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ
وَاللَّفْخَةَ مِنَ الْغَنَى لَتَكْفِي الْفَخْرَ مِنَ النَّاسِ فَيَمُوتُ كَذَلِكَ لَدَبَّتْ اللَّهُ رِيحًا طَبِيبَةً فَتَأْخُذُهُمْ
فَتَحْتِ ابْطِطَهُمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مَوْتٍ مِنْ كُلِّ مَسْلُومٍ وَتَقْبِضُ شَرَاءَ النَّاسِ يَتَهَيَّجُونَ فِيهَا فَتَأْخُذُهُمْ
الْخَمْرُ فَتَكْفِيهِمْ تَقُولُ السَّاعَةُ مُسْلِمِينَ نَوَاسِ بْنِ نَوَاسٍ رَوَايَتُ بَرَكَةَ حَضْرَتِ نَفَرًا بِأَنَّ نَحْسَةَ أَوْبَارٍ وَجَالَ سَوَا
خَوْفَ مَجْلُوزٍ وَبِئْسَ وَجَالَ سَوَا مَجْلُوزٍ وَبِئْسَ وَجَالَ سَوَا مَجْلُوزٍ وَبِئْسَ وَجَالَ سَوَا مَجْلُوزٍ وَبِئْسَ وَجَالَ سَوَا

فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عَيْسَى بْنُ

حدیث میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ انار کے واسطے واجب کھانے کے واسطے واجب نہیں پر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب
 لیکن حضرت ابو سلمہؓ نے ہاتھ نہ دھو کر لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اگر آپ کا ہونا دھونا واجب نہیں **ف** ابن عباسؓ سے کہیں
 کہ یہ تو عید حب و کوکان کہ وہ لکھا کہ یہ یعنی کھل مکہ حین جماعۃ ابن اہیم علیہ السلام
 بنجاری سلمیٰ عبد بن عباسؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کے والدین پاس اوس رہا میں اناج تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابوسلم
 علیہ السلام اوس کے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابوبکر علیہ السلام نے کے والدین کے واسطے کثرت میں حجاب کی
 دعا کی اوس وقت میں ان ساعت نہ تھی اگر ہوتی تو اوس کی بھی دعا کرتے **ق** عایشہؓ کہیں کہ کھانا کھا میں کھا اپنی کھانہ
 اللہ کے بنجاری اور سلم بن حضرت عایشہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے صاحب آج کی رات میری بھانجی
ف یہ حضرت لیلیۃ القیس بن فرما ہر سعد بن ابی وقاصؓ نے تھیا باندہ کے کہ حضرت نے پوچھا تو کہیں آیا ہوسکتا تھا کہ اگر
 میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے کہ میں نے جو خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا تو کس کے محافظ نہیں
 ہر ابو قتادہؓ کہتی کان ہذا مسیر کو مٹی **ق** کہ وہ لکھی فتادہ کہیں کہ لکھا کہ القیس حین عبد
 ثالثہ سلم بن ابوقتاہہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے تیری چال سیکھتے تھی یہ حضرت نے ابو قتادہؓ لیل القیس کی خبر کو
 فرمایا جب کہ اوس سے تیسری بار حضرت کو تمام **یاف** حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگا ابو قتادہؓ نے نہیں بار
 حضرت کو تمام لیا تیسری بار حضرت جاگ چکے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہؓ سے چال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہؓ کو کہ میں
 یوں علیؓ کی خدمت تیری محافظت کرے جیسے تو اپنے بغیر کی محافظت **ق** ابن عباسؓ سے کہیں کہ یا القوم کو اب لو فدا
 حاب خرا یا وکذا لکھی **ق** کہ لو فدا عبد القیس حین قال کہ حشر القوم اومر القوم فقالوا اومر
 بنجاری اور سلم بن عبد بن عباسؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا دین فرمایا کہ خوشحال ایچان تیرا تو
 نہ تیرے یہ حضرت القیسؓ کے ایچان فرمایا کہ اوجھ کہ تم کون قوم یا یوں ایچے ہو تو اوجھوں جواب دیکر ہم بعد کی قوم سے ہیں **ف**
 عبد القیسؓ بعد کی قوم سے گردہ کا ہم جو یہ حضرت کی خدمت میں سلمانؓ جو کوئے تب حضرت نے حدیث سنا کہ اونی توفیق **ق**
 ابو قتادہؓ کہ اوت بن ریحی مسندہ ومسنہ حینہ قالوا یا رسول اللہ اللستین ہوا لستین
 منہ فقال للعباد المؤمنین کسرت من یصیب الدانیاء العبد الفاجر کسرت منہ العباد والعباد
 والشجر والحداب بنجاری اور سلم بن ابوقتاہہ روایت ہے کہ بنجاری نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام باوالا
 یا آرام فیہ والاصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام باوالا اور آرام فیہ والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایسا اندر بندہ دیکھنا جو اوس صیبت
 آرام پاتا ہو ظالم فاسق سے آدمی اوستیان اور دخت اور عا اور آرام باہر **ف** حضرت کے سنا ایک خبازہ خطاب
 حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہونے متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہو جان مگر کیا عذاب چھو یا ایمان اور عبادت کی برکت و برکت
 بہشت کی لذت کا منہ نہ پائے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہو تا ہی ہر ایک مخلوق کو ناصح تکلیف دیتا ہو تو اوسکی موت تمام کو اس کا
ق ابو حشرؓ نے مطلق الغنی ظلم ہو کر اذاب الیہ اذاب الیہ علی مری فی حدیث بنجاری اور سلم بن ابونیرہؓ روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ الدار کا انسا تمہارا واجب قرضہ تھا قرض کو کسی الدار پر لوٹا تو ان لینا **ف** یعنی الدار ہو کر

۲۱۰۳

۲۱۰۴

۲۱۰۵

۲۱۰۶

۲۱۰۸

الحدیث بنجاری اور سلم بن ابونیرہؓ روایت ہے

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف کا قصہ پر کعبہ زلیخا کی طلب میں حضرت یوسف نے نبوت کی تواسے اذکار قید کر دیا نہمت
 لگا کر چودہ برس قید ہو گیا وہ ایک دن حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کرنے سے معلوم ہوا تو بشارت نے اذکار قید کر دیا حضرت
 بلائے والے کے ساتھ گئے چاہا کہ اولیٰ بے قصہ نکلتا ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ تین مہینے محنت اور پاکہ اندیشی کے باوجود پاس گئے
 حضرت نے اس مہینے میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدلتی قید خانے سے نکلے میں اتنا تو صبر کیا
 نکر تامل نہ دلا کہ ساتھ چلا جاتا ہوں **ابو ذر** نے فرمایا کہ اسی آواز میں کہ **فَالْهٰجِرِیْنَ** سا کہ اہل کسبت کے ساتھ مسلمین
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے میں کو کوئی نہ دیکھا یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ حضرت نے یہ کہ کیا دیکھا تھا
ف یعنی اس کی ذات پاکہ پر نور جلال کے پس پردہ میں آئینہ کو دیکھنے کی طاقت کماں **ابو سعید** نے فرمایا کہ **فَالْهٰجِرِیْنَ** میں
 الی الجنة **ویدعونہ الی النار** بخاری میں ابو سعید نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس جو غار پر وہ تو انکو نبوت کی طرف
 اور لوگوں کو سکودوغ کی طرف بلانے لگے **ف** جب علی مرتضیٰ اور معاویہؓ لڑائی ہوئی تب عثمانؓ یہ سب معلوم ہوا کہ امام برحق کی
 اطاعت نہ خول جنت کا سبب ہو اور بغاوت اور زنا فانی دخول دوزخ کا سبب ہے **ابو سعید** نے فرمایا کہ **فَالْهٰجِرِیْنَ** میں
 شدید **ف** لک من ابل قال نعم قال فطعنی مہد قہما قال نعم قال فہل تہم منہا قال نعم قال فہل تہم
 یومہم **ف** لک من ابل قال نعم قال فطعنی مہد قہما قال نعم قال فہل تہم منہا قال نعم قال فہل تہم
 سا کہ عمرؓ نے فرمایا کہ **فَالْهٰجِرِیْنَ** میں ابو سعید نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل کسبت کے ساتھ مسلمین
 پاس آؤں میں اسے کہا ان حضرت نے فرمایا تو انکو نہ کوئے دیکر آیا ہوں کہ ان حضرت نے فرمایا جہاں تو نہایت سخت ہو گیا ہے
 بھی دیتا ہوں کہ ان حضرت نے فرمایا اپنی طرف کے دن اونکا دودھ دوتا ہو یعنی محتاجوں کو دیتا ہوں کہ ان حضرت نے فرمایا اسی طرح
 کیا کہ اپنے ذات میں جو شہر و ملک ہے ہر سو میں خدائے علی سے کچھ نہ گھٹا دیکھا حضرت نے ایک دن اتنی عرب فرمایا جبکہ انہوں نے حیرت کا
 حال پوچھا **ف** قرآن حدیث میں مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہو اسکو بھی حیرت کا شوق ہوا حضرت نے اسکی استعداد پر
 کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکفیل اور ٹھکانے کا واسطے ہجرت منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن میں کوئے اور خیرات دیا حضرت نے نماز روزہ
 اس کے ذکر میں کیا اس واسطے کہ جو شخص کوئے اور خیرات دیتا ہو روزہ کہ اس میں کچھ مال نہ خرچ ہوتا ہر بطریق اولیٰ کرتا ہو **ک**
ابو بکر نے **ف** لک من ابل قال نعم قال فطعنی مہد قہما قال نعم قال فہل تہم منہا قال نعم قال فہل تہم
 ابو بکر نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے تو نے اپنے بھائی کی گزراں گئی اسے تو نے اپنے بھائی کی گزراں گئی اسے تو نے اپنے بھائی کی گزراں گئی
 ایک شخص نے دوسرے شخص کے ساتھ تعریف کی تب حضرت نے فرمائی یعنی تعریف اچھی حق میں ہے کہ وہ غریبوں استقامت کہیں ایوں
 اور جب غور کیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب **ف** **ابو سعید** نے فرمایا کہ **فَالْهٰجِرِیْنَ** میں ابو سعید نے فرمایا کہ
 حریف لو کان کہ اکھد یقویٰ اکا یوسدیں بخاری اور مسلم میں سورہ نمہ اور وان بن کلمہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اکا
 مکی کہ جنتی وہ تو لڑائی کی اگل بھڑکانے والا ہے کاش اسکا کوئی مددگار ہو یا یعنی ابو بصیر **ف** حضرت اور قریش میں صلح
 ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاتا تو حضرت اسکو جو اگرین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاتا تو وہ کہ دیوں
 چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کر حضرت پاس نہیں آئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ یعنی یہ شخص صلح فرمایا چاہا کہ

۴۸۱

۲۱۳۳

۲۱۳۴

۲۱۲۵

۲۱۲۶

ابو سعید نے فرمایا کہ اسی آواز میں کہ

حضرت نے فرمایا کہ اہل کسبت کے ساتھ مسلمین

۲۱۲۷

اور جنگ کروایا تا اس وقت تک کہ وہ بے اختیار ہو جائے باب میں گذرا ہے جاب و ناک میں یعدی اذا لم اعدا القذیبت
وخصیبت ان لم اکن اعدا مسلم من بابہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تمہارے خرابی ہے کہ ان انسان کی گھٹ بکے بیوقوفان

۲۱۲۸

کیا الہیہ نقصان اور ٹوٹا پا اگر میں نصف ہوا ف ایک نمانش عجب دینی سے کہا کہ یا حضرت آپ قسم انصاف سے نہیں کرتے حضرت
یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب میں ہو چکا عید اللہ بن معمر و قبل لا عقاب من الشکار بخاری اور سلم بن

۲۱۲۹

بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ زبانی ہر یون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اور زبانی
ایران شک گوئیں تھیں جو ان بانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کہ تو کون نہیں ہے پوس

۲۱۳۰

و قبل لا عمار تہب من الشکار بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زبانی ہر یون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو میں
سبکے تو دوزخ میں چلے ف ان دونوں حدیثوں کے معانی معلوم ہوا کہ تمام قدم کا وضو نہ ہونے فرض ہے تو بھی حق نہیں
ایسا گناہ ہے کہ اسکا انجام دوزخ ہو ان دونوں حدیثوں کے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قہر اسکا سمجھتے ہیں وہ غلطی قرآن کا

حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہوں زکیب بنت جحش و قبل لا عمار من شری قد اقتتک فخرج الہ فہم من شری
یا جوج و ما جوج مثل ہذا و خلق یا صبیحہ لا یجہا و التي تلیک ما فاکت زکیب بنت جحش قلت یا رسول اللہ

اکھلت و فینا الصلحون قال نعم کذا کثرت الخشب بخاری اور سلم بن حضرت زبیب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
خرابی ہو عرب کو اس بلکجوز دیکھو یہاں جوج کی دیوار کج کھل گیا اسکے برابر حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اوکلی جملہ

بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار میں سولہ ہو گیا تو حضرت زبیب لکھا کہ حضرت کیا ہم سب جاؤ گے اور حال لکھ رہے ہیں کہ اگر
حضرت نے فرمایا ان جب کہ ہر کار غائب ہو یا وہ کی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں شری ہوئی اور کلمے کی گہ گہ تو زبیب ہلاک ہو گیا

نقطة لا یجوز ان یصلح مشاقل لا یزال

۲۱۳۱

ف حضرت زبیب سے روایت ہے کہ حضرت سونے سے جال پر پہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ بھر بیٹھ فرمائی
حضرت کے وقت سے اس دیوار میں سورخ پڑا روز بروز اسکی ترقی ہو رہی تھی تک کہ قیامت کے قریب یہ دیوار گئی یا جوج بھلا کر سکا

تباد کر کے ہر چند وہ بلا عالم کی ہو لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسلئے لیا کہ عرب یا جوج کو حضرت نے سب سے زیادہ سزا دی
ہا اوسیعید ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین یعنی الرجل الذی یجاہد الذی جاک سلم

ابوسعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ان شخص سب لوگوں پر شہید ہر رب العالمین کے نزدیک یعنی شخص جو دجال سے جھگڑے ف
صحیح سلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد یا انداز اسکے پاس آوے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ تو جہاں جاکاؤ حضرت کہیں

سو دجال اس میں کوئی زور و کوب کرے گا بلاوے گا اور دیکھے گا کہ اب بھی تو یہ لایان لاویگا سو من کیگا تو سوچ کہ ناب ہو چر دجال
سر پرارہ رکھو اگر چہ واو الیگا بعد اسکے زندہ کرے گا پھر دیکھے گا کہ تو یہ ایران لا سو من کیگا اب تو جو کچھ زیادہ ترسین ہو گیا تیرے کہ زبیب

۲۱۳۲

کفر یعنی اسکی بھی حضرت خبر ہے کہ ہر کس دجال کی شخص کو اسکے زندہ کرے گا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہون بھر سو من کیگا کہ لوگوں کو
سیر ہو اور سو کیسے دے اور دجال کی طاقت نہ کی پھر دجال اسکو پکڑے گا کہ سو من کیگا کہ سو من کیگا پھر اسکو دجال کی طاقت نہ کی
کہ دجال میں ہر دجال کے دماغ میں ہو گا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ان میں سے ایک ایک اس میں کی شہادت نہایت عمدہ ہے

ہذا لایان و ہذا اسلمہ خطیہ و قد کما لہ و ہذا الذی ہو خلدیج ام لہ و ہذا الخطط الصفا

[illegible]

FIFA

YIP

21M

۱۴۲۲

1000

محققہ الاحسان محمد مستان لاہور

三

إِلَى مَنْ يَسْأَلُ الدَّارَ فَقَالَ لَا حَافِي نَأْتِيهِ مَرَّاتٍ مَرَّاتٍ فَقَالَ كُنْتُ شَيْئًا تَبْنِي دَعَا بُوذِي فَقُلْتُ كَيْفَ
يَا سَعْدُ اللَّهُ فَقَالَ كَلَامُ الْكَلْبِ كَيْفَ لَفْظُهُ يَا سَعْدُ مَا مَعْنَاهُ مَعْنَاهُ تَكْوِيلِي عَلَى مَنْ لَا قَبْلَهُ شَيْءٌ أَقْبَلَ
حِكْمُهُ حَلُو مَعْنَاهُ وَيُعْطِيهِمْ فَقُلْتُ حَبِيبِي تِلْكَ الْكَلِمَةُ وَأَنَا أَهْوَى ذِي اللَّهِ مِنْ أَنْ أَعْرِضَ حَلْفَتَهُ بَعْدَ
هَذَا كَمَا هَلَى الَّذِينَ يَحْكُمُونَ فِيهِمْ مَا أَفْهَمَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ لَا يَجِدُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ عَرَجًا وَهُمْ أَقْضَى لِلْعِلْمِ
تَسْلِيمًا سَلَمًا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
أَوْسَعُ كُتُوبٍ كَيْفَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
مَنْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَيْفَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
سَأَلَ كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
كَأَنَّكَ رَأَيْتَ أَتَى أَوَّلَ الْأَوَّلِ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
أَوْ كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
تَوَحُّدًا لَمْ يَنْهَى عَنْهُ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
أَوْ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
بُحْرَى مِنْ أَوْسَعِ كُتُوبٍ كَيْفَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
تَوَاتُرًا كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
مَوْجُودٌ مِنْ أَوْسَعِ كُتُوبٍ كَيْفَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
فَرَأَى كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
تَوَضُّعًا فَرَأَى كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
نَفْطِينَ مَجْهُولِينَ مِنْ أَوْسَعِ كُتُوبٍ كَيْفَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
أَوْ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
اِئْتِمَاتٍ مِنْ حَضْرَتِهِ كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
كَأَنَّكَ رَأَيْتَ أَتَى أَوَّلَ الْأَوَّلِ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
حَيْثُ نَابَهُمْ كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
مَنْ مِنَ الْأَوَّلِ كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
حَضْرَتِهِ فَرَأَى كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
بُحْرَى كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
يَتَّبِعِي كَمَا كَانُوا يَحْكُمُونَ بِحُكْمِ النَّبِيِّ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ

مختار من مشاهد الأعلام

۲۱۷۶

۲۱۷۸

۲۱۵۸

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
مسلم بن ابی ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ میں نسبت اور شریکوں کے زیارت کے پروردگار سے جسے کوئی اپنا
جسمین کے ساتھ شریک کر لایا اور یا بھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساتھ کام کو چھوڑ دیتا ہوں یعنی جو عبادت اور عمل
دیکھا اور شریک کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک قبول نہیں مردہ و جو خدا کی عبادت اور عمل کو قبول کرے یا جو خدا کی واسطے خاص ہو

۲۱۵۹

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ میں نسبت اور شریکوں کے زیارت کے پروردگار سے جسے کوئی اپنا
جسمین کے ساتھ شریک کر لایا اور یا بھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساتھ کام کو چھوڑ دیتا ہوں یعنی جو عبادت اور عمل
دیکھا اور شریک کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک قبول نہیں مردہ و جو خدا کی عبادت اور عمل کو قبول کرے یا جو خدا کی واسطے خاص ہو

۲۱۶۰

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
خدا فرماتا ہو کہ جو میری واسطے ہو اور میں اس کا بلا دیکھا یعنی اس کا فرشتوں کے بلا نہ دلاؤ گا خود دلاؤ گا
طرف اس واسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز کو قوج میں یا اور نموداری کو دخل ہو لیکن جو میں داخل نہیں کر روزہ و نماز کے
تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا اور وہ سبابت کے بعد تفریق میں آجی کہ شریک میں مگر شریک میں نہیں اس واسطے کہ ان کو چھو
پاس نہیں جو کہ میں اس سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ تیری است کہ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ ایسا کیا
فمن یخلق الله فیسلم من انس و جن روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ تیری است کہ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ ایسا کیا

۲۱۶۱

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
ایسا کیا یہ بیان کہ کہیں کہ تو خدا جسے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو نہ پیدا کیا یعنی اس است کہ بعض نادان یہ سوچا
کرتے کہ یہ بیان تک نصبت پہنچا دیکھ کہ خدا میں تہذیب کے حال کے اس کے برابر کوئی حاق نہیں اس واسطے کہ خالق کا محتاج ہو چو
اس کا وجود نہ بعد عدم کے ظاہر ہو اور جس کے وجود کے نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر محتاج ہو یہ وہی حوالہ ایسا ہے کہ کوئی نہ

۲۱۶۲

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہو اور آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہو صرح آفتاب اور دلیل آفتاب حدیث میں آیا ہے
ایسا سوچتے کہ وہ آفتاب کے نور سے ظاہر ہو اور آفتاب کے نور سے ظاہر ہو صرح آفتاب اور دلیل آفتاب حدیث میں آیا ہے
فرح و لذت اللہ فرج مسلم بن ابی ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ روزہ دار کو جو خوشی ہیں جب کہ اس نے
روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا کی دعا تو خوش ہو گا روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہو کہ روزہ پورا ہوا اور چھو

۲۱۶۳

ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک
پاس کا غلبہ کیا اور خدا کے نور کا پورا تو خوش ہو گا روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہو کہ روزہ پورا ہوا اور چھو
الافلاظ لکوا بنجاری میں ابو ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرت فرمایا خدا فرماتا ہو کہ میں نے ظلم کو اپنے اور اپنے بندوں کو اور جو کیا
جنہا رہا و ایک سے ظلم کیا کرو یعنی خدا ظلم سے پاک ہو اس کی صفت مطلق ہو اس واسطے بندوں میں عیسیٰ کو بند کر دیا
ہا ابو ہریرہؓ انا کنتی الشکاک عن الشک لیس من عمل عکلا اکثر ما یؤتی معنی غیری شیئ کتہ وشرک

۲۱۶۴

۲۱۶۵

شابت کر میں حال کیا ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہنوزہ یا چار برس جان تھیں چکر نہیں پاسکتے ہوں میں نے کہا
 یا ابن آدم انفق انفق علیک سلم میں ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرما یا ابن آدم کہ اگر تو آدم کے بیٹے مال کو خرچ کر کے اپنے
 بھی بھجودیا کرے گا اس حدیث میں بھی کوئی نہ انکشاف نہیں ال وعدہ کیا ہے، سب سے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اگر
 کیا جائے کہ سخاوت خدا کو پسند ہو اور اس میں پسند و سخاوت یہ کہ شرح کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اس میں یہ کہ خلاف شرح

۲۱۶۶

یہ کاموں میں مال کو اور انصاف نہ کرے یا نبی کے مقام میں ہوں میں نے کہا یا ابن آدم مریضت فکر تعذرتی قال
 یا رب کیف اعوذک وانت رب العالمین قال ما علمت ان عیدی فلان کافر ص فکر تعدد ما علمت
 انک لو عدتہ لو جددتہ عندہ یا ابن آدم استظعمتک فکر تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک
 وانت رب العالمین قال ما علمت انہ استظعمک عیدی فلان کافر تطعمہ ما علمت انک لو
 اطعمتہ لو جددتہ خلک عیدی یا ابن آدم استسقیتک فکر تسقی قال یا رب کیف اسقیک
 وانت رب العالمین قال استسقا عیدی فلان کافر تسقیہ اما انک لو سقیتہ لو جددتہ
 ذلک عیدی سلم میں ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرما یا ابن آدم کیا قیامت میں کہ اگر تو آدم کے بیٹے میں ہمارا ہوا تھا سو تو
 نہ چھانڈ کرے گا کہ اس میں رب میں کیونکر ہو چکا اور تو تو یہ سا کہ جانک مالک پانے والا ہے یعنی ہمارا ہوا مخلوق کی شان پر خالق
 سے اور ہمارا ہی کیا نسبت خدا فرما دے گا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میرا فلان بندہ ہمارا ہوا تھا سو تو نے اس کی ہمارا پرستی کی کیا تجھ کو معلوم
 کہ اگر تو اس کی ہمارا پرستی کرتا تو مجھ کے پاس ہا اپنی سیرت اور ثواب کو ہا اگر تو آدم کے بیٹے میں تھے کھا نا تھا سو تو مجھ کو
 نہ کھا یا بندہ دیکھا ای سر میں کیونکر ہو چکا کھا نا اور تو تو سا کہ جان کا پانے والا مالک یہ خدا فرما دے گا کہ کیا تجھ کو معلوم
 کہ فلاں بندہ نے تجھ سے کھا نا تھا سو تو اس کو نہ کھا یا تجھ کو معلوم تھا کہ اگر تو اس کو کھا نا کھا نا تو اس کا ثواب میرا ہی
 پاتا اور آدم کے بیٹے میں تھے پانی نا تھا تھا سو تو مجھ کو نہ پلا یا بندہ دیکھا ای سر میں تجھ کو کیونکر پانی پاتا اور تو تو سا کہ جان کا پانے والا
 خدا فرما دے گا کہ اگر تو فلاں بندہ سے تجھ سے پانی نا تھا تھا سو تو نہ پلا یا تھا ان جان کھا اگر تو اس کو پانی پلا تو اس کا ثواب میرا ہی
 اہل ایمان کی خدمت نزدیک اتنی بڑی عزت ہو کہ ان کی امتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال اہل حق و عین حق
 سب امتیاجوں پاک ہر اس حدیث میں اور حقوق سلم میں انسان کی غریب ہر ہر حقیر و عیسا دی کلک حاصل
 لا من ہدیۃ فاستغفر فی کلک حایر لا من اطعمتہ فاستظعم فی کلک حایر لا من اسقیک فاستسقی فی کلک حایر
 یا عباد دی کلک حایر لا من کسوتہ فاستسوی فی کلک یا عباد دی انک لم تطعموا باللیل والنهار
 وانا اعطی الذنوب جمعاً فاستغفر فی کلک یا عباد دی انک لم تلبسوا خیر فی تنصیر فی کلک یا عباد دی
 تعبی فتمنعونی یا عباد دی انک لو کرموا خیرکم ولسکم ورجلکم کا فی اعفی قلب جل واحد منکم
 ما اولد فلک فی مملکتی یا عباد دی لو ان اولکم ورجلکم ولسکم ورجلکم کا فی اعفی قلب جل واحد منکم
 واحد منکم ما نقص خلک من مملکتی یا عباد دی لو ان اولکم ورجلکم ولسکم ورجلکم کا فی اعفی قلب جل واحد منکم
 صید واحد فسال فی فاعطیت کل انسان مسئلت ما نقص خلک ولسکم ورجلکم کا فی اعفی قلب جل واحد منکم

فقہ الکرامۃ فی تفسیر مشائخ الکرام

۲۱۶۸

۲۲۶۷

مخلفا پر اتر پڑا تو فرمایا اور یہ کہ اگر کسی نے عبد اللہ بن ابی بنی کے عواذ الہیہ کا اللہ
 اے اللہ اللہ کہ اس کا کھانا کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے
 ہر اللہ اللہ کہ اس کا کھانا کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے
 ن کان یصل یصل یعنی ہر کس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے اور اس کی شے چکھ کر کھائے
 و درجہ میں سو اٹھ کے وہ ایسا کہ کوئی اس کا شکر نہیں کرے کسی ملک جو اس کی تعریف ہو اور وہ ہر چیز
 اور طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی مجبور و جبر سے سو اٹھ کے اور ہم کسی بندگی نہیں کرتے سو
 اویس کا فضل اور اویس کو عمدہ تعریف ہو سو اٹھ کے کوئی بندگی کے لائق نہیں ہمارا تو یہ مال جو کہ ہم میں ہر
 لے جو کافرون کو یہ بڑا گناہ کہ حضرت پڑھتے تھے ہر گناہ کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما
 لکھتے ہیں ان الحمد للہ والنعمة والحمد للہ لا شریک لک کان لک یکتیٰ ہذا التلبیۃ
 یا اؤہد سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بار بار حاضر ہونے میں غیبت میں رہی حاضر ہونے
 میں غیبت میں حاضر ہونے مقرر شد اور نعمت اور ملک سے کسی واسطے غائب کوئی تیرا شکر نہیں حضرت کا یہ
 فرماتے تھے **ف** تلبیۃ و سن کر کہ ہم میں جو احرام باندھنے کے وقت لبتیک کی لفظ ملا کہ تو ہر چیز
 جہر لکھا گئے کچھ اور نیچے نیچے پڑھتے اترتے اور لوگوں کے منے کے وقت فرماتے سب اللہ میں تلبیۃ
 بن امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں پس اگر کچھ زیادہ کرے تو ضائع نہیں لبتیک میں
 یہ ہندی میں جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنائے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو تمنا
 و حضور پکارا تھا تو ملاحیون کا یہ لبتیک کہنا اویس پکارا کہ جواب ہے ہر اکس لبتیک محمد
 ہو کہ حضرت فرمایا حاضر ہون تیری خدمت میں عمر اور حج کی نیت کرنا ہوں **ف** اس سے
 میں حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اس کو قرآن کہتے ہیں یعنی ایک احکم سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور
 منسل سے متعلق اور افراد سے متعلق یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتار
 دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ کرے بعد حج کو احرام ادا
 سائر الصلوٰۃ علی رسولہ والہ وصحبہ ان رکراوہ

۲۲۶۸

۲۲۶۹

اگر کسی نے تیرا شکر نہیں کرے کسی ملک جو اس کی تعریف ہو اور وہ ہر چیز

مشنوی

علم احادیث کی کتاب	جو کہ طالب شجرہ راجع ملک	ترجمے سے آئے اور تراجم
تاریخ تازی ہوا جلوہ نما	گنج خفی دست بستہ آگیا	کیا ہی ہوا راز نہان بر ملا
ملک کو سمجھا ہوا مسکو چھو	اسکو ہر جزاں میں کچھ چھو	ہاں کہیں کیا ستم کچھو
ان میں نہ دعائ کو دیا سنا	اب بھی نہ دعائ میں آگیا	تو محمد کو دکھا دیا کیا
ان میں نہ کوئی کچھ نہیں	یار بہان اور ان کو نہیں	ہند کوس نہیں کچھ نہیں

